بفیض خلاق زمین و زمان فضل بنائی مکین و مکان تعالی شانہ

نسخہ صحیح یافتہ نظر ثانی مصنف نظامی قربت منشی نولکشور بال فرحت سیمی

دیوان

بعد تکمیل اخذ حق تالیف مصنف موصوف سے واسطے سد باب قصد طبع اور ارباب مطابع کے

بمطبع منشی نولکشور مطبوع طبع اہالی جہانیان شد



سری گنیش آی نمہ

ہر اک دم میں وہم ادم تہا وہ یہو
پہنا ہر باطن وظاہر وہی ہی
وہی ہی آشکارا گم وہی ہی

کہیں ہم دست بستہ ہم تہا وہو
ہوالاول ہوالآخر وہی ہے
یہ نور ہر دم ہر دم وہی ہی
کرم بخش زمانہ مادر خلق

انہیں سے گرم ہے بازار بخشش
نہان ہی پردہ اسرار میں وہ
سری گوری مہارانی کی انجان
برائے عیب پوشی چادر خلق

روان ہی قلزم رخسار بخشش
عیان ہی ہر در و دیوار میں وہ
بیان کیا کرسکے کوئی سخن بار

ادہیائی پہلا پوچہنا اوصاف سری مہادیوجی کی رکھیشرون کا ستو پرانک سی

سدا شیوجی نگاہ لطف اہر ہو
مقام نیسار اک انجمن ہے
برائی عابدان مسکن وہی ہے
کہا اس سرمایہ علم لدنی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ نظم صاف منظور نظر ہو
نظیر تختہ صحن چمن ہے
جو پوچہو تو اندر آسن وہی ہی
سراسر مایہ علم لدنی
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ادہیائی دوسرا [illegible] پیدایش خلق کا [illegible]

گرامی شعر میں بوباس ہوجائے
جگہ دلچسپ خاطرخواہ ہی وہ
رکہورن نے ایکدن جوش خوشی سے
زبان صاف سے چشم الطاف
سدا شیوجی عیان کیونکر ہوئی ہیں
مگر جوش ہوس کب ہی کم ہو
کہا سب آفرین شاباش تکو

سبھی تختہ قرطاس ہو جائے
ستے انسان عبادت گاہ ہی وہ
گذارش کی جناب سوت جی سے
بیان کیجئے شمبہو کی اوصاف
زمین و آسمان کیونکر ہوئے ہیں
ابھی کیا تشنگی شبنم سی کم ہو
رہی ذوق سماعت کاش تکو
[illegible]
[illegible]

سدا شیو جی ادھر تھی مہربانی
حباب صوت جی یون ہین گہر ریز
کہ ای سرمایۂ امداد ہستی
کہا اک ہیشتر تھا عالم ہو
ہوئی اول نمایان دو زن و مرد
ہوئی سر و طاعت عیان تن سی
عناصر ہین ہوا ان سی ایجاد
ہوا یون نام کا اوس کی تبیین
وہ سوئی بت گل احمر کہلا ایک
عیان گل سی بہ رنگ زر ہوا ہین
ہوا ہین غرقۂ بحر دم سحر
جو پایا ہینی ایما کی عبادت
نمایان چار بانہ ونہی بازیت
کہا ہینی کہ ای سرمایۂ ناز
کہا ہینی کہ ہم تم ہین برابر
یہ زرق برق جمکی صورت برق
سری بھگوان بنکر شکل بارہ

بلی جلدوی کار مدح خوانی
برنگ ابر نیسان ہین گہر ریز
کہو کیفیت ایجاد ہستی
وہ گل تھا نا مجسم صورت تو
بھرا راہ تعجب سی دم سرد
اوٹھا طوفان یکایک چشم زن سے
سپہر و خاک و آب و آتش و باد
رہی جو گن ہی ستو گن ہی تمو گن
میان ناف نیلوفر کہلا ایک
مثال آئینہ شش در ہوا ہین
رہی گردش دوبارہ لسو ہین تحیر
ہوا غواص دریای عبادت
وفور دلبری طرز سخن ہین
شہو خلوت ہین سیر رخنہ انداز
مثال نور مردم ہین برابر
تو ہم دریا سے حیرت ہین ہوئی غرق
گئی تحت الثری کو بھر کی اک آہ

رکھی شمر چار سو سی حلقہ زن ہین
روایت ہی کہ نارونی بصد سوز
سداشیو جلوہ گر کیونکہ ہوی ہین
ہوئی جب ازبس نیرنگ اعجاز
ہوئی یون دفعتہ اکاش بانی
ہوئی زن بس و گہہ خواب آرام
ہوئی پھر تین گن زن سی خود
خودی پیدا ہوئی تینو نسی یکبار
طریق وصف ہین گمرہ ہی عقل
بہر اینت نیچ گل ہین تا بصد سال
سنی ہینی ندائی ملہم غیب
ہوئی پھر بشن جی اوس سی پیدا
گدا تھا سنگ تھا جگر و پدم تھا
کہا ہم مالک کون و مکان ہین
غرض وہ دو نو ہوی سرگرم پیکار
ہوئی وہ دفعتہ غائب نظر سی
بہ شکل ہنس پھر ہی بصد جوش

پتنگی گرد شمع انجمن ہین
گذارش کی سری برہما یکدرز
عیان شمس و قمر کیونکہ ہوی ہین
کہلا چشم جہان سی پردۂ راز
کرو تم بندگی ہین جاودانی
ہوا اکار این وتار لیت شیو نام
سمہیر کند گل ہی گلشن سی ہویدا
وہی ہی جلوہ بانی ہین اشکار
بیان طول ہین کوتاہ ہی عقل
کہلا لیکن نہ مطلق عقدۂ حال
عبادت کر عبادت کر بلا ہی
چمک تھی جنکی پیراہن سی پیدا
عیان نور علم ہر ہر قدم تھا
کرم بخش زمین و آسمان ہین
تجلی اک ہوئی نو را نمودار
اوٹھا تب شعلۂ حسرت جگر سی
اور ابھر تجسس صورت ہوش

ادھیای تیسرا بیان ظہور سداشیو جی اور دیشن و برہما پیدائش جیو اور برہمت جیو کو



سدا شیو جی سے ترحم چاہتی ہی
جبھی نطق متکلم چاہتا ہے
رکھو لسی ست جی کرم سخن میں
اور ہزار دیتی پر بھا حرفی لن ہیں

ہزار اس مشکل سی گزرے یہ بہن الیا
رہی حیران بے تفتیش احوال
پریشان حال و سرگشتہ پھری ہم
پسان بخت برگشتہ پھری ہم

مقام خاص پر پہر لو لگائی
دوبارہ سو برس کی جب ہو سائی
ہوا تب ظاہر اک مرد سخن سنج
بدنیں جسکے دس بازو دس ہیں پنج

وہ رنگ جسم رشک شمع کا نور
وہ چہرے کی چمک نور علی نور
صحبت اشعار نادانی کہو ہیں
یہی بہتر کرلا ثانی کہوں ہیں

کہاں ہم مالک زیر و زبر ہیں
کہیں مخفی کہیں پر جلوہ گر ہیں
سری برہما ہوں خلاق زمانہ
کرین لشن انتظام جا کمانہ

ہمیں ہیں سر رشتہ کار عدم ہو
شگفتہ ہی سی گلزار عدم ہو
ابھی تین لوک پیدا ہونگی نشکتین
تن زن سی ہوا پیدا ہونگی نشکتیں

زمین کی ہیچمن ہم سپلوئی لشن
غم فرقت نہ آئی گا سوقی لشن
تمہیں سا سری مرغوب ہونگی
شنکر گوری ہیں منسوب ہونگی

کہا بھگوان نے پھر کرم ہو
ہمیشہ یہی دیدار قدم ہو
سکھائی پانچ منتر اپنی زبان
کہا سمجھو زیادہ نقد جان سے

وہ گاتیری وہ سپنا میں تھا آیا
وہ مرتد تجی سے درشن تھا پایا
وہ پیچ ابھی وہ دیکھا سوت کا جا
بنا کر لشن کو غائب ہوئی آپ

تجھے بھی نعمت کبری ملی ہے
برابر دولت عظمیٰ ملی ہے

ادھیائی چوتھا عبادت کرنا لشن جی کا اور درشن دینا مہادیو جی کا اور ارشاد مطلق ایجاد خلقت کے

سدا شیو جی براہ مہربانی
اد ہی ہوں گا مہربانی
رکھو لسنی ست جی کرم بیان میں
سری برہما اور مہر گوہر فشاں میں

جناب لشن جی کی ہو کی دلشاد
بچشم و سر کیا تعمیل ارشاد
دیا شیو نے آکر درشن اپنا
دکھایا جلوہ پیراہن اپنا

کہا ہنسکر کہ تینوں ایک ہیں ہم
طریق راستی میں یکساں ہیں ہم
جو اعضا ہیں جسم پاک میں پنہا
نمایاں دیدہ ادراک میں تھا

یہ بیچ لشن جی برہما یہ راس
ہیں ہوں سینہ میں گا جین جلنی پاس
ہوئی تم دونوں مایا سی مجسم
مگر ہم میں سرا اس سی ہر دم

سری برہما کی پیشانی سی نکلا
عیاں ہو گی میری شکل پر انوار
رہیگا رو در مشہور جہاں میں
گرہی بیشک نشان بی نشان وہ

ہنر ہیں علم میں طرز سخن میں
برابر ہم ہیں چاروں عقل و فن میں
سری برہما کریں خلقت کو ایجاد
بشر جن و ملک دیو و پری اور

بشر اک جنس ہوں لیکن ہیں جا بجا
سیاں بانع ہستی ہوں جس جا
بڑا ہیں چہرے کی ہیبل و سوئید
ہنر ہیں انتخاب دور ہو دور

کرو جاری تو سر تم خلقت ہیں جاری
بنی گر ہیئت بعد از بر جہ چاری
وہ باپ پرست شن ہی بنا
چہارم جنس شنیا سے بنا

سدا پھر پرستش رزق کا ہو لنگا
گہر کا خاک کا گوبر کا ہو لنگا
کہا پھر لشن سی ای مایۂ فیض
تمہیں اب ہمنی بخشا مایۂ فیض

جو میری دیکھی حاصل ہوں مطلب
تمہاری فیض و درشن سی ہیں سب
جو شک لائی وہ ہو خوار جہنم
ابد تک ہو سزاوار جہنم

ادھیائی پانچواں بیان ظہور خلقت

سدا شیو جی ذرا پھر کرم ہو
وصال شاہ سے بہم ہو

جناب ست جی کی انجمن میں
کہا یوں شاہ گیسو نے سخن میں
سدا شیو کی کہا یہ شن سی بات
جو تم سنگت تو زنگن ہی میری بات

نمایاں رکھے چندا و تارہ ہو تم
ہمیشہ واقع اقرار ہو تم
بشکل رو دو ہم ہو سکے نمودار
دکھائینگی تمہیں روپ پر انوار

سدا ہو الفت مطلوب طالب
ہیں ہم تم سدا یکجان و قالب
تمہارا دوست ہے بس یار میرا
مخالف ہی عدو کا میرا

غرض شبھو سنا کر کلمہ بند
ہوی رخصت طلب بعد از دم چند
کہی بھگوان نے برہما سے یہ بات
کرم تم ہو صاحب کشف و کرامات
ہنر یک حال ہنگام مدد ہو
کہ تا انجام کار نیک و بد ہو
جو ہی جوش کرم تم پر نہایت
ہوئی ہے عمر صد سالہ عنایت
اجازت کلپ کی ہی پھر ایجاد
کرو تم کشور ہستی کو آباد
ملا کر ہاتھ دو برہما نی ان تب
کئی پانی سی جام اسا لبالب
وہ پانی ناف سی چھوڑا جو یکبار
ہوا ایک بیضۂ انور نمودار
ہوئیں جو بیضہ [illegible] نگاہ
ہوی ظاہر سپہر و انجم و ماہ
رہا جیسے وہ شکل مردہ ہوکر
کیا یہ برہما نی تب افسردہ ہوکر
غرض بارہ برس کی جب بسالی
بقدر دس برس کی جب بسالی
جو دیکھا بشن جی نی عالم سوز
ہوئی تب پیش برہما جلوہ افروز
کہا کیون غرقہ بحر الم ہو
اسی دم شاہد مطلب بہم ہو
کہا برہما نی خلقت کو جلا دو
ذرا شبھو اور چشم کرم ہو
ہمارا نسخہ مقصد کملا دو
عنایت سرمہ خاک قدم ہو

ادھیای چھٹا بیان تن ہونا خلقت کا

جناب بشن کو جوش کرم تھا
کرم خود اونکے ہمراہ قدم تھا
تن خلقت کو روح تازہ بخشی
خوشی برہما کو بی اندازہ بخشی
رہی تپ لوک میں جہا بصد شان
گئی ست لوک کو خود بشن بھگوان
ہوئیں ہیں پہلے برہما سی پسر چار
پھلے نخل تمنا میں ثمر چار
مگر چاروں میں جو ہوئی سنک نام
عناصر کی طرح ہیں شہرہ عام
کہا ہمکو وقار کم سنی ہو
سدا اس شکل میں بہار کم سنی ہو
جو دیکھا عالم بے اختیاری
ہوا دریا سی اشک آنکھوں سی جاری
عرق پیشانی برہما پر آیا
اوسی دم رودر نی جلوہ دکھایا
دہن تھے پانچ بازو [illegible]
عجب تھا جلوۂ انوار اقدس
تسلی دی کہا کیون منتشر ہو
رہیں تم دل سی منظور نظر ہو
سدا خلقت کی پیدائش رہیگی
ابد تک اسکی افزائش رہیگی
سنا کر خاطر برہما سی وسواس
گئی کیلاس باشی سمت کیلاس
ہوئی پھر سب رکھا اور پر کہی پیدا
ہوئی پھر کردم و نارد ہویدا
ہوئی موجود جہاں انگشت پر سے
ہوئی پیدا مریچ اوس نامور سے
مریچ صاف دل سی کشپ پاک
ہوئی ہیں آشکار از سیر افلاک
جو دختر دچھ کی تھیں ساٹھ دختر
قمر رخسارہ و محسود اختر
کیا تیرہ کو ہم آغوش کشپ
شریک خلوت و ہمدوش کشپ
اونھیں سی ہیں نمایاں سر بسر سب
ملایک دیوتا جن و بشر سب
جو تھی اک اونمیں دختر نازک انداز
سری گو یہی جہاں ان ستی نام
کیا پھر اونکو ہم زانوی شنکر
انیس و ہمدم و بانوی شنکر

ادھیای ساتواں بیان جلنا ستی جی کا

سدا شیو جی عنایت و مہربان ہو
کہ ہم ہیں بندۂ مہر و محبت
کچھ احوال ستی فرمائیے آپ
سدا نظارہ روی صنم ہو
رکھیشر کہتی ہیں مضمون ثبت
نہیں گو تاب گویائی زبان کو
کہ تھا اک دچھ پرجاپت شہنشاہ
بیان بھگوتے فرماتے آپ
کیا بہتر سے اوس داستان کو
پتی دختر خود اوسکی مادر خلق
سدا شیو جی ساجب داماد پایا
[illegible]
سنو کیونکر وہ [illegible] سرور خلق
ہوئی وان دیوتا سب [illegible]
برن نے اگن تھی [illegible]
[illegible]
کیا جگ اپنی گھر [illegible]
اونھی سب صورت [illegible]
دیت ورا [illegible] وکپال و [illegible]
[illegible]
نو پد مقدم سر دار گل سے
بلال ایسا لیے تسلیم خم سے
نہ اوٹھے گر سدا شیو جی نہ اوٹھے
[illegible]
گھڑی تھی وان جو [illegible]
تکبر سے ہوا چون بچیں [illegible]
قضا را دچھ کی گھر پہنچا جب
بصد سامان [illegible]

جو واجب تھی ہر اک کو شرکت بہم
مچا تھا شور و ہجوم اک ہر طرف سے
مہاراج آپ بھی گرم سفر ہوں
بڑین وہ منتظر تا آمد شام
نہیں پرواہ غور کار سی ہوش
سنا سب نے کہ جب لگ کہ ہی سیر
کہا لازم ہے خود جا البتہ کو
تمنا ہی کہ مین خصت طلب ہوں
مہارانی چلین ہمراہ و حشم
سوار ایسی او تر خود ہمن گھر پہ
نہ آہٹ جگ مین شنکر کی دیکھی
گیا تب جی سے شعور بین وہ
کبھی جوگی میلا ہم جسم ہوگا
ستی جی نے کہا بس لب نکر جو
یہان آکر پشیمانی ہوئی خوب
جو او مٹا جسم سی اک شعلہ نکیا
وہین تن سی سر خود سر او تار
وہان جو دیوتا تھی زیب محفل
نہیں گر صورت بہبود ہوگی
کہا کہ سر نہ زاد سکے تن سی
کہا امید ہے چشم عطا کے
چھپا نا غضب سے ہی تماشا
کرم بخش عوام الناس ہی
پہنچی کوہ کی دختر ہوئین
کہا ای دانندہ راز پرستش
تو کھولا سوت نی قفل دہن کو
چلی بیٹی الٹا کوبلا پی شاد

رہ کیلاس اقدس سی کیا عزم
صدای نغمہ و آواز دف سنے
خوشی سی رونق بزم پدر ہوں
مگر آیا نہ خط قاصد نہ پیغام
لہذا یاد اقدس کی فراموش
تکلف چاہیے او سکو جو بیگھر
پدر او ستو ہر اور مرشد کی گھر کو
شریک جلسہ بزم طرب ہوں
ہوئی روشن زمین نور قدم سے
اندر سہی چھا گیا غم سی نظر میں
کشیدہ ہیٹی والی گھر کی دیکھی
کہ نزدیک خرد سے دور ہین وہ
کہ ذرہ نیر اعظم ہوگا
بہت کچھ کہہ چکا خاموش خاموش
ادائی رسم مہمانی ہوئی خوب
ہوئین جلکر ستی جی تو وہ خاک
وہ سر مثل خیار تر اوتارا
لگی کہنی بصد بیتابی دل
جہان سی رسم جگ نابود ہوگی
پڑی سگے جسم مین روح مکرر
زبان بزمین توصیف و ثنا کی
فقط سنتا او نکی تذکرہ تماشا
مگر ہمت کیلاس ہے وہ
وہی محبوبہ شنکر ہوئین پھر
کہو انجام و آغاز پرستش
کیا یون سبز گلزار سخن کو
وہین جو مہمانی مین ہو جہاں کی

[illegible]

چلی مثل صبا سوئی چمن سب
ستی نی سنکی حال فرحت اندوز
کہا جانے لگے کیون بی طلب ہم
ستی جی نی کہا اسرار شب سے
سر انجام طرب درکار ہوگا
کہا ابتک کوئی آیا نہ پیغام
نہیں کچھ عیب ہے گر بی طلب جا
سحر دیکھا تو شب بو کی کہا جر
مگر لینی نہ کوئی گھر تک آیا
پئی تعظیم وہ خود سے نہ او ٹھا
ستی جی بول او ٹھین جوش غضب سے
جہان ہین واجب التعظیم ہین ہم
مقدر تھا کچھ او نکا بر سر اوج
سمجھی یہ درجہ افزون ہوگا
اہانت سنکے مرجانا ہے بہتر
غضب سی پیر سہد راو نھا
سنا شیو حال ماتم سنکی آئی
نوازش وہ چیز فرماییے آپ
تصدق کیجیے پیاری کا اپنی
رکھا جب سر تو او ٹھا زندہ ہوکر
اوسی دنسی جہان مین کھل گیا
چلین جب جا ہی اک شہر عالم
گدا کو زر ملے سے زور کو زور
سنا حال ستی جی جب کہ سارا
ستی جی کیون ہوئین منسوب شنکر
اوٹھی ہنس از طلوع مہر انور
یہ سمجھنا جیتری اور بیس نوی قلم

ہوئی رونق فزائی انجمن سب
کہا شب سی مقال فرحت اندوز
چلین یون دیدہ و دانستہ کیا ہم
ہوئین یون مرجع گفتار سب سے
خیال انصرام کار ہوگا
ہمین ہی خود بخود جانے سے کیا کام
بدستور آپ رہ ہوتی ہی جب جا
کہ تھی کچھ ہونیوالی سیر مین یا
نہ پھر پیشوائی در تک آیا
نہ دیکھا جانب دختر نہ اوٹھا
نہیں یان ذکر شنکر کس سبب سے
کہ شاہنشاہ ہفت اقلیم ہین ہم
جو ایسی دختر سلطان ملک کج
زمین کو رتبہ گردون نہوگا
بس اب جی سی گذر جانا ہی بہتر
کیا اوس محفل عشرت کو برہم
بصد جوش غضب تشریف لائے
عنایت کی نظر فرمائے آپ
اگر ہی دہیان سرداری کا اپنی
قدم پر گر پڑا شرمندہ ہوکر
ہوئی مشہور گلشن کی آواز
جہان مین ہی سری جوالا مکھی نام
سنو رہو سہ اسرار دید دکور
رکھو نیچ یون گذارش کی دوبارا
ہوئین کس وجہ سی منسوب شنکر
کری کچھ ذکر شب بالای بستر
چہارم سو را ہل دانش و علم

اگروان ترکیب لف ونشر الہا
شمار داتوان انگشت پر سے
کسی تالاب پر جا کی نہائی
پرستش پہر مدامی چاہیے
برنج تہ گل وصندل چڑہائی
کری نندی کی پوجن اول شتاب
کری تسلیم چشم و سر سی پوجے
جو ہین اشنان شیوکی ہین اقسام

لگائی پانچ چار اور تین دو بار
یہی ترکیب تو مد نظر ہے
زمین صاف پر آسن بچھائے
و دستور دوامی چاہیے
جو حاضر ہو وہ سر کی بل چڑہائی
اوسی دم آٹھ ستا ہونکو کری یاد
پڑہی اشلوک آپ تر سی پوجی
زروی شاستر ہین شہرہ عام

غرض مسواک کرنا چاہیی ہی
پلٹ کر پہر کہی صنعت و وبا
بجالائی سری گنیت کو تسلیم
بصدق دل کری یاد سدا شیو
سری گوری ستی دیبی کو پوجی
سری سورج جناب جنیارن کو
بصدق دل کری ذکر دہرم راج
کہ بیجا مرت ہو یا آنکہ رس ہو

دہن کو پاک کرنا چاہیی سب سے
شمار اوسکا ہی نو ونل گیارہ بارہ
کری پہر دوار پالونکی بہی تعظیم
کہ ہے خلقت پر امداد سدا شیو
جناب بہگوتی دیبی کو پوجے
غرض اہل زمین و آسمان کو
نہو غفلت ہین تا فکر دہرم راج
فقط پانی ہی کی بی دسترس ہو

ادھیای آٹھوان پرستش کی بیان مین

سدا شیو جو شش سے بہرا ہو
جناب سورت کو جوش کرم ہی
کہا یہ فرض ہی چارون برن کو
وہ گورا رنگ اندام مبارک
تر ایک بہر منتر سی پوجن کری خوب
بصدق دل اری شیو آرتی پہر

دل شادان ہم آغوش کرم ہی
کرین تازہ عبادت کی چمن کو
عزیز روح ہی نام مبارک
غرض یاد رخ روشن کری جی با
سنی اوصاف ہو گرم سخن پہر

بہت سی منتر سکہلائی نرالی
پڑہی یہ منتر دی پہر جل کی دہال
گلی مین اونکی تار سر نقط ہے
بوقت ختم پوجن لی گل و آب
بجالائی سدا شیو جی کو پرنام

ہمین ہی صدقہ گوری عطا ہو
کہ جنسی نقد مطلب ہاتہ آئی
کری یاد جمال عالم آرا
لباس جسم با گیہر فقط ہے
گہر ہوا خود ہی تعظیم و آداب
بلی دنیا مین زر نعمہای ابن آدم

ادھیای نوان بیان عبادت تارک رتہ جس کا

سدا شیو جی یہ ہنگام ترحم
جناب سوت ہین یون کاشف راز
فروکش رقبہ مہون ہین تہا وہ
ہوا استاد اک انگشت پا سی
بہ نہ ہرگہ تر لٹکا شجر مین
بصد رحمت سری پر ہاتہ پہیرا کر
قضا اولاد شب کی ہاتہ سی ہو
بپا کی آفت تازہ جہان مین
جنا یہ اندیشے دانشور کی

سنین سب سامعین نکتہ پرداز
کہ شکل خزان گلشن مین تہا وہ
بسر کی زندگی قوت ہوا سے
رہا دریا سے پر خوف و خطر سے
کہا لیس اکتشاف مدعا کر
فنا طفل لشکر ناتہ سے ہو
پڑا غوغا زمین و آسمان مین
سحائف دیکہی شکل جان برتہی

کہ تارک نام اک دیوی حری تہا
عروس خورتہی پر غش ہوا وہ
وہ خود تہا جزی سی ہاتہ اوٹہایا
یہ پیش آفتاب استادہ تہا وہ
کہا رہ رآور ہی مین طاق جوگین
قبول عرض ہی وہ خود فرامون
بشر چوہ و کرم کرنی نہ پاوین
دریا آکر نہ دیو کسی نے

کہ ہون مین تشنہ جام ترحم
جبسی ہر دم سرور خود سری تہا
یہی شاہی ریاضت کش ہوا وہ
بتلا ہر اپنی جی سی ہاتہ اوٹہایا
برنگ سبزہ خاک افتادہ تہا وہ
ہنر مین شہرہ آفاق ہو جین
ہوا ایسا بادہ نخوت سے مدہوش
تنبیہ جیسی وہم کرنی نہ پاوین
لباس فاخرہ گوہر کسی سے

ادھیای دسوان بالشی جیا دیوتون کا برہما کی پاس

سدا شیو جی مقام درد و غم میں

کرم ہو صدقہ گوری مین ہم ہیں

تصدق در نگاہ نیم وا کا
تصدق خندۂ دندان نما کا

تمہارا لو کرم ہی خندہ جان ہو
جہان کو دست تا کی سہاران ہو

ستی گا رنج و غم امداد شب ہے
کہ ہی قتل عدو اولاد شب ہے

غرض وہ سب غریق ورطہ یاس
ہوئی حاضر جناب اندر کی پاس

بلا کر کام کو سرت لی فی الفور
سنائی سربسر کیفیت جور

سدا شیو جی ہماچل کوہ پر تہین
سری گوری وہین پر جلوہ گر تہین

کہا اونسے نہیں ہی امر دشوار
بہار تازہ کرتا ہوں نمودار

گل افشان کوہ کا دامن بنایا
زمین کو تختۂ گلشن بنایا

ہوا شاداب ہی وہ لوی زعفرانی
ترشح ابر کا بوندوں کی بوچھار

بہار کہکشان تھی بر سر عرش
بچھا سبزے سے ہر سو مخملی فرش

نہ تھی بلبل کہ وصل گل کی لالی
روان تھی جو وجود ناری کو تالی

ہوا جب کام بدمستی سے سرمست
جہان تھا نشۂ مستی سی الست

سری گوری پہ تھا ان میں اگن
برنگ بوی گل گلشن پر آئین

جو بار کام نے بہیدلی کا اکان
تو سب کو وصل گوری کا نہ تھا دہیان

نہین پی آشنائی چاہیے ہے
کلام آشنائی چاہیے ہے

مگر ہنس کر بر تنگ دل رکھین وہ
یہی اندیشہ کامل رکھین وہ

رہ بد مین قدم دہرنا برا ہی
خلاف شاستر کرنا برا ہے

رکہوت لی الغرض کھینچی وہ ہاتی
سری بیچہا کی در پہ رکھو دہاتی

کہا ہان جھکو خود رنج و محن ہے
مگر کیا تجھکو پاس سخن ہے

لہذا چاہیے تدبیر تمکو
تردد ہی جو دامنگیر تمکو

لبھا سوز غم و فریاد و زاری
کہی سب داستان بیقراری

کہا بس غمگساری چاہیے ہے
وفائی شرط یاری چاہیے ہے

بہم کر صورت ہم بستری ہو
لو ازین ہو کرامت گستری ہو

چلا سوی ہماچل کر بصد جوش
کہا اہل جہان کو مست و مدہوش

وہ بوی کیتکی لطف شب ماہ
بسنتی رت بہار حسب دلخواہ

وہ طوطی کی صدائی نغمہ خوانی
گل سوسن کی تقریر زبانی

صدائی نغمہ اواز دف و نی
بہم نقل و کباب و ساغر و می

ہوئی مرغ چمن التسبیح گستاخ
ملی تہی ہی تہی شاخ سی شاخ

سراکسر تھی بہت سفاکی کی تا
ہوئی زاہد کو رغبت تاک کی

لیے کچھ تحصیل سوغات چمن پر
حضور شب کبھی شیو دا آپ پن

کہا یہ حلقۂ گیسو غضب ہے
تمہاری جنبش گیسو غضب ہے

ذرا دل کہول کر گرم سخن ہو
ابھی دم بہر ہنسکیا انجمن ہو

کہا صحبت یہ لی شادی نہین خوب
محبت یہ فتنہ ایجادی نہین خوب

دل شب سے وہین جا تا رہا گم
سنبھل بیٹھی دو زانو آگیا ہوش

اڈھیای گیارواں بیان چلنا کام دیو کا

سدا شیو جی کو دیدار قدم ہی

جو کام اوس وقت روپوش نظر تہا
برنگ مرغ بالای شجر تہا

جو دیکھا آپ لی جوش غضب سے
تو نکلی آگ چشم پر غضب سے

ہوئی خود اوسکی [illegible]
و نور رنج ہجوم حسرت و یاس

[illegible] سب [illegible] اوتارا
بدن سے خلعت پرزہ اوتارا

[illegible] ہجوم [illegible] اسیری
کبھی کیلاس پر آفت کی باری

جہان سے [illegible] کی
تب اوسی ذات اقدس [illegible]

تجسم [illegible]
ترحم حال لی تقصیر پر ہو

بسر ہوگا جو اوسکا پر زن کام

مری فرقت ادب طاعت کو تم ہو

کہا خود مجھسے کی بی اعتنائی
یہ گستاخی یہ شوخی بیحیائی

اوسی دم بوالہوس جلکر گرا وہ
زمین پر شکل خس جلکر گرا وہ

یہ صورت اوس جگہ کی آشنی سے
قریب شمس و شکیبا [illegible] سی تہا

پریشان بال شکل زلف سنبل
بیٹھی [illegible] برنگ حائرہ گل

وہ طوطی دی گرای سردار عالم
شفا بخش دل بیمار عالم

اوسی [illegible] دیکہ صد افسوس
کیا غارت ستایا کہر صد افسوس

کہا عالم میں گردش او نہاری ہوگا
جری تروا اور [illegible] ہو

ترا شوہر نہی گا وہ گل اندام

سدا شیو داغ آزار غم ہو
کسی ون نار وسر از انفعل
عبادت سی اگر خوشنود ہونگی
وہ بولا سنکی یون تقریر دختر
سنی میتا نی جب دختر کی تقریر
ریاضت صورت کوہ گران ہے
یہین گوری بیان امن کوہ
یہین وہ فصل سرما میں آسیا
ہمیشہ لیپ اوصاف حمیدہ
ذرا شبہہ ہوا دہر جوش عنایت
مجھی یاد مبارک دمبدم ہو
یہی طاعت ہمنچل کوہ پر ہین
جگہ مین سوزہی لب پر فغان ہے
جو بیا اک تاہ مین بکہر بال
پرستش کرکی با صد عز و اقبال
جفاکش کس لیے شام و سحر ہے
یہ سنکی منہ تہ دامن چھپایا

ادھیائی بارہواں بیان مین عبادت پاربتی جیکی

کبھی تھی جانب کوہ ہمنچل
تو سامان طرب موجود ہونگی
رہی طالع رہی تقدیر خستہ
ہوئی خاموش مثل نقش تصویر
تن نازک نحیف ناتوان ہے
ہجوم طائران نخلون کا اٹہ
بنا یا حلقہ گیسو کو گردا ب

سری گوری کو جا کر کی ہدایت
گئین پیش ہمنچل با ادب وہ
خیال بندگی ہی آفرین باد
کہا نازک ہی تن مثل گل تر
مگر محو عبادت ہو وہان پر
لباس فاخرہ تن سی اوتارا
خس صحرا بجائی بستر نرم

ادھیائی تیرہواں تشریف لیجانا سداشیو جی کا امتحان کیواسطی پاربتی جی کی

یہ دیدہ حلقہ نقش قدم ہو
وہین مانند قدرت جلوہ گر ہین
کرم کیجیی بمقام الامان ہے
ہرن کی دوش اقدس پر ہی کہال
دہاری آپ نی ہی ہیئت سوال
بدن کیون صورت تار نظر ہے
وہ راز دل برنگ تن چھپایا

کہا نارد وغیرہ نے کسی روز
نظر مین آپکی صورت لبسی ہے
اوسی دم شکل سیتا سی بناکر
نحیف و ناتوان و سن رسیدہ
کہا جوگی نی ای سرمایہ عیش
بتا ہر آرزو کی زر نہین ہے
کیا یون ہمنشینون کو اشارا

ادہر ہی بارش ابر کرم ہو
کہ ہوگی کنبہ شنکر کی عنایت
یہی طاعت ہی بہترین خصلت وہ
مقدم ہی مگر مادر کا ارشاد
عبادت تند مشکل باد صرصر
سدا شیو رو نق افزائی جہان پر
گلے کا ہار گردن سی اوتارا
رکھی گرمی مین ہر سو آتش گرم
عبادت سی کنیز زر خریدہ
عطا ہو مجکو توفیق و ہدایت
سری گوری نہایت غم اندوز
یہی صورت بہر صورت لبسی ہے
برای امتحان بیجی وہ جاکر
نزاکت گرمی و سردی چشیدہ
رہی ہر دم بزیر سایہ عیش
وہ کیا شی ہی جو تیری کہر نہین ہے
کرو حال مفصل آشکارا

ادھیائی چودہواں گفتگو کرنا سکھیون کا

سدا شیو مہربانی کی نظر ہو
کہا سکھیون نی سن ای مرد ہشیار
جناب بشن و برہما سی نہین کام
تو جوگی بہر ہوا یون گرم گفتار
کہا ہان گفتگو بیجا سنتی ہے
نہین سنبہری کو ملتی دل سنتی
یہ کہکر گفتگو لی بر ملا وہ
کہا شنکر مبارک جاہ تمکو

کہ ہین یہ محرم و دانای اسرار
فقط یہ ہین ہوا خواہ دلارام
نہین کچہ اعتبار قول اغیار
کل مطلب مین جو ہی راستی ہے
کہان پانی کو گنگا جل سی نسبت
چمن سی صورت صرصر چلا وہ
مقدر نے کیا گمراہ تمکو

سدا شیو جی یہ لسی غش ہو رہین
ہمیشہ نام شب و روز زبان ہی
جو تو گرم سخن ای نازنین ہے
کہا جوگی نی شنکر کیون نہ ہو وہ
تعجب ہے جبین سائی یہ تیری
کہا گوری نی ای یار سداشیو
سکلون مین زہر قہر انکہین بتن کی

تمہاری یاد نقش کالحجر ہو
یہی شادی ریاضت کش رہین
مگر محنت ابہی تک رایگان ہے
تو نقش مدعا کہتی تہین ہو
یہین ہون کیفیت شنکر سلگی
ہزار افسوس دانائی یہ تیری
بیان کرتہی ہی اسرار سداشیو
غضب آشتو بہرا انکہین پتن کی

ہزاروں اوسکی وہنا پا بزوہ من پانچ / مثل وہ ہی نہیں کچھ سانچ کو آنچ
وہ دیدہ چہرۂ راحت ندیدہ / وہ قامت صورت ابروخمیدہ

عاہل زر نہ عالی خاندان ہے / جو سچ پوچھو تو ننگ خانمان ہے
بڑی ہی دانش و علم و ادب سے / جدا مرگھٹ مین جا بیٹھا ہی سب سے

جلایا کام کو اب کام کیا ہی / خیال و خواہش آرام کیا ہی
حضور سربلندان پست ہی وہ / سر و رنگ مین الست سے ہے وہ

وہ بڈھا ہوچکا تو نوجوان ہی / سدا فرق زمین و آسمان ہی
تغیر اوسکا ہو نیکا نہین حال / نہ کوا چل سکیگا سفس کی چال

کہا گوری نی جھنجلا کر کہ بس بس / بہت کچھ کہہ چکا او صاف قدس
مگر قولی نہین ششکر کو دیکھا / جو دیکھا ہی تو بازیگر کو دیکھا

اونہین سی گرم ہی بازار ہستی / وہی ہین مالک گلزار ہستی
بڑی ہین اہل دانش مین جو رتن / گنہ سی پاک مینو سی بڑی ہین

اونہین سی علم و اداب نہر ہی / اونہین سے انتظام مشابستہ ہے
جو سردار زمین و آسمان ہو / اوسی کیا احتیاج خاندان ہے

ہو وہ تب دولت دنیا کہڑی ہے / جوانی ہاتھ باندہ ہی ہر گھڑی ہے
وہ آنکھ اونکی کہ گر دیکھین کہیں ہم سی / بشر پاوی رہائی قید غم سے

بنی خود شکل جو گی فارغ البال / گیا اہل جہان کو صاحب کمال
جو اصول سے کہا جو گی کو ٹالو / خزان کی طرح گلشن سی نکالو

سری گوری او ہتین خفیہ ہوگی / گئے ہون جو گی سی رو پوش نظر ہم
جو کامل الفت کامل مین پایا / تو شب نے جلوۂ درشن دکھایا

کہا مجھکو نہین تاب جدائی / غضب ہے آگئی بی اعتنائی
بہ شوق دل چلو کیلاش تم / رہو آئینہ ساں پیش نظر تم

ادہریا ہی پنڈوان انعام پہنچا دلوچکا ہنچل کو شادی کی سوا کر

سدا شہوجی ادہر بھی بجوش حسرت
کہا گوری نی گھر رخصت کرین آپ
غرض بعد از قبول دعا و
پرستش کرکی پرکرمان پھر گئی
ہنچل ہی کہو پیغام شادی
ہوئی داخل میان قصر شاہی
رکہون نی باعث آمد سنایا
مرا گھر بار مال و زر فدا ہی
سنا کر حسن اخلاق ستہ اتیہو
دکھایا جلوۂ رخسار گوری سے
ہنچل تحفۂ اعجوبہ لایا
شریک انصرام کار ہون آپ
سرو رنگ مین ہوئی مہادیو
کہو پرمہا جناب لبش جی سی
خبر کردیجیو چار ون برن مین

تجھی پیش پدر رخصت کرین آپ
سو کاشی ہوئی رونق فزا و
مثال سایہ قدمون پر گری تہی
کری تیاری انجام شادی
بزیر سایۂ عالم پناہی
پیام شب لیشد و مد سنایا
ابھی خاک قدم پر سر فدا ہی
کیا بیٹا کو مشتاق ستہ اتیہو
بلایا شربت دیدار گوری
دم رخصت قدم پر سر جہکایا
ادائی فرض مین مختار ہون آپ
غم دنیا و دین بہولی مہادیو
ہر اک باشندۂ امرا وتی سے
شمال و مغرب و مشرق دکھن مین

ادا ہو جلد رسم کتخدا سے
سری گوری بہی آئین اپنی گھر کو
بلا کر تیت رکھہ کو شب نی یکرو
چلی وہ مثل صرصر لیکی پیغام
غرض پشت ادب سلطان خم کے
وہ بولا سنکے تقریر گھر بار
رکہونکی ہمنشین ہی زندگی کیا
رکہون کو شائق درشن جو پایا
رکہون نے ڈنڈوت کرکی دعا سے
کہا بالفرض فرض عمر ہی یہ
رکہون نے بھی قبول دعا کر
کہا نارد سی تم سبکو خبر دو
زمین سی آگن سی جل سی ہوا سے
جو اگر رونق محفل نہ ہوگا

موصوف بھی ہو ہم آغوش حسرت
گران ہی ذات اقدس کی جدائی
سنایا ماجرا مادر پدر کو
ہوئی محو مقال فرحت اندوز
بسان قاصد فرخندہ فرجام
ملی خاک اپنی ماتہی پر قدم کے
زہی قسمت زہی بخت بلند گا
ہوئی وان وہ بھی جاکر جلوہ افگن
سری گوری کو مادر نی بلایا
کہ نکلی دل سی خار نامرادی
مگر سمجھو کہ کار خیر ہی یہ
سنائی داستان شمبہو کو جاکر
نوید مقدم باد سحر دو
کہو ہر طبقۂ چرخ کہن سے
وہ عفو جرم کے قابل نہ ہوگا

یہ کہہ آئی اوسی دم جا کے نارد
سدا شیو جی یہ ہنگام طرب ہے
عطا ہو اپنی سہرہ کی بچہاور
زمین صحن گلشن تہی زر افشاں
غرض حاضر ہوئی ارکان دولت
رکہوں کی غول فوج دہاکشن تہے
تماشائی ہوئی اہل زمانہ
سواری قرب دروازہ جو آئی
لیی نارد کو مینا سے تماشا
سنی اپسرا گندہرپ نکلے
زمین و طبقہ آکاس دیکہی
گمان شب ہوا مینا کو سب پر
ہوا پہر لشکر شمبہو نمودار
کسی کے صاف سر پر تن نہین ہے
لگی ہین مار پہیدہ پڑے ہین
کہا نارد نے از راہ تبسم

ادہیای سولوان ات لیجانا مہادیوجی کا ہنچل کی مکان پر

کہ ہون سید سخن پر حملہ آور
ہر اک گیسو کی سنبل عنبر افشاں
کہ تہی وابستہ دامان دولت
رہے جو مردیوتا سی کشمکش سے
چلا نوشہ بڑہا نقار خانہ
چلا سلطان برای پیشوائی
چڑھی کوٹہی پہ مشتاق تماشا
لب دولت سرا گندہرب نکلے
جو دیکہی سندرہ کیلاس دیکہی
مگر نارد یہی کہتی تہی ہنسکر
رواں مانند موج بحر ذخار
کسی کے حلقہ گردن نہین ہے
لشکل مار پہیدہ پڑے ہین
کہا مینا کو آگاہ تبسم
یہ کہنا تہا کہ مینا ہو گئی بیہوش

جو آئی فصل گل باغ جہاں مین
جہاں کو تہی امید عقد شمبہو
ملک تہی دیوتہی جن تہی بشر تہی
برات آرایا محفل سج رہی تہے
چلا ماہی مراتب آگے آگے
نہایت جوش کر و فر سے آیا
قریب در جو نوبت خانہ پہنچا
چو ان جی کو برن کو جم کر دیکہا
سری پر تہا حباب زلف نکلی
یہ ہین سب بندہ درگاہ شمبہو
پشاخ در اپکشن بتال دیکہی
جو مینا نے بچشم غور دیکہا
نہ تن پر زینت زیور نہ پوشاک
ستمگر بر سر امداد پایا
زمین پر گر پڑی از خود فراموش

ہوئی پہر استان بوس آگی نارد
تجہی بہی خواہش حاضر طرب ہے
پہر اک او بہی عنادل بوستان مین
سنی باری نوید عقد شمبہو
فلک تہی انجم و شمس و قمر تہی
مچا تہا شور باجی بج رہی تہے
ستمدر خنت تقدیر دن کی بہاگی
قدمبوسی کو چشم و سر سے آیا
ہجوم جلسہ شاہانہ پہنچا
قمر کو نیر اعظم کو دیکہا
بنیت ہم رکاب بشن نکلے
عجب ہی جلوہ دکہلاہ شمبہو
جو دیکہے سب پریشان حال دیکہی
تو نوشہ کو سوار ثور دیکہا
مگر چہرہ پہ تہا گلگونہ خاک
زہی قسمت جو یہ داماد پایا



سدا شیو جی اور ہر چشم عطا ہو
جناب شوہت مین یون پر عقل

ادہیای ستروان بیقراری مینا کی اور سمجہانا بشن و برہما کا او

کہ تم سر چشمہ جود و سخا ہو
سنو مینا ہی مینا کا احوال

غرض سی الغرض فرصت جو پائی
خزان کیطرح سر پر خاک اڑائی
کہا نارد یہ تمنے دشمنی کی
وہ صدق و صفا مین رہبری کی

یہ کب کا ہی یہ نقص ل نکالا
بلائی تازہ مین جنتر کو ڈالا
کہا نارد نے ہی ہین کہ کدہر ہین
جو شب کی قاصد پیغامبر ہین

ابہی لطف بہار اعمال چکہا دون
مذاق کار دلالی چکہا دون
ہوئی ہین اپنی نا تہو نسی پشیمان
بنی خود دیدۂ دانستہ نادان

وبال زندگی آزار جان ہی
غضب ہے الامان ہے الامان ہی
ہمنچل نے کہا نارد اش بن لو
یہ کہکر بہ ہم ہجوم انجمن لو

کہا بس بشت دختر کو جہلو کو
کنوین مین ڈالدو آتش مین جہونکو
بصد شفقت سری بر ہہائی آکر
کہا مینا سی سمجہا کر بجہا کر

سدا شیو مالک زیر و زبر ہین
زمین و آسمان پر جلوہ گر ہین
جہا شمین جسکو تاب ہمسر ہی
یہ ادنی شعبدہ بازی گری ہے

بصد افسوس مینائی کہا وا
کسی کا گہر جلے تاپے کوئی تا
مجھی ہی درد و غم تمکو ہنسی ہے
مقام حیف جای بیکسی ہے

اوٹھا کر چشم دل سی پردۂ شرم
کہا گوری سی جا کر با دل گرم
سدا شیو مالک کون و مکان ہین
مری لال جگر مین جی مین جان مین

عبث رنج و الم کا جوش ہی یہ
پرستش کر مقام ہوش ہی یہ
جو تجہی ہی کہا او سدا ہم شیو شرد(?)
طمانچی سی رخ گوری کیا زرد

ادھیای اٹھارواں بھیتا بہانو کو اشطی اور بیاہ ہونا پاربتی جی سی :

سدا شیو جی ادہر ہی زر فشانی
کہی چاروں طرف گوہر فشانی
جہا باشن فرشتی کہ آئے
کلام فرحت افزا لب پہ لائے

کہا شمبھو کرم بخش جہان ہین
طلسم خلق مین سحر البیان ہین
نہ گروہ افسر دی عزم ہووی
تو ہم سب کیون شریک بزم ہووی

یہ سنکر سو رتیہان کرم ہو کچہ
قرار آیا زوال غم ہوا کچہ
ادہر نارد نی شنکر سی کہا حال
کہ خوش ہین ان ہووی انجام اقبال

تمنا ہی کہ آپ اس بندہ پرور
دکہائین جلوۂ روئی منور
اوسی دم مسکرا کر رنگ لایا
وہ شان و صبح بدلی دشنگ بدلا

جو ہووی نام تہا بالی بنی وہ
بنی جوگی سی ہر یالی بنی وہ
خدائی تحیہ اقدس کو چہپایا
مکٹ سر پر بصدق سر پہ کہوما

نہ تہا پائی ہی ہسار کی پیرہسا وس(?)
شفق خود کر رہی ہو کر نچہاور
لباس نوشہی پہنا جامہ سرخ
حنت کو چاہیی ہے نامہ سرخ

کرم بخش براق برق دم ہے
رکہی تشریحلیہ ہمراہ قدم ہے
سری کنگا سری چہنا ادب سے
چنور جہلتی ہین اک ہمراہ طرب سے

جو خوش ہو اس نے دیکہا روی دانا
سہر کی ادہی دل ہم ہوا شاد
ہوئی مثل حنا پابوس الا
پرستش کر رہی ہیا نوبہ پوجا لا

یہ کہہ کر یسہم تہی بید خوانی
فلک سے تہا ہجوم گلفشانی
ادہر مینا سری گوری کو لا
سری بر ہمائی خود بید خوانی

موافق رسم کی دہشت کہ بیابا
برنگ جان دل دونو کو چاہا
جو دیکہا ایک جا دولہا دولہن
خوشی حاصل ہوئی ہر مرد و زن کو

تقاضا آبا تہ گل ہی پولا ہوا بان ہی
کہ حیرت چہا گئی اہل جہان پہ
سری گوری کی انگشت حنا
سر دست انجمن مین رکہہ پائی

گرا تخم سری بر ہما زمین پر
مجسم ہو گیا قطرہ وہین پر
جو دیکہا شمبھو نی چشم غضب سے
قدم پر گر پڑی بر ہما ادب سے

جو ہوی فی الحقیقت ہین وہ
سری گنگا دہارا ای سی بولی
یہ ہین گو مورد تقصیر پیارا
کہ غسل طہارت سی کرو پاک

سری بر ہما نہائی حسب ارشاد
سپر دیکہو کیا فرزند ناشاد
فلک پیر ہی وہ اب تک زمین پر(?)
اشکل بہ جہد جاری قرب خورشید

غرض بعد از فراغ رسم بہانو
ہمنچل نی کیی ہوتی نچہاور
کہا اک بندہ ناچیز ہون مین
فرومایہ ہون بہ پیچ و نیستی ہون مین

ہوا روشن قدم سی خانہ میرا
بنا بیت الشرف کاشانہ میرا
ہوئی رخصت برات شبہ ذیان(?)
اوٹھا اک غلغلہ زمین آسمان

لب کیلاس پہونچے یانجل
ہوئی اوج فلک سی بارش گل

سداشیو کی قدم پر سر جھکاکر
چلی سب باہر رہ تحصیل پاکر

پڑھی یہ ادھیایا جو کوئی اکبار
سدا فضل سداشیو ہو مددگار

مسرت بندہ تا شاد پائے
جہان مین دولت اولاد پائے

ادھیای اُنتیسوان ؏ بیان پیدایش سوام کارتک یعنی اگن پتر کا

سداشیوجی ادھر چشم شفاعت
عطا ہو لقد توفیق الطاعت

ہوئی شب اکی زینت بخش کیلاس
غبار غم نہ دل پر گرد وسواس

سری گوری کی ہر زینہ قدم کا
زمین پر صورت خورشید چمکا

ہوا کیلاس کا رتبہ دو بالا
زمین تہی عالم بالا سے اعلی

لگن تہی سداشیوجی سی ہمدوش
انیس ہمدم خلوت ہم آغوش

ہوا رنج جدائی دل شکستہ
بجوشی تہی اگلی ہر دم دستہ بستہ

زبس تہی دیوتون کو انتظاری
کہ ہوا آمد فصل بہاری

سداشیوجی سی گر پیدا پسر ہو
ہمارا نخل مطلب بارور ہو

کہ پاوین دست تارک سی رہائی
لی زخم جگر کو مومیائی

اسی صورت سی گذری مدتین چند
ہوا پیدا نہ شنکر جی سی فرزند

ہوا سب کو تردد غایت حال
کہ تہی مشکل جنا آفت سی پامال

پھر اک غم سی یہی کہکر کراہا
نہ رکہا سب نے زخم دل پہ پھاہا

رضا کی مالک تقدیر کیا ہی
تغافل باعث تاخیر کیا ہی

ہوئی اب تک دعا کی دل نہ مقبول
سداشیوجی ہمین شاید گئی بھول

اگن کو اپنی محفل مین بلایا
سب اوسکو قصہ تارک سنایا

کہا سب نے کہ یہ ہی وقت احسان
کرو تم جاکر اس مشکل کو آسان

خوشی کا کشور دل مین عمل ہو
ہمارا عقدہ لاحل یہ حل ہو

غرض وہ سب کیلاس پہونچے
حضور شمبھو لی وسواس پہونچے

وہ فوراً بن گئی شکل کبوتر
بچشم و سر ہوئی پابوس شنکر

سداشیو تہی سری گوری سی ہمدوش
بصد جوش طبیعت تہی ہم آغوش

جناب شمبھو کی ہوکر غضبناک
گرایا تخم اقدس بر سر خاک

اگن نی گرتی ہی ڈالا دہن مین
ہوئی اک شمع تابندہ لگن مین

گرا وہ گوہر تابان صدف مین
فروغ مہر نہایت الشرف مین

ولیکن اوس کبوتر کی کہان تاب
جو ایسا لی سکی وہ گران تاب

اوٹھائی کون بار وجہ انکو
ہوا اکب سہ سکی کوہ گران کو

سری گنگا مین اوسنی جا کی ڈالا
بہر رنگ حوصلہ دل سی نکالا

مگر تہی اونکو کب تاب تحمل
کنارے پہ لگا اپنے تامل

گرا قطرہ تہ خار نیستان
چھپا بدلی مین خورشید درخشان

ہوا قطرہ سی اک فرزند پیدا
بہر رنگ قدرت کامل ہویدا

ہجوم عیش و عشرت تہا زمین تک
پڑا اک غلغلہ عرش برین پر

ہر اکسو تہی خوشی کی کارخانے
سجائی دیوتون نی شادیانے

ہوئی ہر ایک کو اندر سے شادی
ہٹا دل سی ہجوم نامرادی

چھہ دختر تہین کیسی اچھی گلفام
پریرو ناز پرور نازک اندام

نہائی کو لب گنگا پر آئین
پئی غسل طہارت باہم آئین

صدا آئی کہ یہ فرزند ہین سکے
ہوئی ششدر ہوا اس خم اونکے

ہوا ثابت کہ خورشید پیدا
چمکتا تہا زمین پر جیسے ذرہ

زبس جوش ترحم دل مین آیا
اوسی آغوش شفقت مین اوٹھایا

سکان پر اوسکی آئین چھہ بہن سے
پیا شیر اونکا اوسنی شوق دل سے

لیا پہلو مین اوسکو صورت دل
مثال آئینہ رکہا مقابل

ہوا وہ رفتہ رفتہ شہرہ عام
اگن سیت اہل دانش نی رکہا نام

اوسی سب دیوتا پہر لیکے ہمراہ
گئی کیلاس پر با عزت وجاہ

برائی تہنیت گردن جھکائی
نہایت تہی اگی ادب سی جبہہ سائی

سداشیوجی نی جب دیکہا وہ فرزند
لیا پہلو مین اپنی ہوکی خورسند

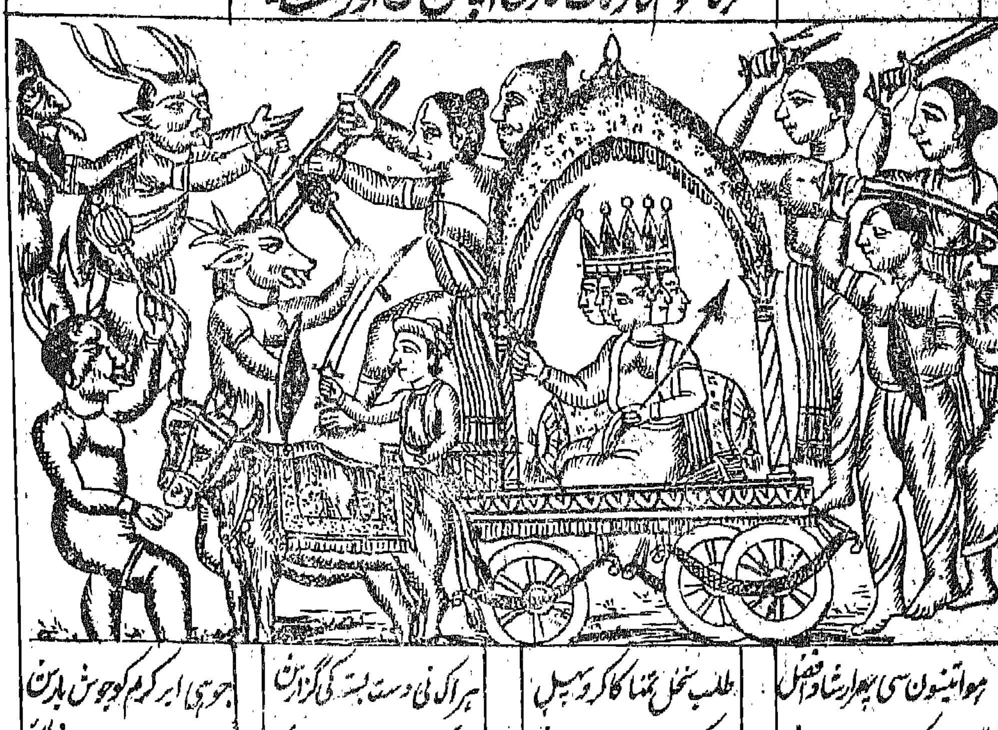
سری گوری نی دیکہا وہ لالا
کئی لعل و گہر سر پہ نچھاور

سمجھکر اوسکو مخدوم زمانہ
بہت کی التفات با وداد

کہا پہر سب نی اسی سردار عالم
کرو منظور یہ حال نزار عالم ؛

بس اب مہر صفا رائی ہوا ارشاد / کہ ہون قید مصیبت سے سب آزاد
سدا شیوجی نی بایا کہ بہتر / کرو مہر دنما تیار لشکر
مہزادہ جا کی ماری سرکشون کو / ملا دو خاک مین لشکر کشون کو
ہوا جب حکم سردار زمانہ / سوی تارک ہوا لشکر روانہ
صری سرپت سی لیکی فوج جرار / چلی صرصر کی صورت ہوکی تیار
بنا وہ نوجوان سردار لشکر / ہوا قائم سپہ سالار لشکر
ہزیمت بہالتی تھی لشکر / ظفر تہی آگی آگی دست بستہ
ہوا آکر کہ گرم پیکار / کیا ہنگامۂ محشر نمودار
دکھای شعبدی جادو گری کی / دلیرون سی بہت زور آوری کی
کنون نی بہای ترک صوت برق / عدو کو بحر خون مین کردیا غرق
لپک کر ایک سی جسپر کیا وار / کیا دو وار ایک کو دو کو کیا چار
دیوتون کو ستمگارون کو مارا / جو ان لشکر کی سردارون کو مارا
ہلو میدان و چولہی رشک گلزار / بہ رنگ ابر تہی تیرون کی بوچھار
عدو نی الغرض پائی ہزیمت / ستمگارون کو پیش آئی ہزیمت
ہوا ان سی جدا سردار کا سر / وہ تارک تارک الدنیا ہوا پر
ہوئی حاصل جہانکو شادمانی / ملی گویا دوبارہ زندگانی
قضا را مین تہی فرزند تارک / بہ رنگ سار روح تہی دلبند تارک
نہنگ قلزم زور آوری تہی / بہادر تہی دلاور تہی جری تہی
ہوی عاجز جو میدان وغا مین / گریزان ہوگئی تحت الثرا مین
عبادت کی برای بادشاہی / رہی دریا کی اندر مثل ماہی
او شہای ہاتہ دولت سی بالا / طریقہ یہ پرستش کا نکالا
سری برصا ہوئی راضی تپستیا / گئی پاس اونکی از راہ عنایت

لڑنا سوم کارتک کا تارک جیس سی او شکست دینا



ہوا تینون سی پھر ارشاد افضل / طلب سخن تمنا کا کر کہ پہل
ہر اک نی دست بستہ کی گزارش / جو تھا ابر کرم کو جوش بارش
تو ای مالک ہر او مہر یا بسنے / ملی ہمکو حیات جاودانی
ترقی پر رہی اقبال دائم / ہمیشہ دولت سی مالا مال دائم
کہا ہنسکر کہ یہ ممکن نہیں ہے / کبہی یکسان کسیکا دن نہیں ہے
عجب دور زمین گردنی ہی / مثل وہ پھار فلکی چاندنی ہی
عدم ہوگا جو عالم مین بنا ہی / فنا ہی ایکدن آخر فنا ہے
جہانمین کہ گیتی مین کنبی والی / مشکل ہی ہر کمال بر زوالی

کہا ہوں تین شہر ابھکو تقسیم
اوڑا لیجا تین ہم جہاں جہان پر
وہی لی ملک و مال و دولت و تاج
لی پہچر شہر خاطر خواہ اونکو
بلندی مین سکان رشک فلک تھی
زبانون پر سری سہگان کا ذکر
کہین جپ تپ اور کہین پوجن پن دان
ہمہ ہستا کی ہوئی چارو نطرف دہوم
فلک سب تابع فرمان تھی اونکی
یہ کیا طاقت کہ لی حکم زبانی
ستم سی کانپتا تہا گاو زمین تک

پر از لعل و در و مال و زر و سیم
ہوا آہیر یا زمین پر آسمان پر
گری تخت شہی کو تاخت تاراج
گیا بر عمانی شاہنشاہ اونکو
کہ حیران دیدہ جن و ملک تہی
ہمیشہ دہرم کرم ایمان کا ذکر
کہین گیتا کہین پرپش کا دہیان
ہوئی جن و ملک اونکی محکوم
ملک سب بندہ دربان تہی اونکی
ہوا جلتی برستا پا کہ پانی

طلا کا سیم کا آہن کا ہر شہر
بضرب تیر جو یکبار توڑے
سوا اسکے نہ کچھ ہمکو خلل ہو
عجب تہی شہر رنگین غیرت باغ
وہان کی رہتی الی سب خوش اوقات
ہر اک صاحب پرستش بار تھی کی
غرض تینون کی عیش شادمانی
گلو مین ڈال کر طوق غلامی
دیوتن مین قبضۂ قدرت مین اونکی
ہوئی بالا نشین جب یہ گردون

تہی خوبی نہی جو بن کا ہر شہر
یہ تینون کشور غدار توڑی
ہمارا ساری عالم مین خلل ہو
کہ جنسی گلشن جنت کو ہو داغ
نکو صورت نکو سیرت نکو ذات
صفت ہر شیو شنکر ناتہ جی کی
ہوئی زیب سپہر سکرانی
ہوئی سب تابع حکم گرامی
اگن تہی حلقۂ طاعت مین اونکی
بنی وہ دیوتون کی دشمن جان
پڑا اک تہلکہ عرش برین تک
ادہر بہی جوشش بار ان جمعیت

ادہیائی نوان مع یادی جانا دیوتونکا جہان بشن اور مہادیو کی پاس

سدا شیو جی ہین ہوں خواہان جمعیت
نہایت دل تو اتحیران ہوئی جب
ہوا سب دیوتونکو پہر یہ ارشاد
کہا رودر کی بار ہی تراہ گو نبد
سدا شیو جی نی فرمایا زبان سے
رعیت وان کی سب اہل شہر ہی
اگر تم جاو پیش بشن بہگوان
کہا یون بشن جی نی مہربان ہو
زبان بشن جی سی سن کی ارشاد

حضور بشن جی پر جہان گئی تب
کرو جا کر سدا شیو جی سی فریاد
مچایا غل پکاری تراہ گو نبد
رہین غم سے ہم تمہاری آستان
نہین ہی حکم بید و شاستر سے
وہی کردینگی اس مشکل کو آسان
سدا شیو جی کی سب تم مدح خوان ہو
ہوئی سب گرم طاعت با دل شاد

کہا وہ ماجرا رودر کی سارا
وہ پہونچی بارگاہ دلکشا مین
گذارش کی کہ ہی یہ وقت امداد
تمہاری کام کو تیار ہین ہم
کچہ اونکی دہرم جب تک کم نہ ہونگے
حضور بشن سی پہر آئی وہ گریان
اگر دو تم صدق دل سی یاد شبہو
پرستش خوب کی جی سی کیا تپ

کیا احوال تریپر آشکارا
مریض غم گئی دار الشفا مین
کیا ہی حاکم تریپر نے برباد
مگر اس سر مین لاچار ہین ہم
کبھی وہ در ہم و برہم نہ ہونگے
جگر سے آتش کلفت ہی بریان
اگر ہو طالب امداد شبہو
تپ عشق حقیقی سی کیا تب

ادہیائی گیارہوان بیان پیدایش منڈی اور نابود ہونا دہرم تریپر کا

سدا شیو دولت دیدار بخشو
ضعیف و ناتوان کپڑا دہن مین
کہا پہر بشن نی تریپر مین تم جاو
ابہی جا کر کرو گمراہ اونکو
بموجب حکم کی وہ مرد آزاد

سدا نظارۂ رخسار بخشو
نہ کچہ اسباب زیبایش بدن مین
طریق نیک سی خلقت کو بہکاو
کرو تلقین خاطر خواہ اونکو
چلا تریپر کی جانب با دل شاد

طفیل بشن جب سے آخر کار
جریب اک ہاتہ مین لاغر بدن ہو
طلسم سحر سی طرز سخن سے
تہی سولہ ہزار اشلوک فی الفور
ملو سے چار سکہہ ہمراہ وہ سکی

ہوئی اک شکل پاپی کی نمودار
پریشان نام منڈی سر برہنہ
دعا سی کر سی ...
جہا بد بشن نی سکہلائی اوسکو
گرو مشہور عزت جاہ اونکی

جانا منڈی کا سمع چار سکہون کی طرف تہے پر کی



اودہر یاروں نے جا کے بیشتر سے
لگی کہنے وہ یکیون صاحب تخت
سکہایا اوسنے اپنا دین اونکو
خلاف اپنے اسی سلطان راستی بین
نتہا کچھ اشتیاق بید خوانی
سدا اشنیو جی کا ہے یہ ہنگام امداد
ہوا جب اوشن کو یہ حال معلوم
کیا یون اوشن نے ارشاد سب سے
سدا اشنیو جی ان کی عاجز نوازی
اودہر تہا سب بجا لائی نمسکار
زوال اوج کا آثار آیا

کہا اون راچھسان فتنہ گر سے
نہی طالع نہی قسمت نہی بخت
بہولی کر دیا ترکتین اونکو
سبہون خویش باید دست شستن

رئیس ہی اوج پر تہے پر کا اقبال
اور سبہی پھر ہوئی حاضر وہان پر
رعیت نی بہی پھر سیکہا وہی دین
خلاف شاستر کرنے لگے کام

اونہیا نی ملیوان جانا تپن جی کا سمع دیوتونکی کیلاس پر

کر تہے پر کا ہوا سب پرہم معدوم
گروہ چا سدا اشنیو کی ادب سے
دلی درشن عطا کی سرفرازی
کیا کیفیت تہے پر کا اظہار
سنا سب وہ برہم کرم ادبار آیا

خوشی سی دیوتون کو لیکی ہمراہ
گئی دریا کی اندر بشن جی آپ
کیا ارشاد مہر باہ کرم سے
کہ آپ خلقت ہوئی بارعیت کی
براہ مرحمت بولی مہاراج

کہ آیا ایسا جوگی نیک اعمال
وہ جوگی رونق افزا تہی جہان پر
بحکم شد اللہ ول مصلح الدین
سدا شیو کا نہ لیتا تہا کوئی نام
نہ دیتا تہا کوئی پتروں کو پانی
ہماری بہی کہین بہولی سی ہو یاد
سر کیلاس پر پہونچی بصد جاہ
کیا پہر منتر و کچہا صورت کا جاپ
جو سنی در کار ہو مانگو وہ ہم سے
ہوئی بہگوان سے لی اعتقاد
گنگی جلکی ہم تہے پر کو تاراج

اونہیا نی ملیوان تہے پر نے لانا یاری جیو کا اور دوبارہ پرستش کرنا دیوتون کا اور درشن دینا مہادیو جی کا

ہوا تہے پر و دولت دنیا عطا ہو
اگر تہا ... اور سندہی گن کی ہمراہ
کی ... ہوئی تقدیر یاور
... لا سکی تاب

رہین اکسیر خاک پا عطا ہو
سری گور ہی کہین سی آہی یا گا
مرادین پا لی کہین جپکا مقدر
ہوئی خود مضطرب نا منا سب جا

اودہر یہ گفتگو تہی با دل شاد
اطاعت کا ہر اک نی حق دکہایا
یہ سب سرگرم توصیف و ثنا ہین
ہوا دلمین ہجوم اضطراب کی

اودہر نازل ہوئی اک طرفہ افتاد
ادای ڈنڈوت کو سر جہکا یا
وہ داخل ہوگئین دولت سرا مین
محل مین ہوگئی داخل شتابی

ہوئی سب دیوتا حیران نہایت
تو اہی پیر فلک ہی فتنہ پرداز
گنوں ایسا تھا جو دروازہ پہ پہرا
عرض با صد خرابی انکا یہ ہی ان
کہا یوں جا کر و شیو کی لکہو جتن
جو دیکھا شیو نی ہی عشق نہانی
کہا بس کشور تیر پر کرو زیر
کہا اک رتھ بنا لاؤ پی جنگ
عطا ہو مجکو توفیق پرستش
غلط ہی سیر ہی عقل سست بنیاد
وہ رتھ بنایا قلعہ نور اسکو کہی
سمندر سی بجائی فرش قالین
مجسم بید چاروں رتھ کی گھوڑی
ملا ایک ہر قدم پر گلفشان سی
جناب اندر سی حاضر لیتی فوج
جناب بشن و برہما جی کی لشکر
جو تہا قتل عدو کا عزم بالجزم
ایک کر یار تہی خود سروں کو
زبس تہا کشت و خون کا گرم بازار
جو مارا بان شنکر جی نی ایکبار
چھپا گردوں پہ جی جی کا غل
بہشتی بہر بس از مردن ہوئی و
کہا اب دورہ کلجگ تلک تم

لگی کرنی مقدر سے شکایت
مقام عشق میں ہی رخنہ انداز
بخوف جان مگر کوئی نہ ٹھہرا
حضور بشن میں ائی گریزان
کرو اب تم جتن یہ جی اکہری منتر
دئی درشن براہ مہربانی
کہ دم بہر کی روا ہرگز نہیں دیر

ہوئی سب ارگان جنت ہمارے
کہا یہ کچہی عرض حال چل کی
رکہا جس نی قدم اکی کو بیٹا کہ
یہ کی سب دیوتوں کی ملکی تقدیر
او سیدہ سی کیہش یا دل شاد
یہ کی پہر ہنس کی تقدیر گہر بار
غرض جو بیش ترحم شب کو ایا

ادھیای چوبیسوان راجا ناتر پر کا

مثل سچ ہی کہ خالی جا سی استاد
دو جانب چاند و سورج کی تہی پیہی
شکن مطلق تہی جیں پر جس پیہی
اور سی دیوتا سب ہاتہ جوڑی
سری برہما بجائی کوچوان تہی
عروج سلطنت اقبال کا اوج
صفیں باندہی فریقی سی برابر
تو برپا ہوگیا ہنگامہ رزم
دکہائی تہی نہ ہر زور اور زن کو
زمانہ ہو گیا تہا سست و تار
ہوئی نابود دیوان کو نسارہ
زمیں پر کوچہ و بازار کا غل
جناب شیو کی جا کر گن ہوئی و
رہو مسکن گزیں زیر فلک تم
بنا کر کی سداشیو جی کی بار ہی

وہ رتھ جب بسوکرمان نی بنایا
ستارونکی تہیں کیلیں عجب کی جہت
بنی چار و ساکی چار تکیے
سری گنگا سری جمنا چنور تہیں
چلی اخر سداشیو کی سواری
سری نارد سری سنگا وتہی ساتہ
اور ہر فوج ستمگار بد اہنگ
سدا شیو کی جو ہمراہی کہی تہی گنا
وہ ادہر دونوں لشکر چہوٹی
زمیں سب سرخ تہی خون عدو
ہوئی اکاس ہی بیولونکی بر کہا
فقط زندہ بچی وہاں چند تہا
ہوئی عاشق تیر کی استاد
لیے سب فوج منصور و مظفر
کہ بیٹھا اپنی اپنی گھر سدا رہی

نہ نکلی صورت مطلب برآری
چلی سب دیوتا اندر محل سے
کلیجہ نوک خنجر سے ہوا چاک
کریں ہم اور باقی ہو جو تدبیر
ہوئی گرم پرستش حسب ارشاد
کہ تم ہو کو نسی شی کی طلبگار
او سیدہ بسوکرمان کو بلایا
وسیع و خوشنما خوش وضع خوشرنگ
نہیں ہمسر اتا لیتی پرستش
سداشیو جی کی آگی لی کی آیا
کہتو لا او سہیں نبد اپنا سارتہ
مدور خوشنما گلکار تکیے
مطیع حکم شنبہو سربسر تہیں
صفیں باندہی دو رویہ فوج سہا
لیی اک فوج بی تعداد تہی ساتہ
خبر سنکر ہوئی آمادہ جنگ
قوی ہیکل قوی بازو قوی تن
درخشاں زمیں بجلی کیطرح سیع
کہلا لالہ کا اک تختہ لہو سے
تیغ جسطرح سے ابر تر کا
جو خادم بندگان شب کی تہی خاص
کہا کیا مجکو اب ہوتا ہی ارشاد
ہوئی پہر داخل کیلاس شنکر

شبیہ سواری سری مہادیو جی کی



اوسہای کیپیون جانا برہما کا معہ دیوتون کی بشن جی کی پاس واسطی دریافت حقیقت پوجا کی

سدا شیو مجکو توفیق سخن ہو
کہا ایسی ہو کہ بہ تدبیر کامل
پہ کرکی نقش لوح دل مین اپنی
حضور بشن مین ہم تم چلین سب
سمندر کی کنارے پر گئی جب
تمہین ہو چارہ ساز ہر دو عالم
جناب بشن نی از روی الطاف
مودب دست بستہ سب نی کی عرض
کہا یہ جا سدا شیو جی کی ہی خوب
ہری برہما کو طاعت کا ملا پہل
جہان مین ہی جو قار لنگ پوجا
سبہم ہو افتخار جاہ اوسکو
ہوا آب سبو کہہ بان کو یہ ارشاد
سکل نایاب کی گوہر کی تہی لنگ

زبان خامہ تا شکر سخن ہو
کہ ہو اہل جہان کو مکت حاصل
بلائی دیوتا محفل مین اپنی
بشوق دل کرین اظہار مطلب
صفت کو سب نی کہولی غنچہ لب
تمہین عاجز نواز ہر دو عالم
وتی درشن دکہایا چہرہ صاف
کہ ہی کسکی پرستش واجب الفرض
کہ حاصل جس سی ہو ہر مطلوب
ہوئی کونین کی سردار افضل
ترس ہی افتخار لنگ پوجا
ملی سامان خاطر خواہ اوسکو
نیا دلنگ شنکر یاد دل شاد
مسی اور آہنی تہیر کی تہی لنگ

روایت ہی کہ برہما جی کسی روز
میسر ہو نشاط و شادمانی
کیا وقف اونہین راز نہان سی
یہ ارشاد سعلی سنکی بارے
دعا کی اے سزاوار پرستش
دکہائین آپ روی عالم آرا
اجازت دی پی اظہار مطلب
کہ ہو جس سی حصول کامرانی
جو کی نیکی اوب سی جبہہ سائی
بصدق دل عبادت اوس کی
جو کوئی اعتقاد دلسی پوجی
ہوئی سب محو گفتار کریہ
تہی پہر لنگ نیلم کی گہر سی
غرض ہر ایک کو حسب لیاقت

لسنامہ خاص سی تہی دنق افروز
ملی دنیا مین لطف زندگانی
یہ فرمایا زبان درفشان سی
ہوئی منزل مقصد سدہارے
طراوت بخش گلزار پرستش
کہا ہو حاصل مقصد ہمارا
کیا خوش ہو کی استفسار مطلب
میسر ہو حیات جاودانی
تو پایا درجہ فرمانروائی
کیا فرمانروائی اندر پہ دے
ہمیشہ الفت کامل سی پوجی
کہ شکل لنگ سو دنیا مین کیونکر
ملو صاف کی چاندی کی زرکی
ملی ہر دیوتا کو شبیہ ہر سا بہ ہیئت

دنیون فی ہی کرکی جبہ سائی / برابر دولت عظمی یہ پاسئے

ادہیای چھبیسوان تعریف پوجا اور ترتیب پرستش اور راہ گیان کی

سدا شیو جی ہین ہون شایان رحمت / مسیر ہو مذاق خوان رحمت
سری برہما یہ فرماتی ہین لب سی / کہ بہتر جانیہ انسان ہی سب سی

یہی دی رتبہ و دبجاہ و دیشان / بنا ہی اشرف المخلوقات انسان
ملک سی عقل و دانائی ہین تیز / عبادتین ہین جبین سائی ہین تیز

برہمن سی سو اپکی نسبت ہین / جو ہو مشتاق بید و شاستر ہین
مناسب ہی سدا انکی کرم / لسی کرم پرستش با دل نرم

مثال اپنے مشفاف دل ہو / طریق بندگی ہین مستقل ہو
ہزارون جگ پری کرم کو [illegible] / مقدم جانتی ہین صاحب [illegible]

عبادت کرم سی لیکن سوا ہی / یہی راہ حصول مدعا ہی
مگر طاعت سہی ہی سمرن زیادہ / کہ ہو جس سی در دولت کشادہ

ولیکن دہیان کو سب پر شرف ہی / گہر بہی ہیان ل مثل صدف ہی
مناسب ادمی کو ہی بہرحال / کری ہر دم پرستش فارغ البال

جہان مین وہی عمر ہی ستم ہی / یہی سمجہی غنیمت ہی جو دم ہی
ہمیشہ لنگ پوجا چاہیی ہی / بدل راہ پرستش کو کہی طی

سری گوری کو نندی گن کو پوجی / قریب خورمہ روشن کو پوجی

ادہیای ستائیسوان بیان ترکیب پوجا اور کرم اچار وغیرہ کا

سدا شیو جی ادہر ہی دادرس ہو / پی مظلوم فریادرس ہو
سری برہمانی از راہ عنایت / رکہو انکو سطر جسکی ہدایت

مناسب ہی پی مر دونکو ذات / ادہی جب دو گہری باقی رہی رات
کری دیسی سری بہگوان کو یاد / کہ جنسی گلشن ہستی ہی آباد

تصور ہین گرو کا کرکی درشن / لی ماتہی پہ خاک پای روشن
نہو جبتک گریبان سحر چاک / نہائی دانتونسی منہ کری پاک

فراغت کرکی اپنی کرم سی پہر / کری اشنان آپ گرم سی پہر
نہائی ہین مگر اتنا رہی یاد / شمال او جانب مشرق ہو ستادہ

بچہائی آسنی بیٹہی زمین پہ / لگائی کہو بکا قشقہ جبین پر
نہ یادی کہو صندل کا تلک وہی / نہو صندل فقط جل کا تلک دی

کری بعد اسکی سندہیا یا دل شاد / یہی ہی مالک ہستی کا ارشاد
کری پہر آچمن شبکا دہر دہیان / پرستش کا کری تیار سامان

کری گو روپو یاد اپنی یکبارہ / جہکائی سر بجا لائی نمسکار
کری سنکلپ سارا مطلب دل / بجمیع دل ہو پہر پوجا مین شاغل

سری گنپت سری گوری کو پوجی / اکن مکہ پتر کو نندی کو پوجی
بصد ذوق دل کری پہر کری پوجا / بشیشر ناتہہ شیو شنکر کی پوجا

جپی پہیرہ گہری منتر اپنی ولسین / رکہی ذوق پرستش اپنی گل مین
اوسی صورت پہ دی پہر جلکی دہارا / کہ جس سی حاصل مطلب ہو سارا

ادہیای اٹہائیسوان بیان ترکیب پرستش سری مہادیوجی کی

سدا شیو ہی نشان شان رحمت / ہمین بخشین گل بستان رحمت
جناب سوت ہین یہین گرم تقریر / شنین سامعین پوجن کی تدبیر

فراغت جبکیا اوہن سی یا دین / تو پہر بار ہتہ کو جہوکی پہ بٹہا دینا
طریق بندگی سی منہ موڑین / پی غسل اوسیہ بہارت چہوڑین

بہا دیوی شہد سی لیکن ازہ گہر کا / دہی کا دودہ کا گہی کا شکر کا
فقط پانی سی کردی آچمن پہر / گہسی صندل کری تب ان پہر

سبر پارتہ پہ چل دوار کری خوب ۔ پرہی اشلوک جو شب کو ہین عجب
سفید اک پارچہ پہر لیکی شفاف ۔ غبار و گرد سے پارتہ کری صاف
کری ہر شب کی پوجا صدق لیسے ۔ جو ون سی ہاتھ سی گندم سی گل سے
بذوق دل گل خوشبو چڑہائی ۔ گل سوسن گل خوشبو چڑہائے
جو ہو فارغ طفیل ہکگو تی سے ۔ ارگ سی و دہوپ دیپ ارتی سی
پڑہی اشلوک کچہ استت سنائی ۔ لگائی بہوگ گلمندری بجائے
کیا مرشد سی ہی جس منتر کو یاد ۔ کری اوسکو بہی سمرن با دل شاد
گل تر اور چل پارتہ پہ چہوڑی ۔ لبسر جن کر کی پوجا ہاتہ جوڑی

اوبہای انتیسوان بیان مین تعدد پارتہہ اور کذا انہی پہول واسطی ہر مطلب کی

سدا شیو مجکو توفیق بیان ہو ۔ سمند خامہ مشکین روان ہو
رکہیشر کہتی ہین یا خوش بیانی ۔ کہ ای دانای اسرار نہانی
پی ہر مطلب و لہای ناشاد ۔ بیان کر دیجیی پارتہ کی تعداد
ہوئی تب سوت جی گرم سخن یون ۔ کہا ست تازہ احوال کہن یون
کرو انسان اگر پارتہ بنائی ۔ سریر سلطنت دنیا مین پائی
بنائی لاکہ پارتہ ہو کی دلشاد ۔ تو قید سخت سی ہو جای آزاد
بنائی نصف گر لنگ گرامی ۔ شفا حاصل ہو پائی نیکنامی
چہارم ہی مقرر بہر شادی ۔ بشر کی دور ہو سب نامرادی
فقط اک حصہ ہشتم اگر ہو ۔ فن و علم و ہنر سے بہرہ ور ہو
بنائی دس ہزار انسان بشتابی ۔ تو حاسد پر گری برق خرابی
نہین دس ہزار اگر با انکساری ۔ تو پائی فیل و تازی کی سواری
کرو رنج سی ہو پاپہ نکت ۔ بعلم عقبی مین ہو سرمایہ نکت
جپی گر منتر مرتونجی لک پنج ۔ امین سمہو کی دشمن بغم و رنج
اگر اک لاکہ با صدق و صفا ہو ۔ تو پاوے اسکے جنم کا ماجرا ہو
پہی زیبول پارتہ پر چڑہائی ۔ گل صدبرگ و نیلوفر چڑہاوی
گیاہ سبز و تر سی مغفرت ہو ۔ بخیر انجام ہو ور عاقبت ہو
چڑہائی گر دہتورہ ہو کی خوش ۔ سدا شیو جی عطا فرماوین فرزند
برائی نکت تلسی دل چڑہائی ۔ ہر اک خوشبو کا پہول اور کلی چڑہائی
ہی مخل کیتکی چمپا برابر ۔ یہی دونون ہین نامقبول شنکر
رکہیشر پہر براہ خاکساری ۔ ہوئی سرگرم نطق انکساری
کہ ای دانای اسرار جزو و کل ۔ کہو تعداد و وزن غلہ و گل
جناب سوت جی نی ہو کی دلشاد ۔ بتائی سب مفصل وزن و تعداد

اوبہای تیسوان نامقبول ہونا کیتکی کا پہ سبب و عاصی ہونی چانکی جی کی

سدا شیو جی اور بہی جستجو ملا اس ۔ ملی مجکو یہ سچ سنند و تہا صس
رکہیشر تو جیتی ہین سوت جی ۔ ہوا کیا جرم چمپا کیتکی سے
کہا یہ ماجرا قصہ طلب ہے ۔ سنو گر ذوق تفتیش سبب ہے
سری سیتا سری لچہمن سری رام ۔ ہوئی جب جانب صحرا سبکگام
عدم کی راجہ دسرتہ لی لی راہ ۔ ہوئی اقلیم جنت کی شہنشاہ
برائی پندوان اکر زیاری ۔ گئی دریای پہالگو کی کناری
سری لچہمن سی فرمایا کہ جاو ۔ شتابی پنڈ کا سامان لاو
ہوئی وہ جستجو و سری کام رسا ۔ مگر لالی ہین گذرا اونکو عرصا
نہ تہی ہر گز انہین تا سب تہسور ۔ چلی خود بہر سامان ضرورے
اوہیر یہ سانحہ گذرا قضا کار ۔ ہوا اک ہاتہ پہالگو سی نمودار
ندا آئی سری جہرتہ نیب چہیا ۔ مقام خاص مین سکن کرین پیا
کہ دو تم پنڈ دیکہ کو دل سیر ۔ کہ سامان ضرورت مین ہوئی دیر
مہارانی لی بالو کا دیا پنڈ ۔ خوشی سی راجہ جسرتہ نی لیا پنڈ
کیا شاہد انکو کیتکی کو ۔ گئو و تاکو اور پہالگو ندی کو
مہاراج اور سیا جی آئی جو پہر کر ۔ لیتی سامان تمہرا اور برادر
کہا سارا مہارانی نی احوال ۔ سنایا سب انہین گذرا جو حال

ترا قدسی لبان ہو حوصلہ پست / اودہر مین سب گن بالا زبردست
اسیمین خیری ایدل شکستہ / کرچلی شمبھو کی اکی دست بستہ
گذارش کی اودہی منظور شہر ہی / لکھیرون مین نقش کا لکیر ہے
پشاچ اور بہوت سب جن و شبر جانی / دیت اور دیوتا باندہین کمر جانین
غرض سب اپنی اپنی لیکی لشکر / چلی فوراً بہ شکل باد صرصر
سری گنپت نی دی واد ہمت / کرتی بیشک وہ استاد شجاعت

کمان تھا اور کمان و فوج سفاک / چہ نسبت خاک را با عالم پاک
نصیحت پر نہ گنپت نی کیا غور / سری برہما پہ سری شنکر کی فی الفور
یہ سنکر عین غصہ مین غضب سے / اشیو جی نی فرمایا یہ سب سے
چلین مثل بلائی ناگہانے / گرین مانند قہر آسمانی
ہین ویسی وچپ اس نے زبر زیر / لبان افت تازہ لیا گھیر
چلی فوج جری مین لی تماشا / گرایا سر سے سر لاشی پہ لاشا

لڑنا سری مہادیوجی کا گنیش جی سی



ملایا خاک مین لاکہون کو مل کر / کیا سر سہ ہزارون کو کچل کر
پلٹیانی ہوئی دریای خون کی / کرکشتی غرق ہو گردون فی دنیا کی
کہین توڑا کسی رتھ پاکی سر کو / کسیکی گردن و پشت و کمر کو
کسیکا سر کچل ڈالا قدم سی / ہتا کیطرح مل ڈالا قدم سی
جگر پر زخم تھی سینو مین تہی داغ / نظر آتی تہی اک کیفیت باغ
دہن میں کہلی اک آفت کی نشانی / بلا کی یا قیامت کی نشانی

لپک کر رتھ سوارونکو مارتی تہی / بصد جوش غضب للکارتی تہی
پڑی فوج گریزان مین یہ ہل چل / ہوا سی جسطرح پہٹتا ہی بادل
کسیکے ہاتہ باندہی سر کو توڑا / کسیکی گرز کو خنجر کو توڑا
کسیکا سینہ پر کینہ توڑا / کسیکا خود چار آئینہ توڑا
سنا اور نی جب احوال بیکار / تو کہین ہاسی وو شکلین ہتوار
ہزارون اٹھہ تہی شکست و مرگ / سلاح جنگ ہاتھو مین ستم کی

اوسیر ناکتخدا دختر جوان ہے
او وہ شوہر ضعیف و ناتوان ہے

نہیں ہے دسترس شادی کی و نیت
کسی جا خانہ آبادی کرون مین

مگر حاکم نہایت ہی نکو ذات
دیا کرتا ہی اکثر مجھکو خیرات

زر و لعل و زمرد گوہر و سیم
یہ ظالم نصف کر لیتا ہی تقسیم

دیا گو دان آج اوسنی قضا کار
یہ ہی تقسیم کر لینی کو طیار

نہیں ہی مجکو اس حصی مین یارا
کرون یہ فعل بد کیونکر گوارا

سری نارد نی سنکر قصہ جور
گزارش کی سدا شیو جی سی فی الفور

اسی گیرو توانائی یہ صولت
فقط ہی خود بدولت کی بدولت

حد ہی صاحب تقصیر ہی یہ
ہوا مین واجب التعزیر ہی یہ

کہا مجبور ہون پابند عادت
کس و ناکس کو دیتا ہون سعادت

گل چنیا چڑہاتا ہی جو کوئی
مین غور کرتا ہون اوسکی حکم جوئی

یہ چنیا کی چڑہاتا ہی سدا پہول
لہذا ہی عنایت اوسپہ مبذول

لیا ان مردون نی کی پرسش عیب
ملیگا درجہ مکت اوسکو لا ریب

ولیکن کچھ لی عبرت سزا ہو
کہ تا سرزد نہ اورن سی خطا ہو

دعا ماردنی دی باصد کدورت
کہو یہ بیچارہے بس کیصورت

جو مارین دست اقدس سی سرام
کری یہ گلشن جنت مین آرام

کہا چنیا سی تو ہی سخت سفر در
سدا شیو کی حضوری سی ہی ڈر

کبہی شمبھو کو پوجی گل نہ بہالی
گل و برگ و ثمر بالکل نہالی

ادہیای تیسون بیان پیدایش گنیش جی کا اور لڑنا مہادیو جی کی گنو سے

سدا شیو جی عطا ہو نیکنامی
بہم ہو دولت یاد گرامی

سری گنپت کی پیدایش کا احوال
سنین سب سامعین نیک اعمال

سری گوری مہارانی کسی روز
سر کیلاس پر تہین دلق افروز

کہڑی تہین ہمدمین سب دست بستہ
خواصین تہین مودب دست بستہ

بصد افسوس یہ ان بولین بہوانی
یہ ہیچ و پیچ دہن کی درفشانی

سدا شیو کی نہایت گن ہین گستاخ
جری ہین شوخ ہین برفن ہین گستاخ

مگر وہ خود پسندی ہی جو سر مین
چلی آتی ہی بیباکانہ گہر مین

ہمارا کچھ نہین پاس ادب ہی
مقام حیف جائی پر غضب ہی

سنا جب یہ کلام خشم آگین
خواصون نی بقول مصلح الدین

اگر شہ روز را گوید شب است این
ببایدگفتن اینک ماہ و پروین

براہ بندگی و خیر خواہی
کیا حفظ سخن دیگر گواہی

وہ بولین ہم نشینان نکو ذات
ہماری رای ناقص مین ہی یہ بات

مقرر الکا دربان ہی کوئی
تعین تابع فرمان ہی کوئی

بغور آئینہ دل مین کیا غور
نہ دیکھی اس سی بہتر مصلحت اور

غبار آئینہ دل پر جو چہایا
بدن کی میل کا پتلہ بنایا

مہربانی نی بصد مہربانی
عطا کی روح بخشی زندگانی

شجاعت شکل تہ والی سی پیدا
سعادت شان لوح پیشانی سی پیدا

بحشم و سر بجا لائی نمسکار
سری گنپت ہولی پہر گرم گفتار

گرامی مادری ارشاد کیا ہے
جہا مین باعث ایجاد کیا ہی

ہوا مادر کی دلکو جوش الفت
شتابی کہولدی آغوش الفت

بصد اشفاق پہلو مین بٹہایا
بغلمین لیکی چہاتی سی لگایا

سمجھکر جان و دل سی نور دیدہ
سری گنپت رکہا اسم حمیدہ

کہا تم لخت دل نور نظر ہو
ہماری جان ہو جی سو جگر ہو

مسلح دربہ جا بیٹہو شتابی
نہو باد صبا کو باریابی

پرندہ بہی نہ پر مارے خبردار
نہ آئی لاکہہ سر مارے خبردار

پہرا کر زبان سی بی تامل
گئین اشنان کو با صد تجمل

پی تعمیل ارشاد ہوا نی
گئی در پردہ بہر پاسبانی

ہجوم حسن و خوبی ساتہہ مین تہا
سجا لی گہر زموسل بار مین تہا

بصد حشمت بصد شوکت بصد جاہ
سدا شیو جی اودہر سی آئی ناگاہ

جلو مین کفش برداران نامی
ادب سی آگی آگی اہتمامی

محل مین جبکہ جانیکا کیا عزم
سری گنپت ہوئی آمادہ رزم

کہا تم کون ہو آئی کدہر سی
تمہین کیا واسطہ غیرون کی گہر سی

سدا شیو نے کہا سنکر یہ ہین ہین
کہاں ہین مجھ سے بلی باپ سا نی
کہا اندر سے جو رکھی کا قدم کو
یہ ہی بیفایدہ تقریر تیری
گنون نے جا کی شنکر سی کہا حال
کہا شبھو نے ہم جا کر ہٹا دو
عبث ہے ادعا کی کینہ جو سے
جوانان جڑہی سی جنگ جو ہی
نہ دیکھا جب جوانون نے گذارا
سدا شیو جی نے فرمایا یہ سب سے
کہا ہنس ہنس کی ای نادان بطاق
کہا مجکو کسیکا غم نہین ہے
کرونگا عالم طفلی مین وہ جنگ
کہا اب جنگ ہی ہکو ہی منظور
جہان مین یہ ہمارا نام ہوگا

سپر مارا ہی بحر و بر مین ہین
بچانی دونگا بی حکم ہوا نی
روان ہوگا وہ اقلیم عدم کو
قضا شاید ہی دامنگیر تیری
نصیحت کچہ نہین کرتا وہ اقبال
جو گستاخی کری فورا سزا دو
مگر بیفایدہ بیہودہ گو سے
ابھی نادان ہی چلین انکی بوجہ سے
گریزان مین شبہہ کچہی دلبرا
کرو قتل اوسکو تم جا کر غضب سے
نہ لی گردن پہ اپنا خون ناحق
مرا کچہ زور بازو کم نہین ہے
کہ یہ چرخ بھی ہو جائیگا دنگ
طریق اشتی ہمت سی ہی دور
یہ قصہ سب مین مشہور ہوگا

ہمارا سبہو بہولاناتہہ ہی نام
مگر جب کیا شب نی ارادہ
گنون نی انکی سمجہایا دوبارا
سری گنپت مگر کب مانتی ہی
کہ وہ نوجوان شکل اجل مین
گنون نی انکی سمجہایا مکرر
ابھی ہی خیریان سی وہ ہو جا
سری گنپت کا تہا اقبال یاور
کہا وہ ہی جوان امادہ جنگ
مسلح ہو کی باہم پہر پیکار
حماقت کی پشیمانی کی دن ہین
مگر تم زندگانی سی ہو لی سیر
پشیمان العرض نی وہ پہر کر
صدائی صلح سی خفت کہی کو
کرینگی طرز جنگ ایجاد ہم ہی

ہماری قدر تین ہین تہہ و تمام
ہوئی وہ شکل محشر ایستادہ
کہ ہی تو کون ای طفل خود آرا
گنونکو شکل پہچانتی ہے
جبین پر چین ہی ابرو مین اچہی
کہ تو ہی کس لئی خامی ہی باہم
بہنگ بوئی گل کا نور ہو جا
ہوئی جوش غضب سی حملہ آور
کہا ہی شوقسی دلدادہ جنگ
لئے گرز گران پہونچی وہ جبار
ابھی کم سن ہی نادانی کی دن ہین
قضا لائی تمہین شاید یہان کہیر
کہا سب ماجرا قصہ مونہ گوکر
کہ شب مین طالع فرمان گوریجا
کرینگی ہر جہم بادا باد ہم سب

اودہیا سے تہیتسون بار اجانا گنیش جی کا مہادیو جی کی ہاتہہ سے لڑائیمین

سداشیو جی عطا ہو خوان جرت
ہوئی جی کہو لکر سرگرم پیکار
لیئے موسل بہاری تیغ بران
جوانان سبہی آخر کو بہاگے
سری پرشن ادہر سری بڑہا لیی فوج
دیوتون کی سبھی لشکر خیل در خیل
مقام الامان جائی خطر ہے
نہین موقف وہ حکم کی خلل سے
یہ قدرت ہی پرتوی کی تہی نہو جائی
او دیکہتا ہی سدا شیو کی گنون سی

کہ ہو مین مستحق نان جرت
سکیئے حملے پہ حملے وار پروا
بلی دل مین مثال شیر غران
گئی نالان سدا شیو جی کی آگی
چلی جو ہشان خرشان صورت موج
بیشتاچ اور بہوت پہونچی صورت سیل
حذر ہی الحذر ہی الحذر ہی
سن طفلی مین لڑتا ہی اجل ہی
کہین بیوقت مین پرلی نہو جائی
سمجہی نسبت سی کیا روزن نشیبی

وہ گن سب متفق ہو کر پہرائی
جہاں کر تہین تیور بدل کر
جہکی جوش غضب سی سطر علو
ادہر سے لوک مین جا کر شتابی
جناب اندر ہی لشکر لیی ساتہ
ہوا پہر یون سری برہما کو ارشاد
گنون کو میری چالاکی سی مارا
اسمین خیریت ہی رفع شر ہو
گئی اخر سری برہما شتابی
وہین کو گران تو صورت کا ہی

انند کر ابر کی صورت گرانی
ہوئی گنپت بھی آمادہ جہل کر
کیا صاف ایکدم مین صف کو منظر
کہا نارد نی حال مضطرابی
ہوئی پاپوس شنکر باندہکر ہاتہ
پڑہی کس طرح کی مشکل یہ قتال
بڑی شوخی سی بیباکی سی مارا
کہ دامان مین خون سی نہ ترہم
کہا کیون سر پہ لاتا ہی خرابی
وہ شیر بیشہ مین تہہ شکل روباہ

لشنا و شو دولت کی جو جاہی
گواہون کی نذری سطلق گواہی

سری سیتا کی سکو بد دعا دی
گواہونکو اوسی ساعت سزا دی

لالا پہل سال کیتکی کو
سہین بہاتا شیشر ناتہ جی کو

براہ غرور تقدیر و سعادت
سری سورج کی فوراً دی ابت

گو وہ کا منہ ہوا کلجک مین ناپاک
لگا پہلکو وہین سنچ خاک

اوسی دن سی بہاتا نہین یہ ہوا رسم
اگن مین جو پڑا فوراً ہوا بھسم

ہاتہ جسرتہ جنکا پہلگو ودیاسی نمودار ہونا اور جانکی جی کا پنڈ دینا



اودہیاجی میسون نامقبول ہونا گل چنپا کا سری نارد کی بد دعا سی

سدا شیو جو جی ذوق عبادت
مری گرد فین ہو طوق عبادت

وہان جاتی تہی خلقت سر کی بل سی
مرادین ملتی ہین درشن کی پہل سی

بڑی پر شکل چنپا پر سر راہ
کہین ٹہہری وہ دم لینی کو ناگاہ

سری نارد کی فرمایا زبان سی
کہ تو امی برہمن آیا کہان سی

سری نارد بتیشکی کلمہ زور
گئی مندر کی اندر شاد و مسرور

ملا رستی مین پہر وہ مرد مجہول
جو آتا تہا چلا توڑی ہوئی پہول

سہانی سی کہا پہر کر دم سرد
ملاسن تو تمین جاتا ہون پہر ورد

تو عرض جا کر بصد شیرین زبانی
ہوئی مستفسر راز نہانی

ہوا نارد کو جو سن اضطرابی
گئی پہر جانب مندر شتابی

سری نارد ہوئی افسردہ خاطر
برنگ گل ہوئی پژمردہ خاطر

کہا اے برہمن باطل ستم سے
ستم سی ناگہین خلقت کا دم ہی

کہاں ہو سچ سچ جی کی انجمن مین
کہ سورت ہی کوئی شب کی دکہن مین

سری نارد کہ بخشش نزرانہ
ہوئی آکر پوجا و درشن روانہ

برہمن اک بشکل منتشر تہا
برنگ سایہ پر شکل تہہ دستا

کہا تا شام پہرتا ہون سحر سی
گرانی سی لئے آتا ہون گہر سی

اوسی جی جہہ سالی کرکی بار
مقام خاص کہ نارد سدہاری

سری نارد ہوئی پہر گرم گفتار
کدہر جاتا ہی تو ای مرد ہشیار

سری نارد گئی فوراً سنجہ آپ
طبیعت مین تردد سین گدا

کہا چنپا کی سردار زمن سے
کہ مین وقت ہین اوس انجمن

برہمن پیش اسورت بید انا
لئے ذوق بہت گلشن کا

زن فوجم برہمن اک تہنا کار
فغان کرتی ہوئی آئی دلگار

فن جادو مین آیا ملا صد بہر
لہذا معتقد ہی عالم شہر

غرض وہ پھر امداد دلاور
ادہر پیسہ برابر کاٹتی تہی
غرض سب لشکر جرار بہاگے
گئی رتھین سری بہگوان کی ٹوٹ کر
پریشان ہوکی بہاگی فوج یکسر تخت
وہ دن تہا یا قیامت تہا بلا
نہ جنگ ایسی ہوئی گردش فلک کی
جو دیکہا یہ سدا شیو جی نے سامان
سدا شیو جی کو دیکہا جبکہ بیدل
ادہر ہوسل گرا انکار مین پہ

چلین جو شان جرو شان کہ گل اژدر
ادہر وہ تشنہ لب خون چاہتی تہی
جوان و افسر و سردار بہاگے
ہوئین تیکہتین وہ انتر دہیان الغو
پڑی اک بیشن جی پر ضرب سخت
زمین و آسمان مین لرزا تہا
نہ دیکہے دیدہ جن و ملک نے
لیا دست مبارک مین دہنک بان
ہوئی سہو بشن جی اکبر تقابل
مچا اک شور و غل عرش برین پر
سری نارد نی دیکہا جبکہ یہ طور

عجب اک تہلکہ تہکتون نی ڈالا
سرِ ڈنکا ہوگیا عالم پہ ان مین
طبیعت مین تردد پایا چلین
سری گنپت فی حملہ کرکی یکبار
ہوئی حیدم وہ جگ شنکر طول
چڑہا لرزہ سا اک جسم جہان پہ
پڑی ضرب گران تہمبو کی تن پہ
سری گنپت کی اک ہوسل جو مارا
ہوئی آخر بشن کا مل دوبارہ
سدا شیو لپک کرکی تحاشا
کیا واقف سری گورجا کو فی الفور

کہ رن مین مچ گئی آفت دوبالا
ادہر کاٹا ادہر جہونکا ہے دہرتن مین
نہایت خفت ہوا اس و چلین
کہیں ڈالی ہزاروں مرد جرار
سدا شیو جی اٹہی خود لیکی ترسول
یہی جاری تہا خلقت کی زبان پر
زمین پر گر پڑا تر سول انور
دہنک بہی گر پڑا ہوکر دو پلڑا
ہوا وہ چکر اقدس پارہ پارہ
وہین تن سی سر گنپت تراشا

ادہیای چوبیسوان زندہ ہونا سری گنیش جی کا مہادیو جیکی حکم سی

براہی حفظ ادب گرانی
لبان ابر نیسان ہوکی نم گہر
خرامش کی خرامش ہوش نہ تہی گم
ہر اک فتنہ تہی آفت تہی ستم تہی
چلین تہکتین غرض چہار و طرف کو
جسے پایا اوسی مارا وہین پر
ہوئی حیدم یہ شکل یاس پیدا
کہان یہ حوصلہ لیکن کسیکو
جہکایا عاجزی سی سر کو یکبار
قیامت ہو چکی بس خاتمہ ہو
کہا زندہ ہو پیر اسکو نہ جگر ہو
یہ تہکتین ورنہ کہو دینگے جہاں کو
ہوا پہر اسطرح ارشاد شنکر
پہر ہی سب لیتا پہر لاشہ فسوں

ملی تم ہو مجہے طوق غلامی
وفور غم سے پیراہن کیا چاک
مچا کہرام برپا تہا تلاطم
درختشان ہاتہ مین تیغ دودم تہی
چلا پہر ہو تجہین ہٹا یا صدقہ کی جہان کو
پڑا لرزہ تن کانٍ زمین پر
سدا شیو کو ہوئی وسواس پیدا
جو سمجہائی جناب تہکتوں کو
قدم پر ہو کہ سجا لائے نمشکار
انگرہ ہوا انگرہ پہر جیسے کہ پہر
ہر نقش اوسکی سب سے پیشتر تہی
پلٹ دینگی زمین و آسمان کو
تلاش سر کرو میدان مین جاکر
ہوئی اگر سدا شیو کی مدد سی

سنا جب اسطرح کا حال پر درد
جگر مین سوز غم دل مین پہر اندوہ
وفور درد و غم سے آخر کار
یہ فرمایا مہارانی نے یکبار
لگین کہانی وہ انسان جی کو
یہ عالم دیکہکر گہبرا رہا تہا
کہا کچہ ایسی تدبیر نکو ہو
غرض سب دیوتا دل کی ہمراہ
بلا پہونچی یہ خاک آستان کو
زبان سی ہے یہی جشم نکلے
رکہو نکا دیوتا نکا ہو وہ سردار
پہر ہی سب دیوتا یا دیدہ زار
ہر اک نے لاکہ سر ٹپکا پٹایا
کہا او نہی جو وقت پہر آسکا

سری گوری کی کہینچا اک دم سرد
مقام جنگ اک ہاتہ سر اٹہا
ہزاروں انہی تہکتین گہن ہو دار
کہ تم کرو دوا ایسی پر لے ہو دار
ملا کہ کو دل گئی تہی گہبرہی کو
فلک سر وہ رہی ہو کہ کہاں تہا
کہ جس سی غصہ گوری جی فرو ہو
سری نارد گئی با نالہ و آہ
ادب سی یوان کیا کہ یا پہلی گم
سر کہو جسم ہو تن سر ہو جسم
تو ہو جیسے شکل جیسے دی تہی
حقیقت کی سدا شیو جی نے آگاہ
سر گنپت نہ پہر گرد یا سہ آیا
تکو یہ عشر طلب سے مل گیا آسی

اوسی کی سر کوں آتو شتابی　　سنی خلقت کی دل کی اضطرابی
سدا شیوجی نی سرتن سی ملاکر　　اوسی دم ڈال دی روح مکرر
محل مین اونکو لیکی ساتہ پوہنچے　　برہم و بشن و بھولا ناتہ پوہنچے
کیمی ہوتی سبہا و رحشم تر سے　　ہوئین خوشنود دیدار پسر سے

غرض سب دیوتا پوہنچے اودہر کو　　وہ لائی فیل کی فرزند کو گہر کو
ہوئی سب نغمہ خوان مانند بلبل　　مچا ہر سو مبارکباد کا غل
لپٹ کر فرزند سون پرہیکایا　　مہارانی نی جہاتی سے لگایا
غبار دل مٹا غصہ ہوا کم　　خوشی سی کہینچ لین تشکین [illegible]

اوتہیای چتیسوان جانا سوام کارتک یعنی اگن تیر کا پرکرمان کی سطی اور بیاہ ہونا گنیش جی کا

سدا شیوجی بفیض [illegible] عالی　　سخن ہو غیرت افزائے لآلی
اگن تیر اور سری گنپت ہین جو بار　　دلیر و زیرک و ذی فہم و ہشیار
شباب آیا ہوا اک عالم نور　　ہوی شادی کی قابل چشم بد دور
غرض دونوں کو شیو نے بلایا　　بصد الفت کلیجے سے لگایا
[illegible] آئینہ دل پر نہ لاؤ　　بہم پرتہوی کی پرکرما کو جاؤ
اگن مکہہ تیر کچہ سوچی نہ انجام　　گئی فورا پی تعمیل احکام
ہدایت کی جو عقل راہبر نے　　لگی دونوں پرکرما وہ کرنے
کہا ایفای وعدہ کیجیے آپ　　جو ہی اقرار بخشش کیجیے آپ
کہ سب تیرتہ بیان ہین وستہ [illegible]

سری گوری سی شنکر سی کہی رو　　ہوئی یون گفتگو جی فرحت افزو
برابر دونوں منظور نظر ہین　　یہہ یہ دل ہین تو وہ لخت جگر ہین
ادا کر دیجیے فرض پسر کو　　کرو تعمیل حکم شاستر کو
کہا نور نظر پیاری تمہین ہو　　ہماری آنکہہ کی تاری تمہین ہو
قدمبوس آگئی جو اول پسر ہو　　اوسیکی رسم شادی پیشتر ہو
پڑہی استت سری گنپت نی [illegible]　　جہکایا سر بجا لائی نمشکار
پرستش وہ ہوئے پیار سے کر کر　　گری قدمون پہ مادر کی پدر کے
پدر مادر کی پرکرما ہی اول　　[illegible] دورہ پرتہوی کا ہی یہ
زمین و آسمان ہین [illegible]

اٹہیاسی چہتیسوان شادی ہونا سری گنیش جی کا اور خفا ہو جانا سوام کارتک کا ناردجی کی ترغیب سے

[illegible] یہاسے مدح خوانی　　زبان خامہ کو رطب اللسانی
کہا شاستر جگر [illegible] تم　　جوان بخت و سعادتمند ہو تم
سری گنپت کو اوسکی ساتہ بیاہا　　خوشی سی عہد مستحکم نبہایا
اگن مکہہ تیر کا اب حال سنیے　　بگوش دل نیا احوال سنیے
غرض پوہنچی وہ جب دم [illegible]　　سری ناردجی ورشن گئی پاس
کہتین کس عقل و دانائی سی اب لا　　دیا حکم سفر گہر سی نکالا
برابر چلتے دونوں برالطاف　　زمانی مین نہین ہی طرز انصاف
ہوئی ہرگز نہ رونق بخش [illegible]　　پہری رستی سی با صد حسرت و یاس
سنا جب اسطرح احوال فرزند　　چلی مادر پدر و [illegible] فرزند
نصیحت سی ہوئی چین [illegible]　　ہوئی اک کوہ پر مسکن گزین وہ

سنا جب یہ کلام نیک بنیاد　　سری گوری سدا شیوجی ہوئی شاد
جو تہین دو نازنین سرمایہ ناز　　با اسم پاک [illegible] مشہور
ہوئی دونوں سے پیدا دو جگر بند　　دلیر و صاحب جرأت خردمند
پس از تعمیل ارشاد سدا شیو　　طبیعت کو ہوئی یاد سدا شیو
کہا تم اور گنپت ہو برادر　　ہنر مین علم و دانش مین برابر
خوشی سی کی سری گنپت کی [illegible]　　اوتہین دی عیش [illegible] نامرادی
یہ سنکر زلف سان برہم ہوئی وہ　　خوشی مین ہمکنار غم ہوئی وہ
سری نارد نی یون ترغیب دیدی　　ادہر آکر سدا شیو کو خبر دی
بہت نرمی سی سمجہایا بجہایا　　لگی جوش محبت سے لگایا
سدا شیو کو کہان تہی تاب فرقت　　لگی رہنی وہین پر خود بدولت

وہ بیچے گل سدا بیہم رہیگا	پدر سے ہمکو غم ہر دم رہیگا	طبیعی با حسرت و افسوس آگی	رہی خودوہٹ کی بارہ کوس آگے

ادہیای ستائیسوان بیان جہاتم رودراکچہ کا زبانی سوت پرانک کی

سری شہ بفیض ذکر والا	زمین شعر ہو گردون سی بالا	جناب سوت جی گرم بیان ہین	زبان صاف ہے گوہر فشان ہین
نہین جب آدمی کو قدر پایا	زبانی مین ہی جنم اوسکا اکارتھ	نہین جیو طاعت ہر بہبود	ہرا بہی جہان مین بود و نابود
تبسم ہیچ ہے لطف جہان ہیچ	تکلم رائگان نطق زبان ہیچ	ملیگا پھل گلستان جہان سے	ہوا ایگا نام شیو شنکر زبان سے
بروز عاقبت کچھ غم نہوگا	منر فا مین دیوتا سے کم نہوگا	جو سنے دانہ رودراج کوئی	وسی دریافت ہو طرز نکوئی
بھبھوت آئینہ رخ پر لگائی	غبار غم کبھی دل پر نہ آئی	جہان مین نام شب بہاگیرتھی ہی	اگر رودراج نرمل سرستی ہی
سری حمد بھبھوت انسانکو ہے	فروغ اس سی سدا ایمان کو ہے	کری دہارن جو ان تینونکا اشنان	ادوسی ہر دم ہی تربینی کا اشنان
رکھیشر کہ رہے ہین ای مہاراج	تحصین ہو کشور ایش کی تاج	سحیان افسانہ رودراج کبھی	بیان دانہ رودراج کبھی
کہا حاصل ہوگیا راہ سون انکی	بیسر ہون خوشی کی کارخانی	بہ تفصیل اسطرح زیبا ہے	تن سب ان کو شکل ہیر ہین ہون
سرو زنار ہو ساحد حتہ و سر مین	گلو مین بازو و گوش و کلہ مین	ثنا ان صورت بہبود ہی جا	طلب جو شی کی کری سو جو ہو جا
اگر رودراج بالا سی کری جا	حصول حشرت ہو دور بلا ہی	حصول مال کو مالا ہی زر ہو	برای عیش مالا ہی گہر ہو
	بلی اولاد ہو مالا سے بلور	رہے جب سے سدا رنج والم دور	

ادہیای اٹھائیسوان بیان تفصیل لنک جہاپوجی کا

سنا شیو سے پرتشان سخن ہم	زبان خامہ شایان سخن ہو	رکھیشر کہتے ہین ای حشمۂ جود	کہ کہتے لنگ ہین عالم مین موجود
کہا تھا اوسی خارج بیان سے	بہ دل اندازہ وہم گمان سے	ہر ایک بارہ جو گشت از ایام ہین ہے	سدا حاجت روا ای عام مین ہے
کسیجا اک برہمن تہا شروا منہ	ملال دیدہ و دل دو تہی فرزند	کیا اونکو سپرد اہل جنانہ	ہوا خود جانب کاشی روانہ
پس از جینی کیا جام اجل نوش	ہوا وہ بار ہستی سی سبکدوش	زن و فرزند دولی صورت ابر	ہوئی تقدیر پر راضی کیا صبر
زن بیوہ نی فرزندونکو بلایا	بدل سررشتۂ الفت بنایا	نہ پایا تھا جو کچھ سرمایۂ زر	کیا تقسیم دونون کو برابر
جو پیغام اجل اوسکو بھی آیا	دم مرگ اپنی بیٹونکو بلایا	کہا کاشی کو لیجانا مری پھول	وصیت کو سنجانا جسمین ہی پھول
سو ماد اوسکا تھا فرزند نکو تکلیف	سجالیا وصیت جب ارشاد	لیے ان استخوان ساتھی صورت پھول	چلا جاتا تھا خوش منزل بمنزل
مکان مین اک برہمن کے کہین وہ	ہوا اک رات کو مسکن گزین وہ	گئو وہ کا جسا برہمن نے دو ہاشیر	نہ سلطان اوسکے بچے کو دیا شیر
برای شیر جب بچہ پکارا	لگا اوسنی جلا سیر جو سی مارا	گئو وہ شب کو لگی بچہ سے کہنے	سزا پائی عبث بچہ بیگنہ نے
جو ہوگا کل گریبان سحر چاک	کرونگی اوسکا سینگون سے جگر چاک	سناؤن کی ہین اک تیر تہ بہ شمشیر	عذاب لاحقہ ہو جائیگا دور
سنی جب او مسافر نی یہ تقریر	ہوا اسکتی کا عالم شکل تصویر	ہدایت کی یہ دل نی بی تحاشا	سحر کو دیکھیے چل کر تماشا

ادھیای انتالیسوان ۳۹ مہاتم تربن تیرتھ کا

سدا شیو صدقہ گنگ سے عطا ہو
گو تو ہی بھی جگ مین سینگ کا
گوکو مالک خانہ نے ٹالا
سحر تھی صاف مغلوب شب تار
سیاہی جسم اوس پر سے ہوئی دور
غرض سب دیکھکر آغاز و انجام
چلا تو چھوڑ کر تیرتھ کہان کو
ہو دریا آب رحمت ہی جو جی پر
وہین ہی تھی کہین اک لنگ شنکر

مجھے سرمایۂ دولت عطا ہو
گیا آغشتہ خون جسم سارا
لسان لبتفص ل گہر سے نکالا
بنا کافور شکل مشک تاتار
ہوا وہ رنگ مشکی صاف کافور
ہوا پھر جانب کاشی سک گام
اسی مین ڈالدی ہر استخوان کو
اوسی کی مورتین ہین نربدیشر
زہین عاجز نواز و بندہ پرور
سدا شیو کی بصدق قلب کی یاد

ہوا جسدم عیان خورشید روشن
ہوا اونیہ واقعہ جانکاہ جسدم
گوتونی کی جو ایسی کینہ خواہی
گوکو پہونچی کنار نربدا پر
جو دیکھا واقعہ حیرت فزا کو
ملی ناگہ زن عفت گزین ایک
نہ ہی یاد رسوی گیا اس جا
گیا پھولون کو جل پر داہ اوسنے
کہین تھی اک زن قوم برہمن
مگہن رہنے لگے خود با دل شاد

گیا دیکھی کو فرزند برہمن پر
عزیزون نے جلایا شوہر با تم
بدن پر چھا گئی فورا سیاہی
بدل ہو گئے غوطہ لگا کر
ہوئی حیرت سو باد وفا کو
ہدایت اوسکی کی با خاطر نیک
ابھی جنت کو سو سو اس جا ہے
شتابی لی مکان کی راہ اوسنے
عفیف و پارسا و پاکدامن

ادھیای چالیسوان ۴۰ بیان اتیشر لنگ کا

سدا شیو ہو مجھے فکر مبارک
چلی سمت دکن عزم سفر مین
مگر زن تھی شہر لڈینہ پاکدامن
پڑی تھی ناگہ جہان مین خشکسالی
ہوئی جب اسطرح امساک بارش
دعا یا شیوجی سے وہ لوگون نے کی
سدا شیو جا سری گنگا کی ہمراہ
تلاش آب مین جسدم چلی زن
کہا مادر نے راہ مین سر راستے
اوسی تدبیر سے پانی کو لیکر
اوسی دم حاضر خدمت ہوئی گھر
کہا واسطے واسن تمہاری
قبول اوس پاکدامن کی کہا

رہی در روز بان ذکر مبارک
ہوئی وارد وہ دشت کا مدہن
تپسیا ہر تا عفیف و پاکدامن
ہوئی سب غرق بحر خستہ حالی
لڑکی لڑان زن شوہر سے گذارش
عبادت رات دن لاانتہا کی
قبول عرض کو پہونچی بجلد
سری گنگا بخشا بقدر رستن
عنایت کیجیے تھوڑا سا پانی
ہوئی وہ نازنین پابوس شوہر
اسیر حلقۂ طاعت ہوئی یہ کہہ
تمہین مد نظر ہے زن ہماری
سری گنگا ہوئین مسکن گزین تب

آخر رکھہ عابد دانا خردمند
ہوئی محو عبادت وان نن مرد
بدل تھے تابع فرمان شوہر
دگرگون ہو گیا حال زمانہ
دعا مانگو پی آرام خلقت
رکھی بیشتر یو تا درشن کو آتے
ہوئی رکھہ شدت گرما سی بیتاب
جھکایا پاے اقدس پر سر اوسنے
کہا ہنسکر کہ کھودو اس جگہ غار
کہی شوہر سے کیفیت وہ ساری
اوسے کی دعا ہی فرحت اندوز
ثواب اکماہ کا بالکل ہمین دے
سدا شیوجی نی بھی پھر کی ترتن

سری برہما کی فرزند جگر بند
جگر مین سوز الفت دل مین تہا درد
فدای نقش پا قربان شوہر
ہزارون مرگئے بے آب و دانہ
بدل صبح سے ہو شام خلقت
برنگ فصل گل گلشن کو آمے
اوسی دم زن سے کی فرمائش آب
ملی خاک قدم ماتھے پر اوسنے
اسیدم آب تر ہوگا نمودار
سنائی آمد فصل بہاری
یہین پر آپ رہیے رونق افروز
عبادت سے چمن کا گل ہمین دے
کہا ہم خوش ہوئی ای پاکدامن

جو شے درکار ہو تجھ کو طلب کر
ہوئے شنبھو کرم فرما یہ بن پر

عیاں از مہربانی ہے سب اکر
شرف عطا کیا اہل زمین پر
یہ دیکھو استری کا فیض طاعت

کہا تم بھی ہمیں رونق فزا ہو
خلائق کو ملے اعزاز و اکرام
ہوئی بارش پھلی پھولی زراعت

بہم خلقت کو نفع عام ہو
وہی گنیشور اب تیرتھ ہوا نام

ادھیائے اکتالیسواں ۴۱ بیان ظہور لنگ مہادیو جی کا مرت لوک میں زبانی سوت پرانک کے

سدا شیو صمد فکر کو بن بخشو
رکھیں سب اپنا خلوت نشین تھے
ہوا شنبھو کے دل کو شوق مستی
ہوئیں غائب ہزاروں ہوش بیہوش
ہوئی غواص دریائے قلق میں
اوسی دم لنگ شنکر گڑا صاف
غریبی سے بخون بیتاب تھا وہ
قرار اوسکو نتھا دم بھر کہیں پر
رکھوں نے فرط غم سے ہو کے ناچار
بنے مہا ایشور شنکر تھا سے
سدھ مہم دھو کے ونا مہر سے لئے
کرو جا کے سری گوری کو خوشنود
غرض سب کے ہوئی اس فرط طاقت
ہوا وہ مستقل لنگ آخر کار
کہا پھر یوں سدا شیو جی نے ارشاد

نظر کو عین نور عین بخشو
سر کیلاس پر مسکن گزین تھے
ہوئے آمادہ عشرت پرستی
شرار ان کے شراب وصل کی نوش
دعاؤں کی سدا شیو جی کے تھیں
ہوا اقبال سے ہو کر گزرا صاف
طپش میں صورت سیماب تھا وہ
زمین پر تھا کبھی عرش بریں پر
حقیقت کی سری برہما سے اظہار
ہوئی خود رونق افزا گھر تمہارے
جگہ شنبھو کو سنگا سن پہ دیجے
کہ ہو کچھ اس کا شکل معبود
دو بالا کیجئے جا سبھی شفاعت
ہوئی خلقت ہی عشرت سے سرشار
کریں سب لنگ پوجن با دل شاد

بیان کرتے ہیں یوں سوت ذات با
غرض اک دن اربابِ پرستش
زن و بچے پاس سے تابانہ پہونچے
بیابان کو دیکھ پھر کر آگئے
کہ لنگ شیو گر گیا زمین پر
مگر اوس لنگ نے آفت مچائی
اودھیڑا تھا دل بسمل کی صورت
برنگ شعلہ تھرائی تھی خلقت
سری برہما نے فرمایا کہ ہیہات
تمہیں سب پر یہ بانی چاہئے تھی
عوض میں تم نے اسکے بدعالی
کرینگا یہ نہ ختم بہر ضرورت
ہوا گوری کو جوش مہربانی
سپرش سب نے کی آنکھوں سے سر
اسی سے حاصل آرام ہوگا

سنو یہ اتفاق وقت کی بات
گئے لینے کچھ اسباب پرستش
کہ جیسے شمع پر پروانہ ہو سبھی
شگفتہ غنچہ پژمردہ پائے
بہ رغبت ہو گئی نہرہ جبین پہ
قیامت دیوتوں کے سر پہ آئی
تڑپتا تھا پڑا بسمل کی صورت
حرارت سے جلی جاتی تھی خلقت
تمہی سے حماقت کی ہوئی بات
ادا کی مہانی چاہیے تھی
جہالت کی حماقت کی خطا کی
مہارانی ہنیں آرکھ کی صورت
ہنیں خود صورت آرکھہ ہوانی
زمین پر آسمان سے پھول برسے
لیں اب ہر دن بخیر انجام ہوگا

ادھیائے بیالیسواں ۴۲ بیان ظہور انند کیشر لنگ کا

سدا شیو جی نشاط تازہ بخشو
جو کی برہما نے چشم مہربانی
گریزاں چھوڑ کر مستقل ہوئی
ہوئی طرفین سے ترقی تو چھایا
کیا تربت میں پھر کے آفت شہر

ہر اک دم انبساط تازہ بخشو
ترقی پر ہوا زور جوانی
مقیم کوہ مندراچل ہوئی سب
ہوا گرم آتش محشر کا بازار
جو تھا خوبی میں مشہور جہاں شہر

اک اندھکا نام سے تھا آکے لشکر
جو تھا دیو پر غرور ہر دم آزار
مگر وہ سنگدل لیکر اک انبوہ
وہ تھا فضل شنبھو سے شامل حال
ہوا آکے ہیں یا رہ کوہ کی شمار

دلیر و سرکش و مسند نشین تھا
ہوا جا کر گلوں سے گرم پیکار
بڑھا مانند دریا جانب کوہ
گریزاں ہو گیا دیو اقبال
چھپا دیو سے یہ دل صورت مار

یکایک خشم باطن ہو گئی کو بہ — ہوا بد قسمتی سے زندہ در گو بہ
ولیکن طالب پاداش تھا وہ — ہمیشہ بے سبب پرخاش تھا وہ

رکھو تمکو خواہش ملت میں جو پایا — بلا کی طرح فوراً سر پر آیا
جو دیکھا دیوتون نے اس طرح حال — کیا شنکر سے جا کر عرض احوال

گدا بش کی کہ ہنگام کرم ہے — قضا کا سامنا تمکو نہیں دم ہے
سدا شیو جی میاں غائب ہو پہنچے — لیے ہنگامہ بیکار ہو پہنچے

گریزاں غار میں جا کر سو ہوا وہ — پریشاں صورت گیسو ہوا وہ
نہ دیکھی طاقت زور آزمائی — ادب سے سامنے گردن جھکائی

سدا شیو کا جو بخشا الٰہ نام — نہیں اندیشہ آغاز و انجام
ذرا سی بات میں ان سے ہیں خوشنود — برابر ہے سدا نقصان و بہبود

کہا بخشوں تجھے جو کچھ ہیں ہو — ہوئی عیش ہوس خطر نفس ہو
کہا مجھکو یہ ہے جوش تمنا — یہیں پر آپ بھی رونق افزا

بسے تجھکو وہیں پر خشم کا پہ — کر تھی اقرار سے تکلم سے لاچار
عدو کا دان مقصد کیا پر — ہوا اسم مبارک اندھکیسر

ادھیائے تینتالیسواں ۴۳ بیان دیول یعنے شنک کا

سدا شیو سے بر باغ آرزو ہو — مرار و نش جو باغ آرزو ہو
کسی جا پر وہیں اک برہمن تھا — حلیم و صابر و اہل سخن تھا

عطا شیو نے کیسے تھے چار فرزند — فہیم و عاقل و ہشیار فرزند
سنو یہ طرفہ تر اک روز کی بات — گیا بہر ضرورت وہ کہو ذات

سو درشن نام طفل با خرد — یہ فرمایا نہایت شد و مد سے
خوشی سے ہو او تجھکے ہنگام سحر تو — پرستش شب کی کر نادل سحر تو

بوقت شب وہ فرزند برہمن — بذوق دل بہ اہتمام صحبت زن
سحر کو غسل معمولی کیا بھول — ہوا وہ طاعت شنکر میں مشغول

سدا شیو جی نے فرمایا بہ جوش — کہ یہ بیجا امر خود فراموش
اد بی رہ جو وہ ہمزہ دل ہوا وہ — پریشاں صورت مجنوں ہوا وہ

جو دیکھا یہ وہ پیچ باخرد نے — لگا نوحا سدا شیو جی کی کرنے
پسر کو بھی کیا مقبول طاعت — سری گورجی بھی چاہی شفاعت

کیا گور جی نے ذرا سا پرہم — ہوا تھم کہ اوس بیمار پر رحم
شفا بخشی بر اُدھیر بانی — عطا کی از سر نو زندگانی

سکھا کی جو صلے دو نون جی کے — سکھائی منتر شیو کا تیری کے
کہا ہمنے کیا دل سے تمکو — دیا ہے رتبہ فرزند تمکو

پرستش جو کرے گا ل ہی تمہاری — پسر دولت دنیا پیاری
ہو دانی کچھ تو وہ اینکار کر لو — قبول عرض بے تکرار کر لو

بے پسر بہر ادھی شنک چار — کیا چار دن میاکا او نکو سردار
شنک کا گر بصدق دل کرے بیان — نہایت صاحب دولت ہو انسان

ننگا کے دوسرے نام دیول — پرستش کا جہاں میں ہے برا پہل

ادھیائے چوالیسواں ۴۴ بیان ظہور سومناتھ اور ملکارجن لنگ کا

سدا شیو جی سے بخشش کا ہیں ہو — ز راوشان خدا امان ہیں ہو
روایت ہے کہ دچھ اک بادشاہ تھا — دلیر و حاکم و کشور کشا تھا

ادا کی فرض شرح بے کو پایا — عنایت چندرمان جی کو سراپا
عطا کیں اپنی ستائیس دختر — عقیدت و مصاحب تھیں بیشتر

اور ہی نخچہ جو ہمیں اگر وہ بھی تھا — بہ سیرت گلشن گل اندام
وہی دن رات مرغوب نظر تھی — زیادہ سب سے منظور نظر تھی

وہی تھی اپنے شوہر میں سیر افراز — وہی تھی اپنے شوہر میں ممتاز
اوسے تھی ہمیشہ اور دنکو حسد تھا — کہ دو پسر کے دل میں بھی ارمان بڑا تھا

ہوئے جب سب اسم کند را اوس سے — ہمیشہ تر شکایت کی پدر سے
پدر سے چندرمان جی کو بلا کر — نصیحت کی کلیجہ سے لگا کر

کہا جوش محبت چاہیے ہے
برابر سب الفت چاہیے ہے
نصیحت چندربان جی نے کی یاد
کیا ہر گز نہ کچھ تعمیل ارشاد

دعا دی اوسنے تا حسرت دل
ہوئی دانا و کیہا بیمارے سل
پریشان تھی وہ ہر دم درد دل سے
نہایت دق ہوئی آزار سل سے

کہا یون باپ سے اک دن بلاکر
سفارش کیجیے برہما سے جاکر
بصد حسرت دوائے دل عطا ہو
شتابی صحت کامل عطا ہو

غرض سرت نے از راہ سفارش
سری برہما سے کی جاکر گذارش
جناب چندربان جی کی مدد ہو
کہ جس سے رفع یہ آزار بد ہو

کہا تنہا کسی صحرا مین جائین
بدل پوجن کرین پارتھ بنائین
ہمیشہ نام شیو شنکر جپین وہ
خوشی سے منتر پنچ اکچھر جپین وہ

یہ ارشاد سری برہما سنا جب
روان وہ جانب صحرا ہوئی تب
بنائی لنگ شنکر مدعا سے
پرستش کی دل صدق و صفا سے

دیے شمبھو نے درشن کچھ سرسر
وہ سب بیماری لاحق ہوئی دور
وہین شمبھو کرم فرما ہوئی بس
ہوا تب سومنا تھہ اسم مقدس

اگہن کچھ پر ریت پر گئی جب
سدا شیو کی پہن سینے لگے تب
ہوئی مورت جہان مین شہرہ عام
سراپا کی کرم ملکارجن نام

ادھیای بینتالیسوان مہا کالیشر اور اونکاریشر لنگ کا

سدا شیو کو تعلیم سخن ہو
مرے قبضے مین اقلیم سخن ہو
مقام روہنی مین برہمن ایک
کیا کرتا تھا پوجن با دل پاک

سدا شیو جی نے بخشے تھے جو جاگیر
دیے دریائے رحمت کی گہربار
فہیم و سمجھ خوان چارون کتب کے
دل و جان و جگر روح پاک رکھے

کوئی دو دن تھا اک دن یہ انجام
خدا دار انہو سے خود مین شیو کا نام
سری برہما کو سب کرکے مسخر
ہوا وہ پایہ نخوت سے مخمور

غم دنیا سے ہو کر فارغ البال
بنایا جنکہ کو وہ رتن مال
مچایا سارے عالم مین شر اوسنے
اوٹھایا آسمان کو سر پر اوسنے

عبادت مین جا بیٹھا کہین [illegible]
گیا اک دن وہ شہر روہنی مین
منادی کی سبکو آکر ستائین
ہمارے حلقہ طاعت مین آئین

ریاضت کا کیا جا با نیاتا
گئی برہما کے آگے بہر فریاد
کہا یہ جاکر شمبھو کی جاکر
وہی مارین گے اس رہنمی کو آکر

سوا اوسکے توانائی کسی ہے
کبھلا تا ب سخت آزار کسی ہے
وہی جا ہر جسے مارین جلائین
جہنم بھیجین مارین جلائین

برائے گوہر گنج سعادت
ہوا وہ بہر ہم کرم عبادت
شنکر جسد کم اپنی سن جب ہے پائی
اوسی دم آکے اک آفت مچائی

کیا موجود سامان ہون کو
ستایا آکے قوم برہمن کو
ہوئے تب خود بخود بدولت آشکارا
دکھایا آکے روئے عالم آرا

وہ چشم غضب کھولی بلا کیا
ہوئی معدوم سب پنگھو نسار
جہان کو خوف سے بے باک رکھا
مہا کالیشر اسم پاک رکھا

لبھی گوہ بنا اچل کسی فنا
سری نارد ہوئے تھے روز گار
ادب سے کوہ نے کی جبہہ سائی
اوٹھا تعظیم کو گردن جھکائی

کہا شہزادہ شیشے ریت دجاہ
فلک تھی جو مری قامت کو تاہ
بینکتا تب خاموشی نہ لائے
سری نارد منے کچھ سکر لائے

سبب پوچھا تو یون بولے مہاراج
لگے تم شباب ہو سب کو ہو کو سرتاج
مگر وہ سمی اعلی سب سے
فزون تر پیمبر بالا ہے سب

ہوا فورا عبادت مین مشغول
بہا عشرت دیا گیا قبول
غرض کاغذ لیکہ شکل اونکا
تب لنگ دیکھتا تھا بار بار

اوسی صورت سے درشن کو شنکر
ہوئے گویا بمطلب جو طلب گر
گزارش کی برہمن دسہم شندی
سبھم وہ فتنہ ارسعہ باندار

ظہیر اون قدہ تھا ر اسپقہ
سدا انجیر شبابت کی انتظر ہو
قبول اوسکی سدا شیو نے دعا کی
ہا الشی کی شفاوت کی جلائی

نشو نما اونکار کا شہر سے ہوا نام
ہوا پارتھ وہ پر شہرہ عام

ادھیای چھیالیسوان بیان ظہور کیدار ناتھ لنگ کا

سدا شیو کو ہوئی مستی بہم ہو
ہوئی وان پشن جی صورت جو پیدا
ذلیس تھا انتظار جلوۂ حسن
کہ اب وہ یا ہوئی شش جہت ہے
اسی ہا پر ہین بس جلوہ گر آپ

غرض سجر عصیان پر کرم ہو
کہ پر ہو گوہر مقصد سو دامن
نظر آئی بہار جلوۂ حسن
عروس قمر ہی آغوش میں ہے
رکھین سب پر نوازش کی نظر آپ
زمین نور قدم سے کی مجلے

مقام بدری ہو قرب کیلاس
ہے گرم عبادت روز و شب آپ
دیے درشن سدا شیو جی نے آکر
جناب پشن نے بعد از شکار
سدا شیو جی جو تھی پابند اقرار
ہوا کیدار ناتھ اسم معلے

برنگ بوی گل شنکر کا ہے پاس
وفور شوق سے لاکھون کی جاپ
بصد شفقت کہا یون مسکرا کر
براہ انکساری کی یہ گفتار
ہوئے وان جلوہ افگن جا بجا

ادھیای سینتالیسوان بیان ظہور بھیم ایشور لنگ کا

نگاہ لطف ہو شمبھو ادھر بھی
لیے خونج و لیسران قوی تن
قضا را اوسکی عورت خوف جان سے
ہوا فرزند بھیم اسکا جوان جب
کہین اک دن بصد تکرار اوسنے
غرض اوسنے بصد سوز نہانی
یون ہین برباد سب گھر کر دن گا
بہ انظارہ افگن سوی خورشید
دعا کی بالک بھیم ہون مین
مقام کامروپین وہ ستمگار
مگر حاکم ادسی حالت مین پر زور
کہ دیو بھیم نے آفت مچائی
کہا حاکم وہان کا ہے نکوذات
سنکر کہین وہ اہل نذر ہے
وہ بولا نام شب وسد زبان ہے
پکھکر لنگ پہ خنجر جو مارا

او اسکے ستبش اپروا ادھر بھی
سوئے لنکا ہوئے تجسیہ افگن
پسر کو اپنے لی بھاگی وہان سے
ہوئے لرزان زمین آسمان سب
کیا ماد سے استفسار اوسنے
سنائی سب جو گذری تھی کہانی
شاد ہو گا یہ خنجر کردن کا
کہ ہلی شام غم سے صبح امید
سر آرای ہفت اقلیم ہون مین
گیا اک دن برائے حرم بیگا
پرستش شیو کی کرتا تھا شب و روز
نظر آتی نہین شکل رہائی
پرستش قید مین کرتا ہی دن رات
گیا مجلس کہا اندر لیکے شمشیر
جو ہر دم قاتل گردن کشان ہے
ہوئی فوراً سدا شیو آشکارا
ادسی جا پر کیا شمبھو نے آرام

مہاراج ادھر اج افسر اودھ کے
یہ خنجر کیا ہر اہرمن کو
حواس ہوش پران عالم عشق
ولیہ خلق ور ہیشن تن ہوا وہ
پدر کے قوم کو نام و نشان کو
لگا کہنے وہ بھر کر آہ جان سوز
کٹھرے ہو کر غرض اک پاس اوسنے
سری پر ہمانی درشن دیکر اوسکو
وہ صاحب نام گنی رہا اپس کی مقبول
کیا حاکم اسیر قید خانہ
رکھوں نے دیوتون کی ہوا کے مضطر
ضرر بھیم سے غم بے زبان ہے
چھوڑا ئینگے اوسے بند گران سے
کہا تو پوچھتا ہے کسکو نا کام
یہ شنکر ملیش ہے بولا وہ پرشور
کیا اوس دیو بدباطن کو نابود
میان خلق ہم الشر ہوا نام

سری رکھنا تھا جی سرور اودھ کے
کیا نابود دیو کمبکرن کو
ہوئی وہ سنج بیت پر فروش
پلنگ آزار شیر افگن ہوا وہ
عزیز و اقربا کو خاندان کو
عوض مین دیوتون سے لونگا یکروز
لگائی لو سری برہما سی اوسنے
بنایا صاحب زور روز اوسکو
ہوا برباد جی خلقت مین مشغول
ہوا خود قابض مال و خزانہ
گذارش کی سدا شیو جی سے جا کر
خیال آبرو ہے خوف جان ہے
اوسے نابود کر دینگے جہان سے
زبان پہ ہے ترے کس شخص کا نام
لڑین گر اگر شمبھو سے زور
ہوئے سب دیوتا منت گو جو

ادھیای اڑتالیسواں بیان مہاتم بسویشر لنگ کا

سدا شیوجی ذرا مہر عطا ہو
ہوئی دو مرد و دو زن جسد میں پیدا
غرض دونوں وہ از راہ شتابی
سدا شیوجی نے کاشی کو بسایا
لہذا مشتہر شن کر نکا ہے
وہ بیش آئی بصد شیرین بیانی
مگر ہنگام اظہار کرامات
جناب شیو سر جب بنجال
نہائی جا کی سب تیرتھ وہ ہستا
سمجھی کاشی میں پہنچ تشریف لے
جہاں گنگا تیرتھوں ہی یہ اعلیٰ
رکھیشر لو پوچھتے ہیں ای نگوڑا
جناب شری ستی سی گفتگو کے

نہ رہتی خلق غم پر عطا ہو
اپنی سکن مہی تشویش پیدا
ہوئی کاشی میں سرگرم پا جو
سر تر سول اقدس پر دو شاہا
جگہ پر حصول مدعا ہے
اوا کی خوب رسم پیا سنے
نکلے کچھ پانچوں بن گہی پا
چلا وہ سر سدا شیو جی کے ولی
ہوا ادا من نہ گردیں ایک
خیالات شبر سہل تشریف آئے
اسی کا مرتبہ سب سی بالا
لب بر تھا سی کیوں نکلی خیالات
بہک کر کچھ خوشی سی گفتگو کی
زبان تیج سے انکے ہر بار

جناب سوت جی یوں باول صفا
سدا شیوجی نی کاشی کو بنایا
ہوا آیا جو پیشانی پہ اکبار
نمایاں کان جہی وا دنگی ہوا
سدا شیوجی سری گوری کی ہمراہ
پرستش کر کی ہم وجان تن
سدا شیوجی نے سیر تراشا
کہا سرقع جناب نے کہا سنو
نہ سر کر جل سکی تیرتھ ہو
جناب لاحق فورا ہوا دور
کیا شیو نے اوسی تیرتھ پر آرام
کہا برتھا سر دری میں یکدم
دہا راتی ہو میں فورا غضبنا
غلط پر خش ولا طائل ہو گفتا

بیان کرتی میں کاشی جی کی اوصاف
او وصفیں مانند بوئی گل بسایا
ہوئی اک صورت ملزوں پیدا
کہ جیسے کان سی یاقوت روشن
کبھی قصر سری پر تھا یہ ناگاہ
ہوئی گرم ثنا پانچوں دہن سے
برای عبرت سر دم تراشا
پھری ہر سو وہ ہمراہ بھوانی
پر تھا تھا وہ اسنگیر شنبھو
سدا شیو نی کہا تب ہو کی مسرور
لہذا لنگ بسکیشر ہوا نام
بصد جوش طرب تھی جلوہ افروز
دعا کی بد کسی باخاطر پاک

ادھیای انچاسواں مہاتم کاشی جی کا

سدا شیو جوش پر طبع روانی
کہ ہی شوق سماعت تجھکو ہمرا
کہا شاباش ہی صد آفرین ہے
ہماری ذات کا مسکن وہی ہے
تیرتھ سولی پر رکھتا ہوں کاشی
ملک ہو کیو ہو جن ہو بشر ہو
کہ وہ ہو دوستا ہو یا ہو گنہگار
جدا جب روح ہو جاتی تن سے
سر کیلاس پر قائم رہے گا

قلم کچھ صفت میں تر زبان ہو
کہیں کچھ آپ کاشی کا مہاتم
اگر شوق سماعت دلنشین ہے
برای روح اقدس تن یہی ہے
یہ منظور نظر رکھتا ہوں کاشی
دیتا ہو اکھشن جانور ہو
جو ہو تا رجہنم کے سزاوار
رہائی پائیگا آواگون سے
ہماری یاد میں دائم رہیگا

کسی لن شیو بولے لیج آئی
رہ الطاف سی اوصاف کہیے
سیو کی تقریر کو ہر بار کہتے
مہا پرلی جو ہوتا ہے نمایاں
بنا کر بہر زمین وطیقہ عرش
شیشر و کیشر ہو گیا ہے
پر پہنچ جو کرم زمین ہو
بیاں خاص کی پا کر سواری
دم آخر بشر لیتا ہے کروٹ

گل خندان سی کی یوں زر فشانی
زبان صاف سی اوصاف کہیے
کیا کیا خوب استفسار کہتے
سمجھتا ہوں نہیں اوسکو جان
سکھا دیتا ہوں اوسکو صوت
غنی ہو آئل زر ہو بادشاہ ہو
بشرط آنکہ باشندہ وہیں ہو
چلی گا صورت باد بہاری
بصد سوز جگر لیتا ہے کروٹ

ہوا بالا جو گوش جان سے اس
سری گنگا وہاں جلوہ فگن ہیں
اگر اک شب وہاں مسکن گزین ہو
اوسی کا بخت خوابیدہ اوٹھا جاگ
سوا اسکے کوئی تیرتھ نہین ہے
کہا گورنی نی شکسا مجھکو ہوا ایک

چلا کاشی سی پھر وہ سمت کیلاش
کنارے شہر کاشی موج زن ہیں
بری ساری گناہوں سے وہین ہو
رکھیشر سنکی کہتے ہیں آنسو بہا کے
کہ ہر تیرتھ پہ یہ بالانشین ہے
کہ یکسان ہیں وہان کیونکر نہ بیکا
دم آخر اگر برگشتہ ہو دل

سبب یہ ہے کہ میں بالین پہ جا کر
بیچ ولیکن ونارد اندر رسنکے کام
نہ تھی قسمت نہ ہے تقدیر یاور
پی نیک اختر ان منزل یہی ہے
یہی شہر لوگ بی وسو اس سمجھو
برابر کسطرح جیسے پھل ملی گا
وہ شہر ہے یہی کب ہے نہیں کی قابل

رہا کرتا ہوں منتر اپنا سنا کے
وہین سب اردگرد کیے ہیں میری یاد
رہا جو آدمی کاشی میں جا کر
ستاروں میں مہ کامل یہی ہے
یہی کاشی یہی کیلاش سمجھو
سراسر رتبہ افضل ملی گا

ادھیائی پچاسواں تعریف میں کاشی جی کی

سدا شیو ہو گل مطلب شگفتہ
اگر انسان ہی وہی عقل و نکو کار
گنون میں اپنے امل کر کی شامل
کہ تخمیت جنم ماضی کی میں اعمال
کری لیکن جو تدبیریں کچھ انسان
مگر وہ ہی جو نقش کلک تقدیر
مٹائی پھر جو گنگا جی میں جا کر

کھلی وحدت کا اسرار نہفتہ
نہیں ہے درجہ مکت اوسکو و شوام
عمل کرتا ہے اوسکو ملک کامل
کرے یاں ہیں عذاب جانبہ حال
رواں ہو تیرتھوں کو پھر اشنان
نہیں مٹتا کرو گر لاکھ تدبیر
عذاب حال سب جاتے ہیں سر آم

تھا طلب ہو کی پھر سوال ہو آنی
وہ کہ مجرم سراپا ہے خطا سے
جو ہیں اعمال بد کی نیز اقسام
برا البدہ اوسکو کہتی ہیں بیناؔ
بلا شک اختر تقدیر جھکے
یہ کاشی جی کی درشن کا ہی پرتاپ
ہیں مردن بدل جاتی یہ ابیدہ

کہا شیو نے براہ مہربانی
دیا اک مجھکو تدبیر عطا ہے
بہ تفصیل اونکی اے گوری سنو تم
منقش ہی جو کچھ لوح جبین پر
لکھے سب دور ہوں اگلی جنم کی
کر اگلی جنم کی سب دور ہوں پاپ
جو بگڑی ہو سنبھل جاتی یہ ابیدہ

ادھیائی اکاونواں بیان گوتم رکھہ کا

سدا شیو ہو ہم نظارہ عیش
عقیل و صاحب علم و ہنر تھے
رہی وہ برہمہ گری بیت پہ جا کر
زمانی میں یہ پانی کی کمی تھی
حساب ویوتا سی تا بصد سال
ملی درشن برہمنی ہو کے دل شاد
کہو ہے جو تمکو التجا ہو
اجازت دی مہاں سمجھ وہ کہ گوتم اکیلا
ہوئی پھر وجواں بانی سی سرشار

ہے پیش نظر خسارہ عیش
باہم پاک گوتم مشتہر تھے
جناب شیو سی اپنی لو لگا کر
تری لب پرند آنکھوں میں نمی تھی
رہی سب کشت دل آفت سے پامال
کیا پھر یوں لب شیرین سے ارشاد
کہ ہے ہر حصول مدعا ہو
[illegible]
ہوئی آسائش خاطر [illegible]

کوئی اک رکھہ تھی مخدوم گوتم
اہلیہ نام رکھہ کی استری تھی
پڑی خشکی زمانی میں قضا کار
ہر اک جانب یہ خشکی کا اثر تھا
اونھیں بھی ابر رحمت کی تھی چاہ
زبس معراج دریا کی گوتم ہے
کہا گوتم نی پانی چاہیے ہے
کیا [illegible]
[illegible]

فہیم و صاحب کشف و کرامات
تتیب پر تا فریب شستری تھی
ہوئی اک شکل پاپوسی نمودار
کہ سوکھا چشمہ چشم بشر تھا
پرستش کی پرن کی تا بہ شش ماہ
رہیں جوش عنایت و سبق تم
کہ تم سے مہربانی چاہیے ہے
ہوا [illegible]
تماش [illegible]

ملا یہ فیض گوتم سے جو بانی — ہوئی سب ہمکنار شادمانی
تب برتارن گوتم جو بیتاب — کنار چشمہ جاکی تھی پی آب

رکھون کی عورتین سب کی یہ غم — او سمجھ کر زلف سان ہوئی تھین خم
نہایت ایکدن جھنجھلا کے سب نے — شکایت کی رکھونے جاکے سب نے

جنی وہ دشمن خونخوار گوتم — ہوئی سب دور یہ آزار گوتم
غرض احسان گوتم کو گئی بھول — ہوئے سب طاعت گنپت مین مشغول

کہا گوتمکو کچھ رنج والم ہو — زیان ہو خوف ہو نقصان غم ہو
سری گنپت ہوئی یون گرم تقریر — بی گوتم نہین واجب ہے تقصیر

تمھین بیفائدہ غم ہی حسد سے — خیال خام ہی ناحق کو کد سے
بی گوتم جفا کوشی نہین خوب — خباثت احسان فراموشی نہین خوب

تمھین بھی کچھ نہ کچھ ہوگا ضرر بیش — مثل ہے چاہ کن را چاہ در پیش
یہ مصر دیکھا تو فوراً ہوکی خندان — پذیرا کی دعای مستمندان

کہی تھی کھیت پر گوتم قضا کار — کہ تھی وہ نقش پیشانی ہی لاچار
پہ سری گنپت نی گوتم کو دیا داو — بنی فوراً وہ شکل مادہ گاو

اوٹھا کر ایک گوتم نی پر کاہ — کو او پر ہاتھ سی پھینکا تو ناگاہ
پہ کر کیا فوراً وہ شکل مردہ ہوکر — گری جسطرح گل پژمردہ ہوکر

یہ عالم دیکھکر نالان ہوئی رکھ — مثال آئینہ حیران ہوئی رکھ
اودہر یہ غرق دریای ندامت — اودہر حاسد تھی سرگرم ملامت

کہا یہ بیجا ہے تندخو ہے — غریق بحر عصیان ہی عدو ہے
برای جرم دل راغب ہی اسکا — نہین منہ دیکھنا واجب ہے اسکا

کہا روپوش ہو مسکن سے ٹل جا — ہمارا ہو سر دیکھتا نکل جا
چلی اوس کوہ سی گوتم نکلکر — ٹلی وہ جسطرح جرانی سی تھکر

عداوت پر فلک دشمن جہان تھا — زمین پر پانون رکھدینا گران تھا
عذاب لاحقہ سے فکر مگین وہ — ہوی اک دشت مین مسکن گزین وہ

رکھون کی پاس پھر آئی کسی روز — اثر سی کی یہ تقریر سینہ اندوز
زبس ہی شرم دامنگیر مجکو — بتاوین آپ کچھ تدبیر مجکو

جواب اوسدم دیا گوتم جی کو پاکر — رکھون نی یون کہا تب مسکرا کر
کرو ایسا جاکی تم پارتھ بنادو — سدا شیوجی کی آگی سر جھکا دو

ہمیشہ دلمین شنکر کا رکھو دھیان — کرو حاصل سری گنگا کی اشنان
غرض گوتم نے پھر حسب ہدایت — بذوق دل پرستش کی نہایت

دیلی آخر سدا شیوجی نے درشن — دکھایا آکر اپنا روی روشن
بقدر یاوری پر پا کر اپنا — رکھا شیوجی کے قدمون پر سر اپنا

قدم کی خاک کو سر پر چڑھایا — بجای سرمہ آنکھون مین لگایا
کہا وہ دیدہ مخفی و ظاہر — کہ تھی خاک قدم کحل الجواہر

کہا تب نے عبث اندوہگین ہو — کسی صورت سے تم مجرم نہین ہو
رکھیشر ہین مگر اکو وہ جرم — بنی بغض و حسد سے تو وہ جرم

ادب سے یون کہا گوتم نی فی الفور — گزارش خدمت عالی مین ہی اور
مجھے بھی خواہش اشنان گنگا — ہمیشہ دل کو ہی ارمان گنگا

سدا شیوجی بھی سنکر یہ گفتار — سری گنگا جٹا سے کین نمودار
دعا گوتم نی کی پھر باندھ کر ہاتھ — سری گنگا اسی جا پر رہین ساتھ

کہا تب سے مہارانی نے اودم — رکھیشر ہین گنہگار دو عالم
کبھی درشن اپنی حاصل ہونگی — یہ عفو جرم کے قابل ہونگے

بی خلقت گوارا کرکی تکلیف — ہمین پر آپ بھی رکھیے کا تشریف
کہا ہم بھی اسی جا پر رہینگے — بھلا کیسے جدا کیونکر رہینگے

اودھیای باون بیان مہاتم ترنبک ناتھ مہادیوجی کا

سدا آرزوی دل بر آئی — ہمارا مطلب کامل بر آئے
سدا شیو جب ہوئے وان جلوہ آرا — تو چمکا بیترہ بختون کا ستارا

رکھیشر آئی سب جوش طرب سے — ہوئی حاضر پی درشن ادب سے
جو خاکپاک اوسکی بس تھی زمین پر — لگائی صورت صندل جبین پر

گزارش کی براہ انکساری — کہ ہی یہ آرزوی دل ہماری
سری گنگا یہین پہ جلوہ گستر ہون — مشرف سب جن و بشر ہون

کہا اسمین سراسر گسر شان ہی
قیام دائمی مسکن کہاں ہے
کہ جبتک مشتری پابند حد ہو
فلک کی داخل برج اسد ہو
جو ہین او سدن سی ایام مقرر
سری گنگا وہان رہتی ہین جاکر
امید بکت پہ جاتی ہی خلقت
جہاں کی دولتیں پاتی ہی خلقت
جناب پنتوت بولی مسکرا کر
سنو سب اس کتھا کو دل لگا کر
یہ قدرت کی تہی امر سے ہویدا
ہوئین اک شخص گوکر سی ہویدا
کہا یہ ہین بد افعال و جفا کوش
شریر و مفسد و احسان فراموش
کرین سب بر جہہ گر پیٹ کی پوشن
کہ مطلب سی بہر ہون جب وہ اپنی
مہارکی او سیدہم حسب اقرار

رکھوں بی پھر گذارش کی تکرار
کرو گر اک مشرحا بریون ہمیسی اقرار
ہمیشہ اس جگہ آیا کرین آپ
کرم خلقت پہ فرمایا کرین آپ
سدا شیوجی وہین رہتی ہین ہر ور
ہوی تب سی تربنک ناتھ مشہور
رکھیں یہ کہتے ہین ای صاحب اقبال
کہو اون حاسد و مکاری کو جو ہی
سری گنگا ہوتین گوتم سی جو مشہود
کہ ہین حاجت روا اہل مقصود
پی درشن جو حاسد آئی کہر سی
سری گنگا ہوتین غائب نظر سی
اگر یہ یکصد و یکبار جائین
پی درشن بلا تکرار جائین
بجا لائی سب ارشاد سطلے
جبین خاک قدم سی کی مجلّی
ہوتین اک کشت گوتم سی ہووا

ادہیای تیرہوین بیان ظہور بیدناتھیشر لنگ کا

ہمیشہ صدر جان ہو یاد شمبہو
رہوں مین مورد امداد شمبہو
ہوا وہ گرم طاعت زیر کیلاس
جلائی آتش سوزان جہتیا اس
کیا فرق و ہم کا جب ارادہ
ہوا جوش طرب شب کو زیادہ
دعا راون نی مانگی ہو کی خورسند
رہوں مین ساری عالم پر ظفر مند
سدا شیو جی نی پہر راہ عطا سی
کیا راضی قبول مدعا سی
نہایت اونکو اندیشہ مین پا کیا
دیی درشن سری نارد نی آکر
سری نارد یہ بولی ہو کی خوشنود
کہ شنکی ہم عیان کچہ شکل ہو بود
وہ دن تک صورت اقبال آیا
او باسی پہر استقبال آیا
کہا نارد نی ای دیو و نکی سرتاج
رہی سر پر ہمیشہ جلوہ گر تاج
کہا شمبہو نی وہ سمجھا مجہی پورا
ملون پہل و مان کو صورت پورا
کہا مینی نہین تم جلوہ گر ہو
مثال آینہ پیش نظر ہو

کوئی راون تھا اک دیو بد انجام
کہ جسکا سفر کہی شہرہ تمام
چڑھائی اپنی سر بالای پاربتہ
کہ تا حاصل ہو بینا مین پاربتہ
دکھایا چہرہ انور کا پہ توت
وہ فور اوسکی جوڑ ہی ہوا زیر لطف
عطا ہو طاقت زور آزمائی
قیامت تک کرون فرمانروائی
ہوئی تب دیوتون کو صورت یاس
ہوی سب غرقہ دریای وسواس
سنایا اونکو سب مضمون تہا جو
تردد تھا جو پیرامون خاطر
خرامان خانہ راون مین آئی
صبا جیسی کہ گلشن مین آئی
بٹھایا مسند زیبا پہ اونکو
حریر و قاقم و دیبا پہ اونکی
عیان ہی رخ پہ آثار بشاشت
کہو کچہ جیسے اسرار بشاشت
فلک کا سر ہم پیری لغزی سی گیا
زمین کی ابتر و ہمیتی مین ہی گیا
اسی جا پر کیا شمبہو نی آرام
جہان مین بیدناتھیشر ہی نام

ادہیای چودہوین بیان ظہور ناگیش لنگ کا

سدا شیو جی قبول آرزو ہو
نہال طبع مین وحدت کی بو ہو
مبارک ہو ون مہین افضال اکبر
مجھے معلوم ہی احوال شنکر
زیادہ پی گئی ہو کے جو ہین
برہی ہو نگی نہ گوری جی کی ہین

سنی نارد نی راون کی کہانی
ہوئی گویا مصیبت شیرین زبانی
ولیکن آج کچہ ہی رنگ تمہارا رنگ
ہوا شاید زیادہ نشہ بہنگ
علاوہ اسکی شنکر جی ہاتھ مین ہین
زوال عقل و بیہوشی کی دن ہین

نہین ایسا قول مین طرز درستی
زبان تقصیر بشر بین نہین ہے
غرض سو اونی دلمین خلش کیا کر
تنزل پر غرور دل ہوا اسکا

کہ ہے اعضاے تن مین اوسکی سستی
برابر جنبش لب مین نہین ہے
اوٹھایا مسکن شنبھو کو جا کر
سمایان خلق مین قائل ہوا سکا

یہ نہین اکثر براہ مہربانی سے
اوٹھا لو تم اگر ہاتھون پہ کیلاس
سدا شیو نی یہ فرمایا غضب سے
زبس ہی سوت کو جوش ترحم

وہ کہتے مین کلام لن ترانی
یقین آئی ہنسین خاطر کی وسواس
خطا سرزد ہوئی اس بی ادب سے
بذوق دل ہون سرگرم تکلم

دونون ہاتھہ پاؤن کی دب جانا نیچی کیلاس کی



کہ دارک نام اک راچھس تہا کوئی
نہوئی دونون وہ کیونکر آفت دہر
چھپی سب مسکن آوت رکھی مین
تو ہوتے سر بریدہ مثل قطرہ
مسلح لیکے باہم فوج جرار
جو تھی وہ دارکا فتنہ کی بانی
جو تھی رہین تابع فرمان گوری
رہو پانی کی اندر جلکے باہم
غریق بحر بیتابی رہی سب

جیسی تھی اوسکا ہمای کینہ جو سے
کہ چونسٹھہ کوس کا تھا رقبہ شہر
پناہ دامن آوت رکھہ مین
ستین کی صورت حرف غلط ہ
سر دشمن پہ پہونچی پھر پیکار
ہوئی سرگرم لشکر پر زبانی
ملا تہا جسکو یون بردان گوری
ہنوگا فوج دشمن کا تہین غم
سنائی مردم آبی رہی سب

زن اوسکی دیوتی تھی دارکا نام
نہایت خلق مین آفت مچائی
کہا رکھہ نے جو دیوان دہلیا
غرض سب کچھ سنا اقرار پرستش
لگی تب مشورت کرنے سنکر
کہ ہی بہوجہ جیرون براوہ ا
اوڑالیجا اون مین مسکن اپنا
غرض سنکر کلام دلنشین جو
نظر آتا جو دریا مین مسافر

بدو بد طینت و بدظن ایا انجام
رکھون نے آخرش کی پیچی دو چار
میان جنگ ہونگی زندہ ازار
ہوئی سرگرم آغاز پرستش
ہمین اس آفت تازہ سی کیونکر
عبث ہی شکل مسلوبی ہمہ کی
بسا لون تخت و سنگاسن کو اپنی
ہوئی دریا مین مسکن گرین جو
میان آب لیجانے لگی کاوش

کوئی کشتی رواں تھی بہر آب
کیا دریا میوں نی غرق گرداب
مسافر تھی جو اوس کشتی میں باہم
ہوئی سب آشنائی در طلسم غم

اسیر پنجۂ راچھس ہوئی سب
روانہ جانب مجلس ہوئی سب
مسافر اوسمیں تھا اک سوبرنا
خجستہ سیرت و فرخندہ فرجام

اوسی نی دیکی ترغیب پرستش
سکھائی سبکو ترکیب پرستش
خیال مفسدی راچھس کی بل
ہوئی سب ناکسی پہ جابیں مشغول

ہوا آگاہ جب پوچھا کو گوش
گیا وہ جانب مجلس بصد جوش
کہا کسکی پرستش کر رہا ہے
پرایا نام میں دم بھر رہا ہے

زبس تھا سومری کو خوف آزار
نہ نکلا سو منہ سی کچھ جز حرف انکار
کیا جب اوسنے عزم سنگسا کا
نظر آئی سدا شیو کی سواری

ہوئی تقدیر خوابیدہ جو بیدار
قدم پر گر پڑا دیو ستمگار
جو دیکھا طرز آداب عبادت یوں
ہوئی شب آشنائی گفتگو یوں

ترحم جا نشین ہو دلمیں انکی
حرارت ہو نہ آب و گل میں جیسے
مگر راچھس ہوئی تمکین تھا جیت
سری گوری سی جا کر کی شکایت

گوارا تھا و سری شبنم تو ہے
برای راچھسان مانند شبنم ہے
سفارش کی جا رانی نی آخر
گزارش کی کہ بہتر یہ وہی طور

بدستور انکا غرور جاہ کیسے
نکالا لطف خاطر خواہ کیسے
ابھی انکا طریق راچھسی ہو
جگہ آئندہ میں جو کچھ خوشی ہو

وہیں ٹھہری وہ سردار یگانہ
ہوئی ناگہ یش مشہور زمانہ
زمانہ آئندہ ۱۲

ادھیای پچپن مہاتم رامیشر لنگ کا

سدا شیو دافع جوش ہوس ہو
مجھی یاد قدم میں دسترس ہو
سری رکھتا تھا جی فرزند جیسے
کرم بخش جہان دلبند جیسے

چلی جب دم برای قتل اون
کہ تھی دل کو ہوای قتل اون
ظفر ہر لحظہ ہمراہ قدم تھی
سپاہ خرس اٹھارہ پدم

کنار بحر قلزم پر گئے وہ
خراماں حیرت صرصر گئے وہ
سری چھمن سی کی فرمائش آب
کہ جوش تشنگی سی تھی وہ بیتاب

وہ آب صاف حب مفعل میں آیا
اوسی دم وسوسہ اک دلمیں آیا
ابھی شیو کی طاعت کی نہیں ہے
پرستش سی فراغت کی نہیں ہے

وہیں پر لنگ شیو شنکر بنایا
پرستش کی ادب سی سر جھکایا
دعا مانگی کہ ای بھولا مہیشا
نہ پہونچی دست راون سی گزند

سپاہ پر تعب کا سامنا ہے
قیامت کا غضب کا سامنا ہے
اودہر ہیں پیل تن دیوان نمرود
اودہر ہیں خرس میموں صد ہزار

سدا شیو لی کہا تب ہوگی تم کو
کہ ہو تم فوج دشمن پر ظفر مند
صدہ ہو جیا تنگی سپاہ نیشہ شیر
کرو گی قلعۂ لنکا کو تسخیر

ہوگی یوں شب نے تقریر کہ بار
ہزار لشکر پر تنگ عجب زخار
جو تھا یار تھا وہ اچھا ہو سرانجام
لہذا لنگ رامیشر ہوا نام

ادھیاے چھپن مہاتم سومیشر لنگ کا

سدا شیو صدقہ قدمی عطا ہو
گل گلزار خرسندی عطا ہو
برہمن تھا کوئی اہل عبادت
وہ شاداب دریای سعادت

بہار عیش سی انبار زر تھا
نگہ نخل تمنا نے ثمر تھا
پر از عیش و طرب تھا خانہ عمر
مگر بی شمع تھا کا شانۂ عمر

زن اوسکی خواہش سخت جگر میں
پریشاں راہ ان ہی تھی گھر میں
کہا شوہر سی ہو کر آزردہ مند
کرو تدبیر کامل بہر فرزند

ملا گو عیش کا سرمایہ مجھکو
ستاتی ہی زن ہمسایہ مجھکو
وہ کہتی ہیں نجیبانہ شادی ہو
زن کمبخت بی اولاد ہے تو

حضور لنگ کی دیکھول اوسی دا
کہا اک ای نگہ خوبی اوسکی
او ٹھا گل تو یوں بولا وہ انا
کہا اسرار سنا نے نہیں جانا

بس امید پسر بالکل نہین ہے
نہال آرزو مین گل نہین ہے
یہ ہی قسمت کی پیوندین تیری
ہوگی شمع کاشانی مین تیری

سنا جب دم یہ اوسنے کلمۂ درد
ہوئی گرم سخن پھر کرم سرد
کہ واجب دوسری شادی ہی تمکو
مناسب خانہ آبادی ہے تمکو

بہ تکرار الغرض شوہر کو بہایا
طریق نیک بختی کو بتایا
مگر وہ حق پرست و پارسا تھی
تب پرتار زن نو کتخدا تھی

بصدق دل سدا یار تھہ بنا کر
پسر جن کر گئی اک چشمہ مین جا کر
پس از چندی عبادت کا ملا پھل
گلستان سعادت کا ملا پھل

ہوئی خوش دیکھکر شادی پسر زن
دلون سے مٹ گیا اندیشۂ درد
اوسی دن یا کسی رشک چمن سے
کیا پیوند پسر نے سندرن سے

زن اول کو لیکن تھا بڑا رشک
بہائے چشم تر سے گوہر اشک
پسر کو وقت شب غفلت مین مارا
کیا سخت جگر کو پارہ پارہ

سحر کو وہ زن پاکیزہ دامن
ہوئی مشغول پر سر گرم پوجن
یکایک صبح کو برپا ہوا غل
چراغ خانۂ عابد ہوا گل

مگر اوسنے نکی کچھ آہ و زاری
وہ کی سوگ پسر مین اشکباری
کہا منظور شیو شنکر یہی ہے
جو ہونا تھا ہوا بہتر یہی ہے

فقط دنیا ہی دون ہے عالم خواب
حباب زندگی ہی نقش بر آب
گئی چشمہ پہ پھر وہ غیرت حور
پھری بعد از پسر جن شاد و مسرور

ہوا فرزند چشمہ سے نمودار
کیا فی الفور بادر کو نمسکار
مگر اوسکو نہ شادی تھی نہ غم تھا
خیال مرضی شیو دمبدم تھا

سری تیمہو ہوئے تب آگی موجود
دکہایا جلوۂ رخ ہو کی خوشنود
کہا تو لائق جود و کرم ہے
ہماری راہ مین ثابت قدم ہے

پسر پیش نظر تیرا ہی موجود
کیا جسکو زن اول نے نابود
وہ ہی اب واجب التعزیر ناپاک
کرون ترسول قدسی سے جو تھا

کہا اوسنے بس اب عفو خطا ہو
صفت ہے تب یہ جو مجرم پر عطا ہو
تمنا ہی اسی جا پر رہین آپ
غریبون پر کرم گستر رہین آپ

رہی رونق فزا شوہر وہان پر
ہوئی دسمیں مشہور جہان پر

سدا شو جی بہرای نیکنامی
عنایت ہو گئی ہی نیکنامی

ادھیای ستاون جہان مین ہرناکشب و پرہلاد کے

عذاب موت مین سرگرم گفتار
سنو کیفیت نرسنگہ اوتار
سلف مین وہ یک تھی دتی جی نام
نہایت پاک طینت اہل اکرام

جناب بشن کی دربان تو تھے
بڑی ذی رتبہ و عالی گہر تھے
روایت ہے کہ سنکادک کسی روز
ہوئے وان اتفاقاً جلوہ افروز

ولیکن کیا کہے دربانون نے دہوکا
بخوف بشن سنکادک کو روکا
کہ ہی یہ عین وقت استراحت
محل عیش کو ہوگی قباحت

جناب بشن جی آرام مین ہین
مقرب اپنی اپنی کام مین ہین
غرض روکا جو سنکادک کو بیجا
دعا دی اونکو تب ہو کر غضبنا

کہ ہو تم قرب سے بھگوان کے ہی
رہا اس وقت غفلت سے جو تس
کہا پھر کسطرح ادبار ہوگا
ہمارا کب یہ بیڑا پار ہوگا

کہا جس دم گذر جائین جنم سات
سپہر تو تھین پھر قربت دو آ
رہوگے پر سر کین بشن سے گر
تو ہوگی تین جنمون مین ظفر

کہا ہم پر یہی خواہش ہو گئے
خوشی سے آگئی حاضر باش ہو گئے
ہوئی کشب کی گھر پیدا وہ ناکام
ہرن کشب و ہرناکچھ تھا نام

ہوئے تب اوسکی ہی راون کبھکرن
سیان لنگ تھی جلوہ فگن وہ
ہوا پھر وقت بکر اک صاحب حال
ہوا وہ دوسرا عالم مین ششپال

سنو اب حال ہرناکچھ کا تم
چھپایا جسنے عالم مین تلاطم
یہ اوسکا عالم طفلی مین تھا زور
کہ تھا پیل زمان کو جیسے مور

زمین کو صورت بستر لپیٹا
برنگ کاغذ پر زر لپیٹا
بغل مین داب کر وہ خود فراموش
ہوا تحت الثرا مین جا کے روپوش

جناب بشن جی جا تب ہوئی آگاہ
گئی پانی کی اندر شکل باراہ
کہا نارد سے اوسدم از رہ ہوش
کہ تا قتل عدو پانی کرو نوش

گئی پھر بعد دولت سے پاتال
رہی گرم وغا تا پنجصد سال
تڑپ ہی آگئی خشکی مین نکلکر
ہوئی روز آزما میدان کو لیکر

رہی مدت ملک زور آزمائی
ہرن کشب ہوا مشغول طاعت
برنگ سبزہ ہر موی بدن تھا
بقدر ریشہ باری جمہ پایا
کبھی نے ہو زمین یا آسمان پہ
قبول آرزو سے وہ ستمگر
ہوا پیدا پسر گھر اوسکی پہلاد
نہ تھا مائل وہ حرف بے نشان پر

بہم سر کر کی وہ چتنی دکھائے
کہ تا حاصل ہو اوسکو استطاعت
تن اوسکا مسکن برگ و ریزہ تھا
تو لیوان مور گا وہ راجس لیا لایا
حضر پہنچی نہ ہرگز سر جان
ہوا فرمان واسی ستہ کشور
سکل شغل عبادت صاحب وار
فقط تھا لفظ نارائن زبان پر

یہ تک آیا آخرش وہ لعین کو
عبادت کی ہزاروں سال ایسے
سری پرتھالی فرمایا کہ کس سی
درتا ہی ہی پرندی سی نہ شیری
سحر کو شام کو یا دن کو شب کو
نہ تھی خبر ہنر کی شکل رہائی
ہوا وہ قابل کسب ہنر جب
کری حرف معلم کو وہ کب یاد

سری بہگوان لی آئی زمین کو
بڑھائی مثل عنبل یال اوسکی
شتاب اب ہمسہ اظہار ہوس کر
دیت سی راجہسان اہل شہری
عمل کچھ ہو نہ اس سے طفل کے
ملک کرتی تھی اوسکی پیہی سالی
پی تعلیم بھیجا سو ہی مکتب
کہ تھا معلم لدنی کا تو واوستاد

پڑھانا معلم کا پہلاد کو ساتھ اور لڑکوں کی



بلایا اوسکو مادر نے پدر نے
کہا بھگوان کا جو کچھ کرم ہے
ہوئی آتش سراپا صورت برف
بضرب تیر خنجر مار اسپر کو
پدر نے اوسکو سمجھایا دوبارا
کہا یکسان مجھے لطف و ستم ہے
مجھے پیر اوسی بندی سب
پسر مکتب کی بھی ناکارہ ہونگی
رہوں ہیں دائما خوان شمبھو
نہ ہوگا ... سی پر طرز پہلاد

لگی وہ پند نا شائستہ کرنے
نہ بھولونگا میں جبتک دم ہے تن میں
نہ پہنچی آنچ جلنے کا کوئی حرف
دکھایا جوہر تیغ دو سر کو
خودی کو چھوڑ دی طفل خود آرا
نہ جینے کی خوشی مرنیکا غم ہی
بنا اوستاد خود وہ طفل مکتب

کر رہے بال لے لعل نا گہر لے
پدر نے الغرض گھر سی نکالا
بسایا جل کی بہتر دریا میں فرزند
مگر کب جاوے تخم سے خطر میں
سنا سب بشن سی ہی عار تجکو
پدر نے سو رے مکتب خانہ بھیجا
معلم لی کیا راجس کو آگاہ

نہ موڑنہ سی نام نارائن مگر لیا
پسر کو آتش سوزاں میں ڈالا
میان گوشہ ایوان کیا بند
محافظ مالک عالم اگر ہو
اگر ہے زندگی درکار تجکو
براہی درس بھیجا تا بہ بھیجا
کہ بر تقدیر ہے یہ طفل گمراہ
رہیگا یہ تو سب آوارہ ہونگی
زبان ہو مدح خوان شان شمبھو
شریک جلسہ ہم صحبت اوسکی

ادھیائے اٹھاون نصیحت کرنا ہرنکشب کا پہلاد کو

ہرن کشب ہوا تب لعین ناشاد
بلائی بزم میں ہم خلوت اوسکی

کہا تم سب خدا جوئی پدر ہو
مطیع حکم ہو اہل ہمیشہ ہو
طریق نیک کی پابند ہو تم
زبانی مین سعادتمند ہو تم

کرو تلقین اس ناشاد کو تم
سکھاؤ جا کی کچھ پہلاد کو تم
وہ لیکر گوشۂ خلوت مین آئی
کہ تا وہ حلقۂ طاعت مین آئی

کہا ای سرور والا نسب لیک
نہ کرنا باپ سی ترک ادب لیک
نہ سنتا تھی گزارش وہ پدر سے
عدو کی کر نہ حکم شاستر سے

کہا دیکھا خیال خواب ہی یہ
بشر کو احتمال خواب ہی یہ
جہان کو صورت کاشانہ سمجھہ
کی انسان مسافر خانہ سمجھہ

بوقت شب ہی منزل کی بار
سحر کو اپنی اپنی گھر سدہارے
بسیری کوئی مرغان ٹھہری
مگر خالی وہ ہنگام سحر ہے

پرستار و زن و ہمشیرہ و مادر
عزیز و اقربا خویش و برادر
اوٹھالین سب کی محبت کی نظر
کرینگی ترک الفت سب کے سب

فقط کام آئینگی اعمال اپنی
یہی ہونگی شریک حال اپنی
کرو تم بھی جناب بتن کا سیاپا
رکھو ورد زبان سیتا رام سبکو

ملی تمکو بصد فیض عبارت
جہان مین عیش عقبی مین سعادت
کہا یون سنکے اوس عالی نسب نے
گذارش کی ہرن کشیپ نے

پدر نے اوسکو بلوا کر محل مین
بٹھایا پھر فہمایش بغل مین
کہا کیا ہی زیادہ بتن مین توفیق
جو ہی تجکو اونھین کی نام سی تعلق

ادھیائی انسٹھوان ظہور فرمانا نرسنگھ جی کا

سدا شیو جی تجھے سرمایۂ فیض
رہی مجھ پر ہمیشہ سایۂ فیض
کہا پہلاد نی ای دیو پرفن
وہی ہی ہر جگہہ پر جلوہ افگن

پیشتر مین دیو مین جن و ملائک مین
سدا تابان مین خورشید فلک مین
زمین مین آسمان مین جا بجا ہو مین
گلستان مین گلو نمین گل کی بو مین

سما مین ... لعل و گوہر مین
شجر مین شاخ مین سنگ و شجر مین
وہی ہی آتش و آب و ہوا مین
مہر ہی ہی ذرہ و مہر سما مین

جو کی تقریر گستاخی پسر نے
کہا یون عین غصے سے پدر نے
ستون سنگ جو پیش نظر ہے
وہ اسمین کس جگہہ پر جلوہ گر ہے

کہا ہان فی الحقیقت ہو وہ مین ہی
ستون سنگ مین موجود مین وہ
ستون پر اوسنی اک مارا جو خنجر
نمایان ہو گیا آثار محشر

جو تھی اوسمین بلاشک جلوہ گر وہ
ہوا شق صورت شق القمر وہ
ہوئی اک قدرت کامل نمودار
اوسی ساعت ہو نرسنگھ اوتار

تن بالا بہ شکل شیر نر تھا
تن زیرین مگر مثل بشر تھا
بصد جوش و غضب نعرہ جو مارا
ہوا شور قیامت آشکارا

ہوئی بیہوش سب دیوان مشہر
ہوا نرور آوردان کو عالم عرش
دل پیر و جوان تھرا رہی تھی
زمین و آسمان تھرا رہی تھی

پکڑ کر آستان در پہ لائے
قیامت فتنہ گر کے سر پہ لائی
قریب شام زانو پر پچھاڑا
جگر کو ناخن اقدس سی پھاڑا

و مین خون عدو چاٹا زبان سے
بدن کاٹا لہو چاٹا زبان سے
ولیکن گرم بازار غضب تھا
عیان چہرہ پہ آثار غضب تھا

گھٹا غصہ نہ قتل اہرمن سے
عیان تھا شعلۂ آتش دہن سے
کہا سب دیوتون نی یون کہ پہلاد
تمھین آگی بڑھو با خاطر شاد

کسیکو اسقدر جرأت نہین ہے
ہمین یہ حوصلہ ہمت نہین ہے
غرض وہ دیوتون کو لی گئی ساتھ
گری قدمون پہ فورا ہاتھ ملکر

سری نرسنگھ جی بولی کہ فرزند
ہوا دیدار سے تیری مین خرسند
پدر کی جا پر اب مسند نشین ہو
خوشی سی حاکم روئی زمین ہو

جو دیکھا آپ کا غصہ بدستور
سری کثیبت کو لائی جا کی حجور
تن کلرنگ پر زیبا سر فیل
صفت جنکی برون از حد تفصیل

مگر چتون وہی تیور وہی تھی
نشان جلوۂ محشر وہی تھی
سدا شیو صورت سیمرغ بن کر
ہوئی خود رونق افزا اوس جگہہ پر

کہ جس کا غصہ سبکو سب پہ چھپا لی
ہوئی نرسنگھ جی غائب شتابی

شبیہ ظہور فرمانا سری نرسنگہ جی کا ستون دسی اور مارنا ہرناکشپ کا



ادہیای ساٹھوان سرگذشت بہیل یعنی صیاد

سدا شیو حاصل علم و ادب ہو
کوئی تھا کوہ سندا چل پہ صیاد
کوئی اک مرد سنیاسی قضا کا
جہہ گہر مین وہ تنہا یاہ سکر
کہا زینت فزای خانہ ہون آج
درنیکے وقت شب آئی قضا را
زن اوسکی سوگ مین جلکر ہوئی خاک
کہ ہو جیسے آئینہ مین عکس

زن اوسکی عابدہ و فرخندہ بنیاد
ہوا اک روز زینت بخش کہنا
رو کا در پہ مثال حلقہ در
خوشی سی رونق کاشانہ ہو آج
کیا اوس میزبان کو پارہ پارہ
سراپا شکل خاکستر ہوئی خاک
یہ مشہور جہان ہو ایہ بل

عبادت شب کی کرتی تہی شب و روز
کہا شب کو کردن اس گہر مین آرام
او دہیرسے مالک خانہ جو آیا
غرض مہمان کو رکہا گہر آئی
جو دیکہا صبح کو زخمی بدن تہا
سدا شیو جی ہوئی راضی نہایت
یہ عورت ہوا اسی شوہر سے ہم عقد

دل غمدیدہ کو جوش طرب ہو
رہا کرتی تہی باہم فرحت اندوز
سحر کو ہون سوی منزل اسکا کام
بصد تعظیم سنیاسی کو لایا
رہا خود شکل دربان دریرا پنے
سراسر طعمہ زاغ و زغن تہا
دعا دی اوسکو از راہ عنایت
بہم ہو دولت مال و زر نقد

ادہیای اکسٹھوان غمگین ہونا پانڈون کا اور آنا بیاس جیو کا فہمایش کے واسطے

رہی شہو ہمیشہ یاد والا
ہے وہ نتیجہ غم مین قضا را
ملا آخر اونہین اک خوشنما طرف
وہ سبہی پانڈون مین اب محتاج
غرض آئی جو دریا صفا کا
ادہی ساعت اصحاب دعوت
رہی بہگوان ہی لیون سے شکی

کہ ہو کاشانہ دلمین اوجالا
جوئی مین سب اثاث البیت یارا
کہ تا قوت ضروری کا ملی صرف
نہوگا بند دولت خورد و نوش آج
ہوئی وہ سب ہتید ستی سی لاچار
مہیا کر دیا اسباب دعوت
ہوئی گرم سخن راجہ جیدشٹر

جہان مین پانڈون فرمانروا تہے
کسی صحرا مین اک مسکن بنا کر
جو دلمین کورونکو تہی عداوت
لہذا دلمین رکہ بیزار ہونگے
کیا دلمین جناب کشن کا دہیان
برغبت نوش جان فرما کی سب
کہ کورون ہین ہمارے دشمن جان

بڑے زور آور و کشور کشا تہے
پرستش کی سری سورج کی جاکر
تو درباسا کو بہیجا بہر دعوت
سراپے بدنما تیار ہونگے
ہوئی موجود فوراً آکی بہگوان
بصد شادی ہوئی رخصت طلب
بتائین آپ کچہ تدبیر آسان

کہا یاد بھگت بنا کو ہوکے مسرور / تردد دل سے سب ہوجائیگا دور
اوسی دم بیاس جی آئی وقت ارا / اوٹھی تعظیم کو سب محفل آرا

ادہیای باسٹھوان جانا ارجن کا اندرکیل پربت پر واسطے عبادت کے

سداشیو کہیے بدل پہ رحمت / ذرا اس مجرم کامل پہ رحمت
ہوے جب بیاس جی مستفسر غم / جدہشٹر نی سنایا حال برہم

کہا صد آفرین تم ہو جوان مرد / نہیں ہوشا کبھی رنج و غم و درد
وہی دانا وہی ہی صاحب صبر / گوارا جو یہ آسانی کہے جبر

کہا ارجن سے ای طفل نکوکار / تمہیں ہو عاقل و ذی فہم و ہشیار
کرو پوجن بشیشرناتھ جی کی / نمایان جس سی ہو صورت خوشی کی

تمہیں درست عقدہ کے راج ملجاے / جو شب چاہیں تو تخت و تاج ملجاے
تمکو بیت سی سازش چاہیے / کچہ اونکی بھی نوازش چاہیے ہے

سکھائی اوسکو تدبیر پرستش / دکھائی صاف تصویر پرستش
بیٹھے اندر جا سکھایا منتر اک سوز جگر سی / اگر چاہین تو غائب ہون نظر سے

چلی ارجن وہان سے تن بہ تقدیر / ہوئی ناکان جوان و کوہ پیکر
ہر اک نی غم سی پیراہن کیا چاک / گریبان پردہ و داماں کیا چاک

برنگ لف سنبل منتشر تھے / مثال چشم نرگس منتظر تھے
ہوا جب سوز خاطر آشکارا / جناب بیاس جی آئی دوبارا

جودشٹر نی کہا تب ہوکے غمگین / کہ ہی ہمسے زمانہ ہے ستمگین
سبھی سب سلطنت گھربار چھوٹا / اودہر ارجن سا نیکوکار چھوٹا

گوارا درد تنہائی نہیں ہے / نہیں تاب شکیبائی نہین ہے
جہان مین آج تک نسل بشر ہے / ہوا ہوگا نہ یون آوارہ گھر سے

زمانی مین نہین دلگیر کوئی / نہوگا ایسا بد تقدیر کوئی
کہا آگے بہت سے صاحب تخت / ہوے ہیں مبتلاے صد سخت

کوئی ہر چند تھا اک صاحب تاج / ہوا وہ گردش گردوں سی محتاج
مگر حاصل دواے غم بھی ہوگی / کسیدن انتہای غم بھی ہوگی

اودہر ارجن ہوئی مشغول طاعت / ستر کرلیا معمول طاعت
کہا یون اندر نے تب ہوکی خوشنود / کہ یہ ہوگا ترا ارمان مقصود

کرو پوجا سداشیو جی کی ونرت / بنی دم بھر مین سب بگڑی ہوئی بات

ادہیای ترسٹھوان مارا جانا موک کا ارجن کے ہاتھ سے

سداشیو اپنی جوشش دل کا صدقہ / عطا ہو قدرت کامل کا صدقہ

جناب اندر نی شمبھو سے کی عرض / کہ ہی امداد ارجن واجب الفرض
کہا ارجن نی یہ ہوگی مہرباسے / ملیگا انعام جانفشاسے

ہوی اندوہگین ارجن کی حالت / برای جنگ بھیجا دیو خاسہ
یہ شکل خوک وہ دیو جفاکار / ہوا پھر جانب ارجن نمودار

کہا ارجن نی یہ کیسی بلا ہے / کہ اندام زمین مین زلزلہ ہے
مگر شاید کسی دشمن نی بھیجا / برای جنگ ور جودہن نی بھیجا

کمان و تیر لیکر پھر وہ جرار / ہوی آکر مقابل بہر پیکار
سداشیو جی پئے امداد پہنچے / بدل کر صورت صیاد پہنچے

درندے کانپ اوٹھے نعرہ جو مارا / ہوی تشویش ارجن کو دوبارا
تصور یون کیا پھر دل مین تانے / محافظ ہین سداشیو جی ہمارے

اودہر گوشہ سی وہ نچیر نکلا / ادہر شیو کا کمان سی تیر نکلا
اوسی دم توڑ کر پشت و تن و فرق / ہوا غرق زمین وہ صورت برق

جوبان ارجن نی بھی مارا تعین آکر / گرا وہ توڑ کر سینہ زمین پر

ادہیای چونسٹھوان قاصد بھیجنا سداشیو جی کا ارجن کی فہمائش کو

سداشیو رحمت کامل ادہر بھی / نگاہ واقع مشکل ادہر بھی

ہوی حیرت سداشیو جی کو جبکہ / تلاش تیر مین بھیجا کسیکو
ادہر ارجن اودہر وہ اہل تدبیر / چلی دونون برابر صورت تیر

اوٹھایا بان کن نے کہا کے جوکا / غضب سے راہ ارجن نی روکا
کہا اس تیر سی ہو دست بردار / نہ چھوڑا اسکو دہ ہوگی ہی خبردار

پشیمان ورنہ ای صیاد ہوگا
نہایت خانمان برباد ہوگا
کہا یہ تیر ہی اوس پہلوان کا
جو مالک ہی زمین و آسمان کا

بھجی اک آن مین نابود کردی
قیامت خلق مین ہو جو کردی
جو بھنی جلکی تو طوق غلامی
عنایت ہو خطاب نیکنامی

براہ مہربانی تیر بخشے
اسی دم خلعت توقیر بخشے
کہا گر ہی صف آرائی کی قابل
پی زور آزمائی ہو مقابل

غرض دیکھا جو گن نے یہ حال
کہا جا کر سدا شیو جی سی احوال
ہوئی برہم وہ مخدوم زمانہ
سنو ارجن کیا تھا صدر دانہ

کہ ناواقف مری طاقت سی تو ہی
دماغ خام مین نخوت کی بو ہی
ہمارا تیر واپس کر شتابی
نہو ہرگز سزاوار خرابی

پھرانا کام تھا صدر مثل تقدیر
سنائی جو شش ارجن کی تقریر
سدا شیو جانب کہسار پہنچی
لیے اک لشکر جرار پہنچی

سدا شیو ہوئے مشتاق لڑائی
جو شمبھو سامنی ارجن کی آئی

اودھیائی پچپن لڑنا مہادیو جی کا ارجن سی ۶۵

ادھر بھی اپنی ابرو کا اشارہ
صفات زور بازو سے دکھائی

بصد جرات ہوئی سرگرم کشتی
سدا شیو جی نی دل مین کیا غور
قدم چھینا ہی سہر فرازی
جو دیکھا ابر رحمت کو کرم پر
مین ہون اک مجرم احسان فراموش
کہا تم ہوگی اب عالم مین دلشاد

ہوئی طرفین سے طرز درشتی
کہ ہی یہ مبتلا ای گردش دور
ہمین بھی چاہیے عاجز نوازی
گری ارجن سدا شیو کی قدم پر
کہ تم ہو عطا بخش و خطا پوش
مری اب تن آشتگی خود مہر امداد

قدم شمبھو کی ارجن نی پکڑ کر
خیال درجہ تعظیم رکھا
اوسی دم جلوہ دیدار بخشا
کہا یہ اب ناوانی ہوا سے
رہون مین ذات اقدس کی امان مین
عدو ہی کینہ ور برباد ہونگی

اوٹھایا زور بازو سی جو پیکر
ہمین سر پر بصد تکریم رکھا
خوشی سی پاسپت ہتیار بخشا
عیان کار سیتانی ہوا ہی
بخیر انجام ہو دونون جہان مین
جو خیر اندیش ہین دلشاد ہونگے

سدا شیو صدقہ کیلاش پہنچو
رکھون پھر گذارش کی انقو

اودھیائی چھپن بیان طریق پوجا جو چہ ارجن نے کی تھی ۶۶

دوا ہی دافع وسواس بخشو
کہ ارجن نی پرستش کی تھی کیطرح

کہا جاکی بوقت صبح الستان
تردد سی کری یکسو ل اپنا
پرانون مین لکھی جو شستر مین اقوال
پس از گنتیت کری پوجا سی
ادب سی طاعت شمبھو بجا لے
اسی صورت سی پوجی تا بہ شنشاہ
سدا آشیر باد برہمن سے لے

کری ذکر جناب بشن بھگوان
دکھائی اعتقاد کامل اپنا
کری سمرن او شمین بخشی کی الفو
سری گور اجناب بھگوتی کی
سنائی ستر پھر ڈورو بجالے
سیستر جہان مین دولت جاہ
طفیل اعتقاد برہمن سے لے

بصدق دل گرو کا دھیان کرکی
اوسی دم منتر تلاوت کرو سے
سو ہی خور شید پھر چھوٹی گل آ
برنج ودھوپ دیپ صندل تر
برنج دگل بہم دونون کو لیکر
نہ ہو حاصل اگر صدق ارادت
حصول مکت ہو جو ش طرح

سمجھائی آشنی اشنان کرکے
کری شمبھو کی پوجا آرزو سے
کہ ہو باغ تمنا جس سے شاداب
کری نیتیہ سی شمبھو کو جو شستہ
ادب سے چھوڑ دی بالائی شنکر
برہمن سے کہی پہر عبادت
ہر اک ساعت ہم آغوش طرب ہو

سدا شیو جی کہا یہ آسم عطا ہو
روایت ہی کہ بعد از وا الحمد

اودھیائی ستاون ظہور لیتر لنگ کا پوجہ جناب کرشن جی کی ۶۷

برای زخم دل مرہم عطا ہو
ہوا ظاہر سوخ قوم جدب

کتی بھگوان ستر آنکا مین
شہو صرف سیکھے طریق ملت و دین

جو رشک باغ تھا آب ہوا مین
تمیز و علم و آداب و قوانین

بصد خواہش پی کسب فن آئی
وہان پیکلینہ بھی دلسوز خدمت

درون خانہ سینہ مین آئی
ہوئی آکر شرف اندوز خدمت

بہت سی آئی دیوان جہاں کا
نظر آیا وہاں اک عابد پاک
گل صد برگ نیلوفر سے پوچھا
اوسی جا پر جو تھا پھولوں کا انبار
کہا فی النار ہو جائین گی خود سر
زبس ہی انتظار جنبش لب
جو پایا را چھسوں نے ہر طرف زور
غرض پھر تمنا کے ہوئی سب
کیا پھر پرستش ترک آرام
مہا اشیو جی لی اکدن آزمایا
چڑہا دین حلقۂ دیدہ کا دیدہ
سو درسن چکر بخشا بادشاہ
سدا شیو در دل کا چارہ بخشو
زبس او سدا ہم تھا جوش قدم
ہوئی ثابت جوانمردی تمہاری
رکھو ورد زبان ہر دم شہنشاہ نام
جو ہنگام سحر ورد زبان ہو
جناب بشن جی بولی ادب سے
کہا تم بھگت ہو ثابت قدم ہو
سدا شیو جی عطا ہو دولت عیش
جناب بشن و برہما نے بہ کی غرض
کہا شب نے بصد لطف و عنایت
یہی ہر مرد و زن کو چاہیے ہی
کہ عزم برت مین ہی یہ اعمال
دوبارہ وقت شب اشنان کر کے
کری چاروں پہر کی چار پوجا
مگر صورت پہ چیل دو بار اکرم جا

بد اندیش و جفا کیش و ستمگار
سدا شیو جی کا شیوک اہل ادراک
سرس سی اور گیاہ تر سی پوچھا
ہوئی شمبھو بہ رنگ بو نمودار
رہو گی سب پہ منصور و مظفر

قریب شہر ریوت گرہنا پربت
طریق بندگی پوچھا اوسی ہی
غرض بعد انقضائی ماہ ہفتم
جناب کرشن جی بولی بصد پاس
ملی اہل جہان کو نیکتا سے

ادہیائی اسٹھوان بیچ جا کرنا کرشن جی کا اور ملنا چکر کا

جناب بشن جی نے کی ہوئی سب
بصدق دل لگی پوجنے سے بنام
بہ رنگ لہی گل اک کمل اوڑایا
کرنا مشہور ہو ذکر حمیدہ

وہ فوراً بر سر کیلاس جا کر
چڑھائی تھی کنول ہزار وہ
ہوا کل جبکہ کم ہنگام تعداد
کیا یہ عزم جب دم مہر بہبود

ادہیائی انہتروان بیان مین ہزار نام سدا شیو جی کی

دیا وہ چکر اقدس ہو گی خوشنود
لی خلقت سے ہمدردی تمہاری
ملی دونون جہانمین نقد آرام
میسر انبیا طو جا و دان ہو
مظفر آپ ہین دنیا مین سب سے
سخی ہو چشمۂ جود و کرم ہو

کہا کافی یہ ہنگام مدد ہے
ریاضت پھر ادا کرتے ہے
پڑہی اس نام اقدس کو جو شتاب
بہم ہو سکت بعد از مردن سکھ
ہر اک یدم ذات اقدس کی رہی یاد
جہان مین جو تمہارا نام لیگا

ادہیائی ستروان بیان حاتم شیوراتکا

کہی بہتر جہانمین برت شیورات
یہی چاروں برن کو چاہیے ہی
عنایت آپ کی ہو شامل حال
بنائی پار تداولکا دہیان کی
بصدق دل کری ہر بار پوجا
بہم پہنچائی سامان خوش اسلوب

اسی ہی ملکت ہے دولت اسی سے
مناسب ہے سحر کو بعد اشنان
بخوبی درجۂ انجام پاکے
کہی اوصاف شیو شنکر دہن سے
کہ ہر مرتبہ باتعظیم بنا کے
چڑہائی پھر ترنج گنجہ و گل

کہی اک دن خراماں خود بدولت
ہوئی آمادۂ طاعت خوشی سی
ہوئی شب پر بصد لطف و ترحم
کہی مجکو ستمگار رو سیاہ
پلیتی سب ہوا نام گرامی
دکہائین سب بہار عیش لب
ہوئی سب دیوتا غمگین چاشور
ہوئی آتش نشین آتش جلاکر
کہا ئل تھی رفاہ عام مدد
کہا تب بشن جی نے ہو کی تا شاد
سدا شیو جی ہوئی خود آکی ہو
کہا کام آیگا یہ وقت امداد
عروس عیش کا نظارہ بخشو
بلا جو سامنے آئی وہ رد ہے
رفاہ عام منظور نظر ہے
ستم جا کم سی ہر گز خوف آزار
لی باغ ارم مین سکن کی سکو
مجھے درشن ملین ہنگام امداد
متاع عزت و اکرام لی کا
رہو بین دائما ہم صحبت عیش
کہ برت اب کو لساہی و اجب الامر
اسی سے عیش و عشرت آتی ہے
دعا مانگی سدا شیو کا کری وہ دہیان
دل وحشت زدہ آرام پائے
سنی پوجتی زبان ہر دہن سے
جنکی اہل پرستش کو دہنگا سے
گنگا یا و مبارک بی تا مل

کری سو جو دھوپ دیپ نیبید
کہ ہو جس سے منور شمع امید

دعا مانگی بوقت صبح دلشاد
رہی جنکو تری شام و سحر یاد

اگر ہر ماہ کی چودس کو سکھیان
رکھی یہ برت افضل فارغ البال

سوا ہر مرتبہ مین ہو مخاطب
دو چند انسان کو جلا راہی جب

بسر جن کر کی پھر ہو جا نہائے
غذائی خوشنما کہانے کھلائے

کری اودیاپن اوسکا شاد و مسرور
رہی وہ دولت دنیا سے معمور

ادھیائی اکہتروان بیان اودیاپن شیورات کا

سدا شیو جی براہ چارہ سازی
ادھر بھی ہو نگاہ سرفرازی

ہر روز برت شیو شنکر نہائے
زمین صاف پر چوکا لگائے

رکھی چھ وہ کلس پھر گرد مندر
ولیکن ایک ہو رقبہ کے اندر

رکھی پھر نقد زر کچھ سر کلس پر
کہ ہی یہ فرض ہر اہل ہوس پر

کلس پہ ہو رہین رکھین جن کی
سری گوری جہاں کی ہمسری کی

کہ ہو جائے کی مقبول ہو جائے
نگاہ عاطفت مبذول ہو جائے

کلس ہر ایک پر آب صفا ہو
سنڈھا اک جامۂ شفاف سے ہو

چراغ سیم رقبہ مین جلائے
مگر تا صبح گل ہونے نہ پائے

پرستش پھر کری اہل ارادت
دعا مانگی پس از شغل عبادت

بقدر مقدرت خیرات زر دی
برہمنون کو زر و لعل و گہر دی

ادھیائی بہتروان مہاتم شیورات کا مفصل

سدا شیو دیجیے کیفیت عیش
رہی پیش نظر آئینۂ عیش

جو آیا اتفاقاً روز شیورات
تلاش قوت مین نکلا وہ بدذات

کسی صحرا مین اک رہتا تھا صیاد
شکار پیشہ و دزدی کا استاد

بگولے کیطرح دن پھر کیا گشت
رہا مثل صبا آوارۂ دشت

ایک ہرن کا پانی پینا تالاب مین اور صیاد کا تیر کھینچنا بیل کی درخت سے بارادہ مارنیکے



کہین پر پیپل کا اک نخل باآب
نظر آیا کنار چشمۂ آب

کہین اک مادہ آہو جو بیتاب
کنار چشمہ پر آئی پی آب

جو تھا نقش سم آہو زمین پر
ہوا قائم یہ شکل لنگ شنکر

کہا مادہ نے ای صیاد دانا
ترا عزم ہلاکت مینے جانا

وجود خلق مشت خاک سی ہی
بنا اک قطرۂ ناپاک سی ہی

غرض عزم شکار جانور پر
خوشی سی پھول کر بیٹھا شجر پر

بلا کی طرح مفسد سر پہ آیا
ہر اک تنخل پہ جھنجھلا کر آیا

قضارا جنبش جسم شجر سے
گری یک پارہ پر اک پتی شجر سی

مجھے کچھ زندگی کا غم نہین ہے
جہان مین اعتبار دم نہین ہے

مقام درد و غمناکی نہین ہے
قیام جامۂ خاکی نہین ہے

یہ قالب ایکدن نابود ہوگا
زمین مین رائگان ہی سود ہوگا
مگر سمجھے سقدر یاور اپنا
کسی کے کام آجائے سر اپنا

اجازت دیجے لوٹیے گھر مین سوءیون
پناہ دامن خواہش مین سوءیون
ابھی آئی ہون ای صیاد دم لے
براہ راستی قول و قسم لے

جو تھے وہ بچہ اول ہوس مین
ہوئی رخصت ہزار دن کہانی مین
قضارا اوسکی اک ہمشیر ہمنورد
اوسی چشمہ پر آئی جانب گرد

سراپا تہ بہ حسیت فتنہ گر سے
گرین پھر تیبان شاخ شجر سے
وہی اوسنی بھی پیش اپنا کیا عذر
کہا خدمت مین آونگی بعذر

ہوا جب اختتام دو پہر شب
قسم کھا کر وہ صحرا کو گئی تب
تلاش ماوہ مین پھرا لب جو
برنگ بوی مشک آیا خود آہو

شجر سے جب کہ کی صیاد نی جست
گری پا بستہ یہ کچھ تھی سر دست
بدستور اوسکو سمجھا کر بجھا کر
ملا گھر مادہ آہو سے جاکر

کہا ہر ایک نی حال زار اپنا
سنایا قصہ اقرار اپنا
جو تھے وہ جانور قولونکی سچے
دیے آہو ہمسایہ کو بچے

چلے آخر وہ تینون مادہ و نر
ہوئی حاضر کنار چشمہ تر
کہا لو صادق الاقرار ہین ہم
سپارے جان سے تیار ہین ہم

بھڑک اوٹھا وہ شل چشم مخمور
گری پا بستہ یہ کچھ تھی بدستور
ہوا پھر بر سر الفت جو صیاد
کیا اون لو گرفتارون کو آزاد

سداشیو جی ہوئی سولہ رکھی
ہوئی اوس مجرم کامل سی اچھی
کہا یہ جا سری چارگھون پھر کی
اطاعت تونے تا وقت سحر کی

نہ نام و نشان قائم رہیگا
ابد تک خاندان قائم رہیگا
غرض صیاد کے مادر پدر کو
عزیز و اقربا دخت و پسر کو

پس مردن سوی کیلاس بھیجا
میان خلد بے وسواس بھیجا
برہمن تھا کوئی مرد حمیدہ
دئی حق نی اوسی دو کور دیدہ

پسر خدمت مین حاضر باش تھا ایک
مگر آوارہ و عیاش تھا ایک
جو حاکم ہوشیار و اہل فن تھا
بصدق دل مرید برہمن تھا

کسی دن کرکی اقرار سخن کچھ
کیا زیور سپرد برہمن کچھ
ہوا وہ جانب مسکن روانہ
کیا زیور سپرد اہل خانہ

پسر لیکے مال بے بہا کو
بذوق دل دیا اک بیسوا کو
پہن کنگن وہ محفل مین جو آئی
مکمل شاہ نے دست آویز پائی

برہمن سے جو مانگا زیور زر
وہ آیا جانب کاشانہ پھر کر
بہت کی جستجو لیکن نہ پایا
خجالت سی پھر آکر سر جھکایا

اوسی دم شاہ نے دکھلاکے زیور
کہی کیفیت فرزند ابتر
سنی جب سرگذشت نور دیدہ
ہوا وہ صورت آہن کشیدہ

گرا وہ اشک سان چشم پدر سے
نکالا طفل آوارہ کو گھر سے
بروز برت شنکر وہ بد افعال
ہوا فاقہ کشی سی خستہ بے حال

تلاش قوت مین پھرتا تھا پر درد
بیابان در بیابان صورت گرد
شوالہ تھا کوئی کان پرستش
مہیا جسمین سامان پرستش

گیا وہ معبد اقدس مین ڈرتا
شل ہے سچ کہ مرتا کیا نہ کرتا
چراغ اوسنے بچشم و سر جلایا
میان رقت سندر جلایا

ہوئی غافل جو ارباب پرستش
جو پایا اوسنی اسباب پرستش
سقدر جاگ کر سویا جو یکبار
ہوئی وہ سب لبان فتنہ بیدار

لگی پیہم جو اوسپر تیر چلنے
لیا آغوش پھیلا کر اجل نے
گن شمبھو اوسی دم آکے پہنچے
اودھر جم لوگ بھی جم آکی پہنچے

ہوا تب انفصال شور و شر یہ
کہ ہو فرمانروا اول شہر یہ
پس مردن سزاوار کرم ہو
حصول مکت بھی اگلی جنم ہو

غرض شمبھو نے بخشی بادشاہی
عطا کی نعمت عالم پناہی
عجب بار دگر توفیق بخشی
مقام خلد کی جاگیر بخشی

ادھیای تہتروان ۷۳ تعریف سداشیو جی کی

سداشیو حاصل نطق زبان ہو
کہ تا اک شمہ بخشش عیان ہو

جناب سوت جی یون ہین سخن سنج
کہی وصف سداشیو دافع رنج

کرامات اونکی ہی اظہر من الشمس
ہر اک بات اونکی ہی اظہر من الشمس
ملک کو باوجود نکتہ دانی
سدا ہی ادعای بی زبانی

سدا اشنیر ہے عقل مصلحت سنج
ہر اک جاذات یکتا جانشین ہے
وہی دارہی درد دل شکستہ
سدا اشیو دین مہارانی کا صدقہ
رکھیں سر کھٹے میں اہی چشمہ فیض
بہ نیچ دلیش و شب میں فرق کیا ہے
کہانکن وہی جس میں جہان ہے
وہی شبد میں وہی شبھ و فیض ہے
ہر اک ذی روح مشغول ابل ہے
سنی گر پانچ بار اوصاف شیو
بصدق دل سنا جیا پانچون بار
حصول انبساط جاودان ہو
بس مراد ہمیشہ زندہ ہو وہ

حمد اس غمہ کو اک ہی شش و پنج
دلی کی اوسین گنجائش نہین ہے
وہی ہی مرہم دلہائے خستہ

اوسی کا نام ہی عالم مین کرتار
وہی ہی مخلبند گلشن ہمیشہ
مناسب ہی سدا شیو کا کرو دھیان

اودھیای چودھوان بیان کیشان کا

سدا اشتی رہوان ہی چشمہ فیض
تن وحدت مین زرق و برق کیا ہے
جہان کی روح ہی خلقت کی جان ہے
وہی ہین رونق آسا اسر جگہ ہے
ہوا کو اوسکی سایہ مین خلل ہے
رہی وہ مورد الطاف شیو
ہوا حاصل سدا شیو جی کا دیدار
قدم مین مکین لامکان ہو
سر کیلاس پر باشندہ ہو وہ

ہمیشہ سے مستفیض عام ہین ہم
نمایان کونسا ہر گوہر آئین ہے
اوسی سے ہی گلشن مین بڑھا اوسکی
وہی گلشن وہی گل ہی وہی خار
مگر مغلوب شنکر ہی سدا کال
رکھو ان لی یہ دیکھا جو شخ ہے
سنائی یا سنی جو اس کتھا کو
میسر صحبت دلدار ہو جائے
رہین شنکر دیال اس اہل غم پر

وہی جو قسر و پاکیزہ دہ نگار
وہی مشکل کرامت صورت قہر
کہ جس سی مشکل لاحل ہو آسان
او نہین کی حسن لاثانی کا صدقہ
تمہارا ہے بندہ بیدام ہین ہم
سوا تیرے کسی قدرت ہی کس مین
غرض ہی خلقت دنیا اوسی سے
وہی بلبل وہی عشق دل آزار
لہذا نام اقدس ہی مہا کال
سنی پھر سب زبان سون جی
بغل مین لے عروس مدعا کو
جو بیکاری مین ہو با کار ہو جائے
کرم شنکر دیال اہل قلم پر

قطعات تاریخ طبع

خوب مرتب ادلی نادر کتاب
خوب منظوم شیو پران ہوا
لکھے محبت کر کے ... فرق الم
... شیو پران ... فیض
کہہ دیون ... مصرعہ تاریخ
منظوم خوب ہوگئی اردو مین شیو پران

تاریخ طبع طبعزاد منشی سرجو پرشاد متخلص کاتب

طرز نیا اور نئی سی ہے زبان
مصرعہ تاریخ یہ کاتب لکھو

قطعہ تاریخ طبعزاد منشی اجودھیا پرشاد صاحب متخلص محب

قطعہ تاریخ از نتائج افکار لالہ فتحچند صاحب متخلص عیش

قطعہ تاریخ طبعزاد لالہ گوپال سہای متخلص جوش

تازہ ہوا ہے رحمت باری سے باغ دین
ای جوش کہو یہ سال سراسر انبساط ہے

مطبوعہ سابق

خوب کیا ترجمہ شیو پوران
مخزن فیض و معدن بہبود
کیا روشن چراغ دین ہنود
سنہ ۱۹۱۹
باعث فرحت قلوب ہوئی
یہ نئی شیو پوران خوب ہوئی
۱۲
روشن یہ پھر ہوا ... چراغ دین
۱۲۶۹

خاتمۃ الطبع

تشکر ... کہ یہ نسخہ شیو پران منظومہ منشی شنکر دیال فرحت خلف منشی خوش خصال مجمع صفات و کمال ... منشی ... چند بن منشی جہاں ... کایستھ سکسینہ متوطن جلال آباد ضلع فرخ آباد وارد شہر لکھنؤ ملازم سرکار نواب ناظم الدولہ ... بمطبع عالی ... نامی ... جناب منشی نول کشور صاحب دام اقبالہ در ماہ ... زیور طبع پوشیدہ مطبع طبائع سخن دانان گردید